Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

السلام علیکم !!!

ہماری ویب سائٹ پر شائع ہونے والے تمام ناولز اور مواد مصنفہ / مصنف کے نام اور ٹائٹل سے محفوظ ہیں۔

ان تحریر کے رائٹس کریزی فینز آف ناول اور مصنفہ / مصنف کے پاس محفوظ ہیں بغیر اجازت کوئی بھی شخص ان تمام ناولز مواد کی نقل نہیں کر سکتا۔

نقل شدہ مواد پکڑے جانے کی صورت میں متعلقہ فرد، بلاگ یا ویب سائیٹ کو در پیش آنے والے مسائل کا وہ خود ذمہ دار ہو گا۔

نوٹ:

ہمیں اپنی ویب سائٹ کریزی فینز اوف ناول کے لئے لکھاریوں کی ضرورت ہے اگر آپ ہماری ویب سائٹ پہ اپنے ناول، افسانے، کالم، آرٹیکل اور شاعری شائع کروانا چاہتے ہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل زریع کو استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

انشاءاللہ آپ کی تحریر دو دن کے اندر ویب سائٹ پر شائع کر دی جائے گی۔

تفصیلات کے لیے ان رابطوں کا انتخاب کیجیے۔

کریزی فینز آف ناول پبلیشرز

Email : crazyfansofnovel@gmail.com

Facebook Page : fb.me/CrazyFansOfNovel

Facebook Group : https://web.facebook.com/groups/292572831468911/

Website Url : https://crazyfansofnovel.com

شکریہ

انتظامیہ کریزی فینز آف ناول!!!!!!

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

روشن مستقبل

از قلم

شہریار قریشی

یہ ہے شیر یار قریشی اپنے نام کا ایک۔زمانے کا بگڑا ہوا انسان۔ایک وقت تھا جب اس کی شرافت کی مثال دی جاتی تھی مگر پھر حالات نے پلٹا کھایا اور یہ لڑکا بدنامی کی دنیا میں ضرب المثل بن گیا۔سگریٹ۔اور کبھی شراب کا جام بھی اس کے ہاتھوں میں ہوتا تھا۔ایک کمزور اور ڈرپوک لڑکا جسے چلنے بھی نہیں آتا تھا کوئی نہیں جانتا تھا کہ یہ اتنا پرفیکٹ ہوگا زمانے کی گردشوں نے اسے لوہے جیسا سخت بنا دیا۔پیار نام کی کوئی چیز اس کی ڈکشنری میں نہیں تھی۔لڑکیوں کے ساتھ عیاشی اس کا معمول تھا۔اسے فائٹ کا جنون کی حد تک شوق تھا۔فائٹ سے قبل جس کھیل یا کام سے اسکا واسطہ پڑتا اس میں اپنے جھنڈے گاڑ دیتا اس کے بائیں ہاتھ کا کھیل تھا اس خداداد ذہانت بڑوں بڑوں کو حیرت میں ڈال دیتی تھی۔گھر میں ماں نہیں تھی اور باپ کا خواب تھا بیٹا عالم بنے اور وہ کچھ حد تک کامیاب بھی ہوا تھا بلکہ کامیاب ہی تھا ہر شخص اس سے امید لگا کر بیٹھا تھا۔مگر اسے کسی کی فکر نہیں تھی۔اس نے فائٹر بننے کا سوچا اور ایک کلب کے پاس پہنچ گیا۔رات کا پہر تھا اور کلب

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بس بند ہو چکا تھا اور جانے والے اپنی راہ کا تعین کر چکے تھے سوائے ایک جیپ کہ اس میں کوئی ایک ہی وجود تھا۔جب اس نے گاڑی کا شیشہ بجایا تو سامنے ایک عبایا پہنے لڑکی جلوہ گر تھی۔کیا آپ ادھر فائٹ سیکھتی ہیں ؟شہری نے سوال کیا تھا۔نہیں مختصر جاب دیکر بڑی بیزاری سے اسنے گاڑی اسٹارٹ کی۔اچھا تو آپ سکھاتی ہونگی۔اپنے سوال کا خود جواب دیتے وہ گویا ہوا تھا۔نہیں پھر وہی مختصر آیا تھا۔شہری آگ بگولا ہو گیا کیا ایک دفعہ نہیں بول سکتی یہ اس نے دل میں سوچا تھا۔پھر آپ کونسا کام سرانجام دیتی ہیں۔میں تمہارے سوال کا جواب دینے کی پابند نہیں۔اس نے گویا دھماکا کر دیا تھا۔اب شہری آپے سے باہر ہو کر بولا۔ تمہیں تمیز نہیں ہے کیا ایک بندہ تم سے معلومات لیتا ہے اور تمہارے نخرے ہی ختم نہیں ہوتے تم لڑکیاں ہوتی ہی ایسی ہو ادائیں دکھانے کے علاوہ تمہیں دوسرا کام آتا نہیں۔وہ جب بولا تو بولتا چلا گیا۔اس کی باتیں سنکی زینب کو آگ لگ چکی تھی وہ نہیں جانتا تھا وہ کس سے مخاطب ہے شہر کی امیر ترین ارب پتی لڑکی تھی یہ اپنے باپ کی اکلوتی وارث اور ساتھ ساتھ بڑے بڑے فائٹروں کی استاد تھی وہ کسی کی سننے کی عادی نہیں تھی تو اب بولنے کی باری اسی کی تھی۔میں اس کلب کی مالک زینب شاہ ہوں بڑے سپاٹ لہجے میں بول کر۔دھماکہ کر چکی تھی شہری کا سر چکرا چکا تھا وہ اپنا کام خود ہی بگاڑ چکا تھا۔کیا کام ہے تمہیں بیزاری سے وہ بولی تھی۔میں فائٹ سیکھنا چاہتا ہوں اس نے بڑی مشکل سے اپنا اعتماد بحال کر کے کہا تھا۔کل آجانا مینیجر کے پاس وہ تمہیں سب بتائے گا۔مس نے اسطرح نہیں سیکھنی۔اوہ مسٹر ہمارے فائٹر گھر سکھانے نہیں جاتے۔وہ دھاڑی تھی۔تو کیا ہوا میں خود آپکے گھر سیکھنے آجائونگا۔اس کی قسمت خراب تھی یا قسمت مہربان تھی۔مگر زینب بھڑک

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

چکی تھی۔اس کے فائٹر بھی کسی کوپروٹوکول نہیں دیتے تھے اور زینب کسی کوپروٹول دے یہ ناممکن تھا اور ایک لڑکے کے متعلق ایسا سوچ بھی نیہیں سکتی تھی۔کیا مطلب تمہارا میرے گھرآوگے زینب نے اسکا کالر پکڑلیا تھا اور قریب تھا کہ اس کا سر شیشے میں مارتی اچانک ایک آواز آئی تھی رکو زینب۔سیٹھ کے پیچھے ایک لڑکی کی آواز تھی شہری نے اسے دیکھا تو بس دیکھتا رہ گیا۔بلیک جینز بلیک پینٹ اور بلیک گلاسز اور بلیک کیپ چاند سا چہرا تھا شہری مبہوت ہوکررہ گیا آج کل اس کی جو گرل فرینڈ تھی بلا کی حسین تھی اور شہری کو یقین تھا کہ لاہور میں اس جیسی نہ ہوگی مگر اس لڑکی کو دیکھ کر اسکا یقین کا شیشہ کرچی کرچی ہوگیا تھا وہ اپنی عادت سے مجبور اس کے حسن میں مستغرق ہوچکا تھا۔پہلے اسکی بات اچھی طرح سن لو یہ کیا کہنا چاہتا ہے۔شہری اسی بلیک جینز والی سے گویا ہوا۔مجھے اس طرح سیکھنے میں وقت لگے گا اگر کوئی اکا مجھے سکھائے تو میں جلدی سیکھ سکتا ہوں اس نے اپنا اندیشہ بیان کرتے ہوئے کہا اگر زینب میم نہیں سکھا رہی تو آپ سکھادو اس کی اس بات پر دونوں کا منہ کھلا رہ گیا۔یہ میری میم ہیں انہوں نے ہی مجھ سے کہا تھا کہ لڑکوں کو نہیں سکھانا اور می نے بھی فائٹ سکھانا چھوڑدی ہے اس لئے اب تم یہاں سے نکلو۔زینب غصے سے بولی۔وہ جو یہ سوچ کر بیٹھا تھا کہ یہ بلیک جینز والی حسینہ نرم دل ہے اسی سے سیکھونگا اور کچھ وقت گزارونگا یہ اسکی خام خیالی تھی۔وہ جانے کیلیئے مڑا اور کہنے لگا معاف کیجئے گا میں نے آپ کا وقت ضائع کیا آپ میرا نمبر رکھ لیں اگر آپ کو لگے میرے لئے کوئی راہ نکل سکتی ہے تو مجھے فون کردیجئے گا دونوں لڑکیاں حیران تھی یہ لڑکا یا تو پاگل تھا یا بلا کا ذہین۔اصولا اسے نمبر لینا چاہیے تھا اور وہ کلب کا مگر یہ لڑکا اپنا نمبر دینے پر تلا ہوا تھا۔ایسا ڈھیٹ ذھین لڑکا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

انھیں پہلی بار ٹکراتھا۔اس سے پہلے زینب کچھ بولتی میم نے کہا لیلو نمبر۔ نمبر نوٹ کرانے کے بعد اس نے ایک اور فرمائش کی مجھے مسکال کر دیں تاکہ آپ کو یاد رہ جائے اور اس کا تیر نشانے پر لگ چکا تھا کمال مہارت سے اسنے دونوں کا نمبر لیکر جا چکا تھا۔

نمبر لینے کے بعد وہ ابھی کچھ آگے چلا ہی تھا کہ ایک دم اس کے کان میں آواز آئی۔ میم آپ سیالکوٹ جائینگی یا ادھر ہی رکیں گی۔ایک لڑکی بڑے ادب سے بولی تھی۔ نہیں میں سیالکوٹ جاؤنگی اس نے بڑے سپاٹ لہجے میں کہا تھا۔ شہری نے یہ سنکر اپنا پلان بنانے لگا اور آہستہ چلنے لگا۔ابھی گاڑی زینب نے اسٹارٹ ہی کی تھی کے بڑی پھرتی سے وہ آیا اور بولا میم آپ سیالکوٹ جا رہی ہیں؟ وہ بڑی آس سے بولا تھا۔ تمہیں اس سے مطلب؟ زینب نے تفتیشی نظر سے اسے دیکھا تھا وہ اصل میں مجھے شاہدرے کام ہے اور اس وقت گاڑی بھی نہیں ملے گی اور آپ لوگ شاہدرہ گزر کر جاؤ گے۔ تو زینب نے مٹھی بھینتے ہوئے کہا۔آپ مجھے راستے میں ڈراپ کر دیں پلیز۔۔زینب کا غصے سے برا حال تھا مگر کچھ کر نہ سکی کیونکہ میم موجود تھی۔بٹھالو اسے ۔میم نے بغیر اس کو دیکھے کہا تھا پر میم ہم اس لڑکے کو نہیں جانتے کہیں کچھ؟ زینب بولی یہ لڑکا ہمارا کچھ نہیں کر سکتا بٹھالو اور پلیز بحث مت کرو اس حسینہ نے جواب دیا تھا۔شہریار گاڑی میں بیٹھ گیا اس کا کام ہو گیا تھا اور ویسے بھی وہ حسینہ تھی ہی ایسی۔ تھوڑی دیر بعد گاڑی چلنے لگی ابھی کچھ دیر چلی ہی تھی کہ شہری کو کال آنے لگی جب اوپر اسکرین پر نمبر دیکھا تو گھبرا گیا یہ اس کی گرل فرینڈ کی کال تھی مگر شہری اس حسینہ میں گم تھا کال اس نے کاٹ دی تھی۔ تھوڑی دیر بعد شہری نے آغاز گفتگو کیا میم آپ کا کیا نام ہے۔اس حسینہ نے جس

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

طرح کے چہرے بنا کر شہری کو دیکھا تھا اس کا اوپر کا سانس نیچے اور نیچے کا اوپر رہ گیا تھا وہ میم آپ کا نمبر سیو کرنا تھا اس لئے وہ ڈرتے ڈرتے گویا ہوا۔ ہبہ اسکے چہرے سے نظر ہٹا کر بولی تھی۔ ہبہ شہری نے یہ نام کئی بار اپنے دل میں دل کی تختی پر لکھا تھا۔ اچھا واہ اسکا مطلب مجھے آپ سے بہت سارے گفٹ ملیں گے واہ واہ شہری مسکراتے ہوئے بولا۔ وہ کس خوشی میں؟ ہبہ تفتیشی انداز میں گویا ہوئی اس لئے آپ کا نام ہبہ ہے اور ہبہ تحفے کو کہا جاتا ہے۔ ایک نظر اس پر ڈال کر ہبہ نے رخ موڑ لیا اور اپنے بیگ سے دو ڈبے نکالے جس میں بریانی تھی۔ بریانی ہمیشہ شیری کی کمزوری تھی۔ میم مجھے بھی بھوک لگی ہے۔ تو ہم کیا کریں زینب غصہ سے بولی۔ میم مجھے بھی کھلا دیں۔ دونوں ہی حیران ہوئیں۔ آج ایک گھنٹے مجھے مہمان سمجھ لیں۔ نہ چاہتے ہوئے بھی زینب مسکرا کر بولی میم میرے والا اس کو دے دیں۔ نو زینب تم میرے والا دے دو۔ میم ہم دونوں ایک ہی میں کھا لیتے ہیں شہری نے مسئلہ حل کیا۔ تو یہ دونوں تم ہی کھا لو ہبہ چڑ کر بولی۔ اب میں اتنا برا بھی نہیں کہ اپنے میز بانو کو بھوکا رکھوں۔ اس سے اچھا تو یہ ہے کہ میں خود بھی نہ کھاؤں دنیا بھر کی اچھائی اپنے چہرے پر لا کر بولا۔ زینب تو ساتھ مر کر بھی نہ کھاتی پر ہبہ ساتھ کھانے کیلئے تیار ہو گی اور دونوں کھانے لگے۔ اب کھانے کے دوران شہری نے جاسوسی شروع کر دی۔ میم آپ سیالکوٹ رہتی ہیں؟ ہمم۔ میم ہمارے بھی بہت سارے رشتے دار ہیں۔ میم آپ کی قوم؟ قریشی۔ میم میری بھی یہی ہے۔ میم آپ لوگ انڈیا سے ہجرت کر کے آئے تھے؟ ہمم میرے دادا آئے تھے۔ گڈ میم میرے بھی دادا ہی آئے تھے۔ میم ہماری قوم بھی ایک ہے ہو سکتا ہے ہماری آپس میں رشتے داری ہو وہ اظہار خیال کرنے لگا۔ کاش میرے دادا سیالکوٹ

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

رہ جاتے تو کتنا اچھا ہوتا میں بھی آپ کے ساتھ ہوتا اور آپ کی طرح فائٹر ہوتا وہ دکھ بھرے لہجے میں بولا

۔ مگر ہبہ سپاٹ چہرا لئے خاموش رہی اور پھر بولی تم کراچی سے ہو۔ نہیں جی میم بس وقت ادھر گزارا ہے وہ

دکھ بھرے لہجے میں بولا۔ ہمم۔ ہبہ کولڈرنک کا ایک سپ لیتے بدلی۔ تم فائٹ کیوں سیکھنا چاہتے ہو؟ اب

کی بار زینب بولی تھی۔ میرا شوق ہے میم اور کیا شوق ہے تمہارا۔ میم اب صرف فائٹ کا شوق ہے

۔ اچھا پہلے کس چیز کا شوق تھا۔ پڑھائی کا۔ وہ گویا ہوا

اور کیا کیا کھیلا تھا تم نے۔ میم ہر گیم ہی کھلی ہے اور سب میں اول رہا ہوں اور شاعری بھی کرتا ہوں۔ اچھا ہبہ

حیران ہوتے بولی۔ اور اسے دیکھنے لگی نین نقش تو ٹھیک ہیں پر رنگت گندمی تھی۔ میم میرا رنگ سرخ سفید

تھا لڑکیاں کیا لڑکے بھی میرے پیچھے پاگل تھے وہ فخر اور دکھ سے ملے جلے تاثر لئے بولا۔ اچھا ویسے لڑکیاں تو

اب بھی مرتی ہیں تم پر۔ کیا مطلب میم وہ ڈرتے ہوئے بولا ابھی کس معشوقہ کی کال تھی؟ وہ گڑ بڑا گیا۔ کسی

کی نہیں۔ اس سے پہلے لفظ نہیں پورا ہوتا ہبہ دھاڑی تھی کبھی مجھ سے جھوٹ مت بولنا زندہ گاڑ دو نگی۔

سوری میم آئندہ نہیں ہو گا وہ گویا ہوا۔ ہبہ نے اپنی نظر پھر لی اور بولی فائٹنگ پر توجہ دو یہ لفظ سننا تھا شہری چیخ

کر بولا واہ۔ مطلب آپ مجھے ایکسیپٹ کر چکی ہیں۔ زینب اسے تم فائٹ سکھاؤ گی۔ میم میں کیوں ہر گز نہیں

۔ زینب ایک پردے والی لڑکی تھی جبکہ ہبہ کردار کی اچھی ضرور تھی پر پردہ کم ہی کرتی تھی۔ میم میں کسی اور

کو کہہ دیتی ہوں وہ سکھا دے گا۔ نو زینب تم ہی سکھاؤ گی بٹ میم۔ زینب تم پردے میں رہ کر بھی یہ سب

کر سکتی ہو۔ اب۔ زینب کے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔ اور خرچہ سارا تم کرو گی۔ جی میم زینب سر ہلا کر رہ گئی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

۔میم آپ سکھادیں نا۔اب شہری بولا تھا۔نہیں میں لاہور کبھی کبھی آتی ہو اور زینب میری ہونہار پہلی اور آخری شاگرد ہے وہ سکھائے گی۔ج میم اور ضرورت پڑنے پر میں بھی سکھادونگی۔ہبہ بوتل ختم کرکے بولی تھی خیر شہری کا کام ہو گیا تھا۔شاہدرہ قریب آچکا تھا ہبہ نے پرس سے سیگریٹ نکالے تھے اور ایک سلگا لیا تھا جبکہ شہری کو آگ لگ گئی تھی مگر پھر شہری نے بھی سگریٹ لگالی ہبہ کو بہت غصہ آیا تھا پر کچھ کہنا سکی

شاہدرے پر گاڑی روک کر شہری اترنے لگا تو ہبہ 5000 اسے پکڑا دیئے شہری میں اس حسینہ کا حکم ٹالنے کی ہمت نہیں تھی لہذا چپ چاپ لیکر چلا گیا اور زینب نے گاڑی سٹارٹ کردی۔

راستے میں زہنب بولی میم مجھے سمجھ نہیں آئی آج تک ہم نے کسی لڑکے گھسنے نہیں دیا اور آپ نے اسے فائٹ سکھانے کی بات کی اور وہ بھی مجھے آرڈر جاری کیا بلکہ آپ نے اپنا رول بھی توڑ دیا۔

زینب میں کچھ نیا چاہتی ہوں ہم بہت بڑی فائٹر ہیں مگر آج تک ہم نے کوئی کپ نہیں جیتا کیونکہ ہم پردے والے لوگ ہیں اسی لئے ہم نے ٹورنامنٹ نہیں کھیلے

مگر میں چاہتی ہوں کہ ہم کسی اور کو تیار کریں جو یہ سب جیتے اگرچہ ہمیں ان سب چیزوں کی ضرورت نہیں ۔مگر پھر بھی پروفیشل یہی ہے ہبہ اپنی خواہش کا اظہار کرتے ہوئے بولی۔بٹ میم سارا پاکستان جانتا ہے اس وقت سب سے بڑی فائٹر آپ ہو اور دوسرے نمبر پر میں۔ان کپوں کی کیا اوقات ہے۔زینب بولی تھی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تم حجاب کو کیسے بھول گئی ہو اس وقت ٹاپ فائٹر وہ ہے۔ حجاب کا نام سنتے ہی زینب کے اندر آگ بھڑک چکی تھی بے خیالی میں وہ حجاب کو بھول چکی تھی اور حجاب اسکی ازلی دشمن تھی۔ حجاب کی فوج نے زینب کی فوج کا نقصان کیا تھا حجاب عمر میں ان دونوں سے چھوٹی تھی مگر نہ حجاب کو ان دونوں نے دیکھا تھا اور نہ ان دونوں نے حجاب کو مگر ٹاپ فائٹر حجاب ہی تھی۔ اسے تو میں چھوڑونگی نہیں اس نے آپ کے ساتھ بھی بد تمیزی کی تھی زینب سرخ آنکھوں کے ساتھ بولی تھی۔ کوئی بھی جلد بازی مت کرنا زینب تم ہی میرا مان ہو۔ ہبہ نے کش لیتے ہوئے کہا تھا۔ اوکے میم

توکیا شہری ہماری امیدوں پر پورا اترے گا کیا وہ آپ کے خواب پورے کر سکے گا۔ زینب بولی تھی

امید تو ہے۔ میں نے اس کے ارادے مضبوط دیکھے ہیں آگے دیکھو کیا ہوتا ہے ہبہ آخری کش لیتے ہوئے پر تجسس لہجے میں بولی تھی ۔

ہبہ کی بات سن کر زینب خاموش ہو چکی تھی۔ ہبہ کی بات وہ ٹال نہیں سکتی تھی۔ مگر زینب کیلیئے یہ سب بہت مشکل تھا۔ تھوڑی دیر بعد زینب نے گاڑی ایک بنگلے کے سامنے اتری اور دونوں بنگلے میں چلی گئی ۔ شہری نے سیگریٹ نکالی اور دکان سے کولڈرنک لی اور کش پہ کش لگانے لگا اور سوچنے لگا میم کو مجھ پر

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ٹرسٹ ہے جبھی انہوں نے اتناپروٹوکول دیا۔ میم نے ضرور کوئی کام مجھ سے لیناہے مگر میم میری آزادی نہ چھین لیں وہ آخری کش لیتے ہوئے سوچنے لگااور پھر داتادربار پراس نے حاضری دی اور صبح آٹھ بجے اپنی گرل فرینڈ سے ملنے آگیا۔ تم نے میری کال کیوں کاٹی تھی نور غصے سے بولی۔ ایم سوری میں بزی تھااس نے معزرت کرتے ہوئے کہا۔ اچھااوکے بٹ بتادیناتھانور سپاٹ لہجے میں بولی۔ پھر وہ دونوں ایک دوسرے میں کھوگئے۔

چھٹی کے وقت شہری گھر پھونچاآج اس نے مدرسے میں حاضری نہں دی تھی بلکہ سارادن آوارا گردی میں گزارا۔ اور شام کو کلب پہنچ گیااور جاتے ہی میم کو کال کر دی۔ ہیلو میم میں شہری کلب پہنچ گیاھوں۔ اوکے میں آتی ہوں بڑی بیزاری سے بولی تھی۔ تھوڑی دیر بعد زینب آئی اور تمام اسٹوڈنٹ کواپنی طرف متوجہ کیا یہ ہمارانیااسٹوڈنٹ ہے شہری۔ میم زینب کی بات کرکے ہر لڑکی حیران تھی اسٹوڈنٹ وہ بھی لڑکا۔ میں جانتی ہوں کہ آپ سب کو حیرانی ہوگی بٹ یہ میم ہبہ کا حکم ہےاوراس کو صرف میں گائیڈ کرونگی۔ دھماکے پردھماکا کرکے زینب جاچکی تھی۔

وہ

ڑکیاں ایک کے بعد ایک شہری سے تعارف لے رہی تھی اور شیری بیحد خوش تھاسب لڑکیاں ہی کیوٹ تھیں۔ تھوڑی دیر بعد ایک لڑکی آئی اور بولی آپ کو میم زینب بلارہی ہیں۔ شہری ہاں میں سر ہلاتے چل دیا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

۔اندر داخل ہوا تو سامنے زینب جلوہ گر تھی اور نقاب ہی میں تھی۔ شہری اب تک صرف اس کی آنکھیں ہی دیکھ سکا تھا۔ تم نے خود محنت کرنی ہے اور تمہارا ٹارگٹ سب سے بڑا فائٹر بننا ہے کسی بھی چیز کی ضرورت ہو بے جھجک بتانا۔ جی میم تابعداری سے سر ہلایا تھا۔ اور ہاں اہم بات اپنی آوارا گردی اور عیاشی کے اثرات باہر تک محدود رکھو تو بہتر ہو گا انگلی سے وارن کرتے ہوئے وہ غصے سے بولی تھی۔ کیا مطلب میم؟ بڑے معصوم انداز میں بولا۔ زینب نے شیشہ آگے کر دیا شیشہ دیکھتے ہی شہری کا منہ شرم سے جھک گیا کیونکہ ہونٹ پر لپسٹک کا نشان اور گردن پر ناخن کے نشان بتا رہے تھے کہ وہ کونسا کارنامہ انجام دیکر آیا ہے۔ ایم سوری میم ۔دفعہ ہو جاؤ ذلیل انسان۔ زینب دھاڑی تھی

شیری نے جلدی جا کر منہ صاف کر لیا مگر گردن پر نشان ہنوز باقی تھے

کٹ پہن کر وہ تیار تھا زینب نے اسے سمجھانا شروع کیا۔ اسے فائٹ کے اصول سمجھانے لگی اور کچھ کچھ اس کو ککس کے بارے میں بھی بتایا۔ سمجھ تو وہ سب گیا تھا مگر پریکٹیکل نہیں کر پا رہا تھا ٹائم ختم ہوا تو اس نے گھر کی راہ لی مگر آج زینب اس سے مخاطب تھی سگریٹ بوتل وغیرہ تم نہیں پیو گے اور کھانا ناشتہ سب تمہیں میں سرو کرونگی۔ اس حکم پر شہری پریشان ہو گیا مگر اس کو ہمت کرنی تھی کچھ پانے کیلئے کچھ کھونا تو پڑتا ہے۔

رات مدرسے پہنچ کر صبح اٹھ گیا ابھی منہ دھو کر بھی نہیں آیا تھا کہ راشد بولا بھائی تمہارا ناشتہ آیا ہے۔ واٹ شہری حیران رہ گیا۔ میم زینب اس کا ناشتہ بھیج دیا تھا۔ ناشتے کا ٹفن کھولا تو حیران رہ گیا اتنا سرا آملیٹ جوس اور

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پتا نہیں کیا کچھ تھا ابھی وہ سوچ ہی رہا تھا کہ یہ سب کیسے کھائے گا اچانک موبائل پر میسج آیا تھا۔ یہ سب تم نے کھانا ہے خبر دار جو کسی کو ایک نوالہ بھی دیا اور ایک لقمہ بھی ضائع نہیں ہونا چاہیے میں نے خود بنایا ہے۔ خیر شہری نے ناشتہ کرنا شروع کیا اور ساتھ دوا بھی استعمال کی جس سے کھانا سارا ہضم ہو گیا۔ اور ساری کلاس اس کی کاروائی دیکھ رہی تھی اور حیران تھی کہ سب کچھ کھا گیا اور پوچھا تک نہیں۔

پھر یہ روز کا معمول بن گیا آخر کار انچارج کو یہ بات پہنچ گئی کہ یہ لڑکا باہر سے کھا رہا ہے۔ یہ ناشتہ کہاں سے آتا ہے۔ انچارج صاحب بولے۔ جی وہ میرے فرینڈ کے گھر سے۔ کل سے یہ سب نہیں ہونا چاہیے کیونکہ بچے احساس کمتری کا شکار ہوتے ہیں آپ میری بات سمجھ لیں۔ شہری جانتا تھا کہ کچھ نہیں ہو سکتا اور اصل وجہ یہ تھی کہ لڑکے شہری سے خار کھاتے تھے کہ ہمیں نہیں کھلاتا۔

خیر اس نے یہ معاملہ زینب کے سامنے رکھا اور اس کا ایک ہی حل تھا کہ شہری کو الگ روم دے دیا جائے

تاکہ سب کچھ جاری رکھ سکے بڑے سوچ بچار کے بعد زینب نے اسے کلب کے اندر ایک روم دے دیا اور چابیاں بھی۔ شہری کی خوشی کا ٹھکانہ ہی نہیں تھا کیونکہ اب شہری آزاد تھا اس روم میں اسموکنگ۔ ڈرنکنگ سب کچھ ہو سکتا تھا اور اسے فکر بھی نہیں تھی۔

وقت گزرتا جا رہا تھا شہری کک اور پنچ سیدھے کر چکا تھا اور دو مہینے اس کو ہو چکے تھے۔ مگر زینب جیسا چاہتی تھی ویسا نہیں تھا۔ آج وہ پریکٹس کے دوران زینب کو مار رہا تھا کہ اچانک زینب نے اس کو ہلکا سا ہاتھ مارا۔ ہاتھ

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مارتے ہی کڑک کی آواز آئی اور زینب گھبرا گئی اتنا سا بھی اس سے برداشت نہیں ہوا تھا اور زینب نے فوراً ڈاکٹر کو بلایا۔ڈاکٹر نے آکر چیکپ کیا اور کہا اس کا ایکسرے کروائیں۔

زینب اسے اسپیشلسٹ کے پاس لے گئی۔اسپیشلسٹ نے سب ٹیسٹ اور ایکسرے کر کے بتایا میم اس لڑکے کی ہڈیاں کمزور ہیں۔پہلے ہڈیاں اور جسم بنے گا پھر ہی یہ کچھ کر سکے گا اور ہڈی ٹوٹی نہیں بلکہ مڑ گئی ہے

شکر ہے زینب نے تھکے ہوئے لہجے میں کہا۔زینب اسے لیکر آگئی تھی۔اور رات کو سب باتیں ہبہ کو بتا دی۔اگلے دن ہی ہبہ لاہور میں موجود تھی۔ تم ٹھیک ہو۔ہاں۔شہری مسکراتے ہوئے بولا۔میم مجھے نہیں لگتا شہری سیکھ لے گا۔زینب نے اپنا اندیشہ بتایا۔اسے ہم سپلیمنٹ یوز کرواتے ہیں جس سے ہڈیاں مضبوط ہوں اور جسم بھر جائے اور اس کی کِکس اور پنچ میں پاور آجائے۔ویسے اتنی ہڈیاں کیسے کمزور ہوئیں؟ ہبہ تفتیشی لہجے میں بولی۔ میم کمزور تو پہلے ہی تھی مگر اسکی عیاشیاں ختم نہیں ہو رہی لڑکیوں سے تو موصوف پرہیز نہیں کرتے۔ میم آپ جھوٹ بول ابھی شہری بول بھی نہیں پایا تھا کہ ہبہ نے رکھ کر تھپڑ مارا تھا اور شہری کے گال پر نشان پڑ چکے تھے کہا تھا اور خون کا فوارا نکلا تھا جو سامنے بیٹھی زینب کے منہ پر پڑا تھا

تم سے کہا تھا نہ کے میرے سامنے جھوٹ مت بولنا ہبہ سرخ چہرے کے ساتھ بولی تھی۔زینب اسے ایک مہینے کا اسٹے دیدو اسے کھلاو پلاو اور فائٹ وغیرہ مت کروانا۔جی جی زینب کانپ کر بولی تھی اور ہبہ کمرے سے نکل گئی اور زینب بھی ساتھ ہی نکل گئی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حجاب نے باہر آتے ہی سگریٹ لگالیااور کش پہ کش کھینچنے لگی اور زینب خاموش کھڑی تھی کرے تو کیا کرے ۔میم پر ہنوز خاموشی تھی میم زینب نے پھر پکارا۔اب بک بھی دو کیا کہنا ہے۔ہبہ دھاڑ کر بولی تھی۔میم آپ کو شہری کو نہیں مارنا چاہیے تھا۔اچھاتو کیا کرتی اسے ایک لڑکی اور منگوا کر دیتی۔میم وہ بہت کمزور ہے میری برداشت نہیں کر سکتا تو آپ کی کیسے کریگا۔تمہارا عاشق ہے کیاجو اسکی سائیڈ لے رہی ہو۔ہبہ نے طنز کرتے ہوئے کہا۔توبہ میم کیا ہو گیا آپ کو اتنا غصہ کرنے والی کیا بات ہے میں تو یہ سوچ رہی تھی کہ اسے رکھ کر کیا کرنا ہے چلتا کرتے ہیں۔زینب اپنی بات کی وضاحت کرتے ہوئے بولی۔اپنی سوچ اپنے پاس رکھو۔ہبہ دھاڑی تھی اسے پسند ہی نہیں تھا کوئی اسکے کام میں دخل دے پھر وہ چاہے زینب ہی کیوں نہ ہو۔میم یہ ہمارا مقابلہ بھی نہیں کر سکتا حجاب کے سامنے کیسے ٹکے گا۔زینب افسردہ لہجے میں بولی۔لگتا ہے تمہارا دماغ خراب ہے۔تمہیں کس نے کہا میں اسے حجاب کے مقابلے میں یوز کرونگی لگتا ہے حجاب سے بہت ڈرتی ہو تم۔اب ہبہ نے طنز کیا تھا۔میم میں کیوں حجاب سے ڈرونگی فخریہ لہجے میں بولی تھی۔ہم اس کا تو میں وہ حال کرونگی کہ اس کو دنیا میں آنے پر افسوس ہو گا اس کے اندر جو غرور اور انا ہے سب توڑ دونگی ہبہ دوسرا سگریٹ لگاتے بولی تھی۔میم میرا حصہ بھی رکھ لیجیئے گا۔زینب آنکھ مارتے بولی تھی جبکہ ہبہ کو یہ انداز بھایا نہیں تھا۔سنا ہے اس کا بھائی معیز اس کا رشتہ ڈھونڈ رہا ہے ہبہ حقارت سے بولی تھی۔بٹ اس نے شادی نہیں کرنی۔زینب پر یقین ہو کر بولی تھی۔ویسے میم آپ کب اپنے ہاتھ پیلے کر رہی ہیں بائیس کی آپ ہو چکی ہیں۔زینب جھکتے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہوئے بولی۔ بکواس بند کرلو ورنہ یہ تھپڑ تمہیں بھی پڑے گا ہبہ چلا کر بولی۔ میم آپ سگریٹ چھوڑدیں پردہ کیا کریں۔ زینب بولی تھی۔ تمہیں میں نے بولا ہے اس ٹاپک پر بات مت کیا کرو۔ تو کیا میم آپ اپنی زندگی ایسے ہی گزارو گی۔ تم تو جیسے تین بچوں کی ماں بن چکی ہو۔ ہبہ پلٹ کر بولی تھی۔ میم میرا ابھی دل نہیں ہے شادی کا بیس سالہ زینب بولی تھی۔ ہمم۔ ہبہ نے سر ہلا کر کہا تھا۔ اوہ شٹ تم جاؤ روم میں اس خبیث کے پاس اور اسکی مرہم پٹی کرو۔ ہبہ نے آرڈر دیا تھا۔ نو میم اچھا میں جاتی ہوں۔ ویسے میم لڑکیوں کی جیسا نازک ہے یہ آپ کو کیا لگتا ہے رو رہا ہو گا۔ نہیں ہبہ سپاٹ چہرے سے بولی تھی۔

تھوڑی دیر میں ہبہ کمرے میں آئی اور اسکا منہ دھلوایا۔ ہبہ کا لمس اپنے چہرے پر محسوس کر کے وہ اپنا ہر دکھ بھول گیا تھا۔ سوری شہری یہ پہلا سوری تھا زندگی کا جو ہبہ کی زبان سے نکلا تھا۔ اٹس اوکے میم شہری ناراضگی سے بولا تھا۔ دیکھو شہری مجھے جھوٹ نہس پسند میں تمہیں پہلے بھی بتا چکی ہوں تم اپنے کام پر دھیان دو مجھے تمہاری پرسنل لائف میں کوئی دخل نہیں دونگی۔ اوکے میم شہری مسکرا کر بولا تھا۔ گھر والوں کو بتا دینا ہاتھ پر چوٹ کیسے لگی۔ جی۔

اور ہاں اب ایک مہینے آرام کرو اور اپنی ہیلتھ بنالو۔ وہ نصیحت کرتے ہوئے بولی تھی۔ میم آپ کی شادی تو نہیں ہوئی۔ شہری نے اپنا سوال پیش کیا اور جواب سننے کیلیئے اس کارواں رواں بیقرار تھا۔ نہیں تیر کی تیزی سے جواب آیا تھا۔ ہبہ اسکی ہاتھ کی پٹی چیک کر رہی تھی اچانک ہبہ نے نظر اٹھا کر دیکھا تو شیری دنیا جہان سے بے خبر اسے دیکھے جا رہا تھا۔ کیا مسئلہ ہے ہبہ دوبار بولی تھی پر شہری کو ہوش نہیں تھا۔ شہری اب ہبہ

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دھاڑ کر بولی تھی۔جی جی میم یہ سب کیا تھا گھٹیا انسان اپنی نظر قابو میں رکھو ورنہ یہ آنکھیں نکال لو نگی۔ ہبہ اتنی زور سے چیخی تھی کہ زینب دوڑتے ہوئے آئی تھی۔ کیا ہوا میم۔ تم اپنا تھوپڑا تو دھولو پھر بکواس کرنا۔ ہبہ اب بھی چیخی تھی زینب نے شیشہ دیکھا تو اپنے نقاب اور کچھ خون کے چھینٹے پڑے تھے شرمندگی سے زینب واپس چلی گئی۔

میرا سامان پیک کردو ہبہ نے آرڈر دیا۔بٹ میم آپ نے تو تین دن رکنا تھا۔اور شہری کی بھی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔زینب افسردہ لہجے میں بولی تھی۔وہ کمینہ میرے ہاتھ سے قتل ہو جائے اس سے پہلے میں نکل جاتی ہوں۔

سامان لیا اور ہبہ اپنے سفر کی طرف چل پڑی۔

آج تک جس لڑکے نے بھی ہبہ کو بری نظر سے دیکھا تھا وہ مر چکا تھا ہبہ کسی کو بھی نہیں چھوڑتی تھی اور یہی سبق اس نے زینب کو دیا تھا۔

مگر شہری کو وہ کچھ بھی نہیں کہہ سکی تھی۔دوسری طرف شہری پریشان تھا کہ میم ناراض ہو گئی ہے۔بٹ وہ دل کے ہاتھوں مجبور ہو چکا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

زینب کو اس قصے کہانی میں کوئی غرض نہیں تھی۔ دن پر لگا کر گزرتے جا رہے تھے اور شہری کے چہرے کی رونق بحال ہو رہی تھی اور ٹھیک ایک مہینے بعد تو وہ پہچانا ہی نہیں جا رہا تھا۔ سرخ سفید رنگ گلابی ہونٹ اور قد بھی بڑھ چکا تھا بائیس کی عمر بھی پوری ہو چکی تھی۔ ٹھیک ایک مہینے بعد ہبہ لوٹی تھی اور جب کلب میں انٹر ہوئی تو سامنے سے شہری آ گیا۔ بلیک شرٹ بلیک ہی پینٹ بلیک کیپ اور بلیک گلاسز ہبہ تو اسے پہچان بھی نہ سکی اور دیکھتی رہ گئی اس کی چال ڈھال بتا رہی تھی کہ وہ اب پرانا شہری نہیں رہا۔ لڑکیاں اسکے ارد گرد تھیں اور کمال کی بات یہ تھی کہ ہبہ نے بھی بلیک ہی ڈریسنگ کی تھی۔ بلیک فراک بلیک کیپ بلیک ہی گلاسز وہ کسی پرستان کی پری لگ رہی تھی۔ ہبہ آگے بڑھ گئی اور اندر جا کر زینب سے ملی۔ ہیپی برتھ ڈے ٹو یو زینب گلے لگ کر بولی تھی۔ مگر ہبہ کے چہرے پر کوئی مسکراہٹ نہیں تھی اور ہبہ صرف زینب کی فرمائش پر آئی تھی۔ تھوڑی دیر بعد سب ہال میں جمع ہو چکے تھے۔ کیک کاٹا گیا اور سب سے پہلے زینب کو ہبہ نے کھلایا اور پھر ہبہ کی نگاہ بلا اختیار ہال میں گھومنے لگی۔ سب پریشان تھے میم کس کو ڈھونڈ رہی ہیں حلانکہ دوسرے نمبر پر کھانے والی فائقہ تو ساتھ کھڑی تھی۔ شہری کدھر ہے۔ اس نے لرزتے لہجے میں پوچھا تھا۔ میم ادھر ہی کہیں ہو گا۔ میم اب کھلا بھی دیں فائقہ بولی تھی۔ ہبہ نے باری باری زب کو کیک کھلایا۔

سب کیک کھا چکے تھے مگر شہری نہیں آیا تھا اور نہ چاہتے ہوئے بھی ہبہ بے خیالی میں اسکی منتظر تھی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

زینب پوری بات سمجھتے شہری کو ڈھونڈنے لگی۔

اور تھوڑی دیر بعد شہری مل ہی گیا۔ زینب قریب آئی اور شہری کو بلایا۔ شہری۔ جی میم۔ وہ رخ پھیر کر بولا۔ مگر زینب اس میں کھو چکی تھی یہ کوئی پرانا شہری نہیں تھا اور سگریٹ سلگا کر پی رہا تھا۔ کوئی کام ہے۔ وہ مودبانہ لہجے میں بولا۔ تمہیں میم بلا رہی ہیں زینب اس کے چہرے سے نظر ہٹا کر بولی تھی۔ ہمم۔ کرنا کیا ہے سوال کرتے ہوئے بولا۔ کیک نہیں کھانا کیا۔ زینب اس کی عقل پر ماتم کرتے بولی۔ دل تو نہیں کر رہا پر جانا تو پڑیگا وہ دکھ بھرے لہجے میں بولا۔ شہری گلاسس لگاتے ہوئے بولا۔ دونوں ایک ساتھ آئے تھے۔ اسے دیکھ کر ہبہ کو سکون محسوس ہوا تھا جبکہ وہ تو سمجھ رہی تھی وہ نیں آئیگا۔ ہبہ نے اسے کیک کھلایا اور شہری واپس جانے لگا ہی تھا کہ اپنی بولی شہری گھومنے چلتے ہیں۔ جبکہ شہری نے ایک نظر ہبہ کو دیکھا تو ہبہ نے اپنا رخ موڑ لیا

اس سے پہلے شہری ہاں نا کرتا زینب غصے سے بولی اس وقت رات کو کہاں جانا ہے؟ آج زینب خلاف معمول بولی تھی۔ کیونکہ ہبہ اور زینب کا اصول تھا کسی کو ایک بار ہی سمجھاتے تھے اس کے بعد بھی کوئی نہ سمجھے تو اسکی مرضی۔ مگر آج زینب نے ٹانگ اڑا دی تھی۔ میم نے درست کہا وقت ٹھیک نہیں مگر شہری ہم تو رات 2 بجے بھی انجوائے کرنے جاتے ہیں اور ابھی تو 11 ہی بجے ہیں اپنی اسکا ہاتھ پکڑ کر بولی جبکہ شہری نے شرم سے ہبہ کی طرف دیکھا تو ہبہ کی آنکھیں لال ہو چکی تھی۔ یہ کیا ڈرامے بازی ہے جانا ہے تو دفع ہو شور کیوں کر رہے ہو ہبہ چیخی تھی جبکہ وہاں پر موجود ہر کوئی کانپ اٹھا تھا۔ سوری سوری میم اپنی کہتے ہی بھاگ گئی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

۔جبکہ ہبہ اوپر چلی گئی اور زینب خوش ہو گئی اچھا ہوا نہیں گیا۔سب اپنے اپنے کام میں لگ گئے۔جبکہ شہری کو اپنی پر غصہ آیا تھا اس نے سارا ماحول خراب کر دیا۔شیری نے نظر دوڑائی اور ہبہ کو ڈھونڈنے لگا۔اور آخر کار ہبہ کو ڈھونڈ لیا۔ایم سوری میم۔ہبہ نے کہا کس بات پر وہ اس دن پر۔بس بس ٹھیک ہے ہبہ جلدی جلدی بولی اور سگریٹ لگا لیا۔اور ہبہ کی تقلید میں شہیری نے بھی۔میم آپ کی طبیعت کیسی ہے شہری نے سوال کیا۔ٹھیک۔میم کتنے دن رو کیں گی آپ ادھر۔دیکھو کوئی پتا نہیں۔میم۔زیادہ دن اسٹے کیجئے گا۔کیوں تمہاری نوکر ہوں ہبہ چیخ کر بولی۔میم یہاں پر میم زینب کے پاس تو صرف فائٹ ہی سیکھتا ہوں اور آپ ہو نگی تو؟ابھی یہ بات پوری بھی نہیں ہوئی تھی کہ ہبہ چیخ پڑی تھی تو کیا شہری صاف بولو نہ کہ تم کو گندی نظریں ڈالنی ہے اور زینب کے پاس تمہیں یہ موقع نہیں ملتا کیونکہ وہ پردے والی ہے اور میں ماڈرن ہوں مجھ سے ٹائم پاس کرو گے اور اگر ٹائم پاس نہ بھی ہو تو کم سے کم دیکھ کر اپنی ہوس پوری کرو گے۔کلب کی لڑکیاں تمہیں کافی نہیں ہیں کیا جواب تم ہم پر بھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہبہ کے الزامات نے شہری کو توڑ کر رکھ دیا تھا۔میم میری بات سنیں میں اوارہ ہوں ہر برا کام کرتا ہوں مگر آپ کے اور زینب میم کے بارے میں میرے ایسے خیالات ہر گز نہیں ہیں یہ آپ اپنے دماغ میں بٹھالیں۔اس سے زیادہ میں کچھ نہیں کھونگا اور میں بس اس لڑکی سے واسطہ رکھتا ہوں جو خود میرے قریب آئے یا پھر مجھے نا روکے زبردستی میں کسی کے ساتھ نہیں کرتا۔اگر میں اتنا ہی برا ہوں تو پھر مجھے ہیاں سے چلے جانا چاہیے۔کہا سنا معاف۔اور اگر آپ کے کچھ پیسے نکلتے ہوں تو بتا دیں؟ بائے اور شہری وہاں سے چلا گیا اور اپنے کمرے میں آگیا اور غصے سے بوتل پکڑی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور اپنے ہاتھ میں د بالی کانچ کے اندر جاتے ہی خون نکلنے لگا۔اور شہری ایک ہاتھ سے ہی اپنا سامان پیک کرنے لگا۔دوسری طرف ہبہ پاگل ہو رہی تھی یہ میں نے کیا کر دیا کیوں میں نے اس پر غصہ کیا میری طرف سے وہ جہاں مرضی جائے اور آج اس نے مجھ سے غصے سے بات کی میں نے اسے کیوں چھوڑ دیا یہ کیا ہو رہا ہے مجھے اونوشٹ کہیں یہ لڑکا مجھ پر حاوی نہ ہو جائے وہ جب مجھ سے بات کرتا ہے تو میں چاہتی ہوں۔کہ کوئی اور یہ باتیں نہ سنے۔ہبہ اپنے خیالات کا نتیجہ نکالنے لگی۔دوسری طرف زینب شیری کے کمرے سے گزر رہی تھی کہ شہری کو دیکھا ہاتھ خون سے بھرا ہے اور دوسرے ہاتھ میں بیگ ہے۔شہری کہاں جارہے ہو اور یہ خون ۔زینب کا دل کٹ گیا۔میم جارہا ہوں میں کہاسنا معاف ارے ایسے تم پاگل ہو کپڑا کوئی نہیں تھا اور بکھلاہٹ میں زینب نے اپنا نقاب اتار کر پھاڑا اور اسکا ہاتھ صاف کرنے لگی جبکہ شہری کی نظر اس کے چہرے پر جم چکی تھی۔زینب کی صرف آنکھیں ہی نہیں چہرہ بھی بہت خوبصورت تھا شہری کیلئے فیصلہ مشکل تھا کہ ہبہ زیادہ کیوٹ ہے یا زینب۔شہری نے اپنی نظر فوراً ہٹالی۔کیسے ہوا یہ سب۔ابھی شہری نے جواب بھی نہیں دیا تھا کہ کوئی تیسری آواز آئی تھی۔زینب۔ہبہ چیخ کر بولی تھی کیا ہے یہ سب اور تمہارا نقاب۔

آگے بڑھتے ہی ایک تھپڑ زینب کو پڑا تھا اس سے پہلے زینب کو دوسرا پڑتا کسی نے ہبہ کا ہاتھ پکڑ لیا تھا۔اور ہبہ حیرانی سے یہ سب دیکھ رہی تھی بس میم بہت ہو گیا۔آپ بات سنیں کمرے میں کپڑا نہیں تھا اور میم زینب نے بکھلاہٹ میں اپنا نقاب پھاڑ کر لگا دیا اور میں نے اپنا منہ دوسری طرف کر لیا تھا اور آپ میرے نجی معاملے میں کیوں بول رہی ہیں شہری آگ بگولا ہو کر بولا تھا۔شہری یہ کس طرح میم سے بات کر رہے ہو

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

زینب نے شہری کے منہ پر مارا تھا شہری نے کچھ بھی نہیں کہا اس پر دونوں حیران تھی او کے میم میں چلتا ہوں کہا سنا معاف۔ شہری بات سنو زینب چیخی تھی ناراض مت ہو میں تم سے معافی مانگتی ہوں۔ میں تو آپ سے بلکل بھی ناراض نہیں میم آپ بہت اچھی ہیں۔

بٹ سارا معاملہ خراب ہو رہا ہے وہ جانے لگا اور زینب کا دل کٹ رہا تھا میم وہ جا رہا ہے اسے روکیں زینب جنونی انداز میں بولی تو ہبہ کو ہوش آیا۔ شہری رک جائو مگر شہری نہ رکا زینب ایک دم بھاگت ہوئی شہری کے سامنے گئی۔ مجھے ریجیکٹ کبھی مت کرنا برباد کر دو نگی۔ اس کلب سے تمہاری لاش ہی جائیگی اگر تم نے میری بات نہیں مانی۔ میں ڈرتا نہیں ہوں میم۔ اچھا ہبہ گن نکال چکی تھی جبکہ زینب کا برا حال تھا اسٹوپڈ میم اسٹوپڈ کیا کر رہی ہیں آج پہلی مرتبہ زینب آنکھ میں آنکھ ڈال کر بات کر رہی تھی تو پھر سمجھائو اسے مجھے یہ سب پسند نہیں ہے میم میں سمجھاتی ہوں زینب ڈرتی ڈرتی آئی اور شہری کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے ایک نس دبائی اور شہری بے ہوش ہو گیا اس سے پہلے وہ زمین پر گرتا ہبہ نے اپنی گن پھینک کر اس کو اپنی گود میں اٹھالیا

اور بڑی احتیاط سے کمرے میں لا کر بیڈ پر لٹا دیا اور اسکی نظر شہری کے ہاتھ پر پڑی لال خون سے لتپت تھا ۔زینب پانی لیکر آئو۔ ہبہ نے آرڈر دیا اور پھر خود اسکا ہاتھ دھویا پھر زینب سے پٹی بھی منگوائی مگر آج زینب کو ہبہ کا اس طرح چھونا اچھا نہیں لگا تھا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میم آرام کرلیں تھوڑا میں ٹھیک ہوں ہبہ تھکے ہوئے لہجے میں بولی۔اوکے میم اور زینب واپس آگئی اور اپنی حالت پر غور کرنے لگی مجھے شہری کی اتنی فکر کیوں ہے خون ہی تو نکلا تھا میں نے اپنا نقاب پھاڑ دیا اور پھر آج میم سے بدتمیزی بھی کی میں نے آج تک میم سے مزاحمت نہیں کی میرے سامنے میم نے کتنے قتل کئے میں کسی پر رحم نہیں کھایا خود میں نے کتنوں کو ٹھکانے لگایا مگر اس کے سامنے ایسا کیوں ہے۔دوسری طرف ہبہ بھی الجھی گتھی سلجھا رہی تھی۔میں نے آج تک زینب پر ہاتھ نہیں اٹھایا اور میں نے زینب کو تھپڑ نقاب اتارنے پر تو نہیں مارا بلکہ اس سے آگے زینب سوچ نہیں سکتی تھی اور مجھے خود پر یقین تھا کہ میں گولی نہیں ماروں گی حالانکہ میں جس پر گن اٹھالوں اسکی موت یقینی ہوتی ہے۔آٹھ گھنٹے بعد شہری کو ہوش آچکا تھا اور اس کے ہاتھ میں ایک پٹی بندھی تھی کل کا واقعہ یاد آتے ہی شیری پریشان ہو گیا اور تھوڑی دیر بعد ہی ہبہ آئی اور شہری کو دیکھنے لگی اور شہری بھی بلکل مگن ہو کر دیکھنے لگا۔تمہاری آنکھیں نکال لونگی کسی دن۔ہبہ بولی تھی پر آج اسکا غصہ مصنوعی تھا۔شہری بھڈ سے اٹھ کر منہ ہاتھ دھو کر آیا اتنے میں زینب بھی آگئی ناشتہ تیار ہے۔چلو ناشتہ کرنے شہری کو آرڈر دیتے وہ بولی تھی۔اگر نہ کروں تو۔تو پھر تمہاری فاتحہ دلوادونگی ۔ہبہ سپاٹ چہرے سے بولی۔زینب اسکا دماغ درست کرو نہیں تو میرے ہاتھ سے قتل ہو گا یہ۔جی میم۔ہبہ جاچکی تھی۔تب زینب بولی دیکھو شہری میم تھوڑی غصے کی تیز ہیں اور اپنا ٹارگٹ پورا کرتی ہیں وہ تمہیں کچھ بنانا چاہتی ہیں اگر تم مجھے رسپونس نہیں دوگے تو سب الٹا ہو جائیگا اور میری بے عزتی الگ۔نو میم میں آپ کو بے عزت ہونے نہیں دونگا آپ کی ہر بات مانوگا جان بھی حاضر ہے کیونکہ آپ ایک عزت دار عبادت گزار

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پردے دار لڑکی ہو۔ شہری بولتا جا رہا تھا اور زینب کا دل بند ہو رہا تھا۔ شہری کی آواز بہت پیاری تھی اور وہ بولتا بولتا بھی اچھا تھا

چلو چلتے ہیں۔ جی سر ہلا کر بولا تھا اب تک تینوں ناشتے کی میز پر تھے اچانک ہبہ کی آواز آئی تھی آج سے تمہاری فائٹ مستقل شروع ہو رہی ہے دو مہینے ہیں خوب محنت کرو اگلا لاہور کا ٹورنامنٹ تمنے جیتنا ہے

میم اتنی جلدی کیسے سیکھے گا۔ زینب اپنا اندیشہ بیان کرتے بولی۔ کیونکہ اب میں بھی ساتھ ہوں اور شہری اب صحت مند ہو چکا ہے۔ دو نہیں تو چار سہی پر یہ ٹورنامنٹ لاہور کا تمنے جیتنا ہے شہری خوش بھی تھا اور پریشان بھی۔

بھائی خیر ہے کبھی تمہارا ہاتھ ٹوٹا ہوتا ہے اور کبھی کانچ لگا ہوتا ہے استاد صاحب پریشانی سے بولے۔ کچھ نہیں بس ہلکی سی چوٹ ہے۔ ایسی چوٹیں صرف محبت میں لگتی ہیں یا دشمنی میں اور مجھے پہلی چیز پر اندیشہ ہے ۔ارے نہیں استاد جی ایسا کچھ نہیں انسان سے بے احتیاطی بھی تو ہو جاتی ہے۔ ٹھیک ہے۔

وقت پر لگا کر اڑ رہا تھا اور شہری ترقی پر ترقی کر رہا تھا چار مہینوں میں شہری بہت اچھا فائٹر بن چکا تھا۔ کیونکہ یہ چار مہینے ہبہ اور زینب نے اسے دئے تھے ہبہ اور زینب نے کوئی کمی نہیں چھوڑی تھی اور شہری نے بھی دن رات ایک کر دیا تھا۔ جب دونوں طرف سے جوش ہو تو آگ بہت جلد بھڑکتی ہے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آج اسکا ٹورنامنٹ میں پہلا میچ تھا لہذا آج وہ خوب مشق کر رہا تھا۔کلب کا کوئی فائٹر لڑکی اسکا مقابلہ نہیں کر سکتی تھی۔اور یہ کلب پاکستان کا نمبر ون کلب تھا ملک کے بڑے بڑے فائٹر یہاں سے نکلے تھے۔ہیاں کے فائٹر کا مقابل کوئی نہیں تھا کیونکہ یہاں پر ایک نام چلتا تھا زینب شاہ۔اور زینب شاہ کا صرف ایک ہی استاد تھا ہبہ۔یہ دونام بڑے بڑوں کے رونگٹے کھڑے کروادیتے تھے۔سوائے ایک حجاب کے وہ اس وقت ٹاپ فائٹر تھی۔شہری رنگ میں اتر چکا تھا اور سامنے فائٹر بھی ریڈی تھا تھوڑی دیر بعد فائیٹ شروع ہوگئی۔دس پوائنٹ یازیادہ جس نے لئے وہ جیتے گا۔مقابلہ شروع ہوچکا۔دونوں پنچ مار رہے تھے اچانک سامنے والے فائٹر نے کیک ماری تھی اور بجائے اس کے کہ شیرہ بلاک کرتا ایک پھرتی سے پیچھے ہوکر آگے آیا تھا اور شہری نے لات کو جھٹکا دیا اور کڑاک کی آواز آئی تھی اور فائٹر ڈھیر ہوچکا تھا۔کلب کی سب لڑکیوں نے یاہو کہا تھا اور زینب خوشی سے پاگل ہوچکی تھی جبکہ ہبہ کا چہرہ آگ اگل رہا تھا۔واپسی پر سب خوش تھے اچانک ہبہ بولی تھی یہ غلطی آئندہ بادمت کرنا۔جس طرح تم فائٹ جیت کر آئے ہو تمنے ٹھیک نہیں کیا اپنے آپکو سنبھال کر رکھو اور لوگوں سے پروفیشل انداز میں لڑو تاکہ اگر تم ہارنے لگو تو اپنے نایاب وار سے اسے ختم کردو اگر تم اپنی نایاب چیزیں دکھاؤگے تو تمہاری پرائیویسی ختم ہوجائیگی آگئ سمجھ۔جی میم۔جو کچھ ہمنے سکھایا ہے اس کی قدر کرو اسی کی وجہ سے ہم ٹاپ پر ہیں۔جی اور زینب تمنے اسکو یہ سب کیوں نہیں بتایا۔ایم سوری میم زینب شرمندگی سے بولی۔آئندہ ایسی غلطی ہوئی تو تم لوگوں کو نہیں چھوڑنگی۔ہبہ غصے سے بولی تھی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہبہ کی بات مکمل طور پر شہری سمجھ چکا تھا۔اس ایک فائٹ نے شہری کی دھاک بٹھادی تھی۔لڑکیاں اس سے اور زیادہ ایمپریس ہو چکی تھی۔آج اس کی دوسری فائٹ تھی مگر شہری عام۔انداز میں فائیٹ کر رہا تھا جس کی بنا پر فائیٹ لیٹ ہو چکی تھی دو دس کے مقابلے سے شہری یہ بھی جیت چکا تھااور آخر کا شہری سیمی فائنل میں پہنچ گیا تھا۔مگر ہبہ کے چہرے پر اب بھی کوئی خوشی نہیں ہوئی تھی۔پر زینب خوش تھی۔کیونکہ اس کی محنت رنگ لائی تھی یا پھر زینب کے جذبات بدل چکے تھے۔اور وہ شہری کو جیت کر دیکھنا چاہتی تھی ۔سیمی فائنل شروع ہو چکا تھا۔پر آج کا فائٹر بھاری تھا۔آج مقابلہ پانچ دس سے شہری جیتا تھا۔مگر ہبہ ہنعز خاموش ہی تھی۔شہری کلب پہنچ گیا تھا جبکہ ہبہ زینب اپنے روم میں جا چکی تھی۔واہ ہیر و کمال کر دیا فائنل میں پہنچ گئے ہو ٹریٹ تو بنتا ہے۔کرن بولی تھی۔اچھا شہری اسکا سراپا دیکھتے بولا تھا۔یار مجھے ایک بات سمجھ نہیں آئی میم ہبہ کیوں خاموش ہے۔شہری گویا ہوا۔یہ سب عام بات ہے مین چیز فائنل جیتنا ہے اور وہ ہم نہیں جیت پاتے۔رمشہ نے شہری کے کندھے پر ہاتھ پر ہاتھ رکھتے ہو کہا تھا۔کیا مطلب۔شہری نے سوال کیا۔تین سالوں سے اسلام آباد کی گل جیت رہی ہے جو کہ حجاب کی اسٹوڈنٹ ہے جس سے دو دن بعد تمہارا فائنل ہے۔حجاب کون ہے شہری نے سوال کیا۔ہماری دشمن ٹاپ فائٹر وہ ہر سال گل کو لاہور میں فائیٹ کرواتی ہے۔اور گل ہی جیت رہی ہے۔اگر میں فائنل جیت گیا تو کیا میم ہبہ خوش ہو نگی۔ہاں نہ کیوں نہیں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

۔نور شہری کے چہرے پر ہاتھ پھیرتے بولی۔اچھا چلو روم میں چلتے ہیں۔نور آنکھ مار کر بولی۔شہری نے سر ہلایا۔کیونکہ آج اسکا ارادہ نور سے انجوائے کرنے کا تھا۔روم میں جاتے ہوئے شہری یہ بھول گیا تھا کہ ہبہ اسے دیکھ چکی ہے اور ہبہ کے اندر آگ لگ چکی تھی مگر وہ مجبور تھی اپنی پسنیلیٹی اور رولز نہیں توڑ سکتی تھی لہذا سگریٹ پینے لگی۔اور آنکھیں غصے سے لال تھی۔زینب ہبہ کے پاس آئی۔میم کیا خیال ہے شہری جیت جائے گا گل سے۔زینب مجھے اکیلا چھوڑ دو آج ہبہ کا لہجہ دکھی تھا۔اوکے میم۔زینب چلی گئی۔جبکہ دوسری طرف نور اور شہری ایک دوسرے کی باہوں میں تھے۔نور۔ہاں ڈارلنگ۔نور پیارے انداز میں بولی۔یہ حجاب والا قصہ مجھے پورا بتاؤ۔یار حجاب کو کون نہیں جانتا بہت دکھ پہنچائے ہیں میم زینب کو اور میم ہبہ نے زینب کا ساتھ دیا ہے۔ہر سال تکلیف ہوتی ہے جب گل ہماری زمین پر آکر جیت کر جاتی ہے۔سارے فساد کی جڑ معیز ہے حجاب کا بھائی بہت بڑا فائٹر ہے اس نے حجاب اور ہمارے درمیان لڑائی کروائی ہے۔وہ نہ حجاب کا ہمدرد ہے نہ ہمارا۔اس نے میم زینب کو پرپوز کیا تھا پر میم نے ریجیکٹ کر دیا۔اس نے اپنا بدلہ لینے کیلئے ہمارے کلب کے لوگوں سے مار پیٹ کی۔بدلے میں ہم نے بھی مارا مگر حجاب کے کئی اسٹوڈنٹ مارے گئے۔جس کی وجہ سے آگ بھڑک گئی۔حجاب نے معاملے کی چھان بین کروائی مگر اپنے بھائی کے جھانسے میں آگئی۔اس نے مکاری سے حجاب کو جھوٹ باتیں کی۔اور ہماری ان سے مستقل لڑائی ہوگئی۔اور اب تک یہ سب جاری ہے۔حجاب کی اس وقت سترہ سال ہے۔اور جب ہماری جنگ چھڑی تو وہ پندرہ سال کی تھی ۔انتہائی ذھین پاور فل لڑکی اور اس سے زیادہ خوبصورت ہے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیاہبہ سے زیادہ خوبصورت ہے۔ہاں بہت زیادہ۔کیاتم نے اس کو دیکھا ہے۔شہری نے سوال کیا۔ہاں ایک بار بس وہ بھی پردہ کرتی ہے۔اوکے۔چلویار اب اپنا کھیل شروع کرتے ہیں۔نور آنکھ مار کر بولی اور پھر یہ دونوں ایک دوسرے میں کھو گئے۔

دودن بھی گزر گئے اور آج شہری کا فائنل تھا۔شہری دس جیپوں کے ساتھ موجود آگیا تھا اور اس کے ساتھ زینب اور ہبہ اور ساتھ کلب کی لڑکیاں تھی۔اور آج کی خاص بات یہ تھی کہ ہبہ نے عبایہ اور نقاب پہنا تھا اور شہری کو یہ تبدیلی بہت پسند آئی تھی۔ابھی یہ لوگ کلب سے اندر جانے ہی لگے تھے کہ تین جیپیں آئی تھی اور اس میں سے ایک لڑکی کے ساتھ کئی لڑکیاں تھی۔مغرورانہ انداز میں چل کر شہری کی طرف آئی تھی۔

اوہ تو تم ہو جس سے میرا فائنل ہے۔ارے واہ تم شونوں ایک ساتھ لگتا ہے آج پھر تم اپنی بے عزتی کرانے آئی ہو کیونکہ چوتھا فائنل بھی میں جیتوں گی۔اور تم اپنا منہ لٹکا کر جاؤ گی۔اور ایک دن آئیگا تمہیں میری میم حجاب برباد کرے گی اور زینب تمہیں تو معیز اٹھالے جائیگا۔اور ہبہ تم نے کب سے پردہ شروع کردیا۔وہ زہر اگل رہی تھی اچانک اس کے منہ پر شہری کا تھپڑ پڑا تھا۔باسٹرڈ تمہاری ہمت کیسے ہوئی زینب اور ہبہ کے بارے میں بات کرنے کی۔تم نے میری زینب کے بارے میں اتنا گھٹیا لفظ یوز کر کے اپنی موت کو دعوت دی ہے۔تورنگ میں آ پھر دیکھتے ہیں کون جیتتا ہے۔دعامانگ کے تورنگ سے زندہ واپس نہ آئے کیونکہ اگر

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تو واپس آئی تو تجھے اٹھا کر لے جاؤ نگا میں پھر کسی کس منہ دکھانے قابل نہیں رہے گی۔ شہری دھاڑا تھا۔ اس سے پہلے کچھ اور ہوتا انتظامیہ آگئی تھی چلیں جی فائیٹ کا وقت شروع ہو چکا تھا۔ دونوں منہ موڑ کر آگے بڑھنے لگے اچانک ہبہ کی آواز آئی تھی جوش میں مت آنا اور اپنے ہوش قائم رکھنا۔ مگر شہری نے بات نہیں سنی تھی جبکہ زینب شہری کے الفاظ میں گم تھی۔ زینب جی میم شہری کو سمجھاؤ کوئی گڑ بڑ نہ کرے ایسا نہ ہو شہری اسے قتل کر دے اور مقدمہ ہو جائے زینب جلدی آگے آئی اور بولی شہری صرف فائیٹ کرنی ہے بدلہ نہیں لینا۔ سوری میم مگر وہ زندہ نہیں بچے گی۔ جان چھڑانے والا انداز تھا۔ دیکھو شہری مقدمہ بھی ہو سکتا ہے۔ میم یہ فائیٹ ہے یہاں پر ایسا ہونا ممکن ہے کوئی مقدمہ نہیں ہو گا۔ آپ جائیں بس۔ زینب نے دکھ سے اسے دیکھا۔

فائیٹ شروع ہو چکی تھی دونوں ایک دوسرے کو مار اکر بلاک کر رہے تھے۔ اچانک گل نے کک ماری مگر یہ اس کی غلطی تھی شہری نے لات پھرتی سے موڑ دی تھی اور گل کی ہڈی مڑ چکی تھی۔ گل نے پھر وار کیا مگر شہری نے بلاک کر کے اس کے سر میں اپنا سر مارا اور دو پوئنٹ حاصل کر لیئے۔ تیسری بار گل بڑی پھرتی دے فائیٹ کر رہی تھی کیونکہ وہ جان چکی تھی کہ یہ کوئی عام فائیٹر نہیں ہے اچانک گل نے مکا مارا شہری نے روک لیا اس نے دوسرا پنچ مگر شہری نے سر نیچے کر کے الٹا ہاتھ گل کے دل والی جگہ پر پورے زور سے مار کر اپنے لات سلپ کر دی۔ ایک خوفناک چیخ گل کے منہ سے نکلی اور ڈھیر ہو گئی۔ چیخ سنتے ہی زینب بے سدھ ہو چکی تھی جبکہ ہبہ جو سر جھکائے بیٹھی تھی اس نے بھی سر اٹھا دیا تھا وہ جان چکی تھی کہ شہری اپنی بات

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پوری کر چکا ہے مگر شہری کو گرا دیکھ اسکو حیرت ہوئی۔ شہری کھڑا ہو کر فائیٹ والا اسٹائل بنا رہا تھا گویا کہ کچھ ہوا ہی نہ ہو اچانک جج نے جب دیکھا کہ گل نہیں اٹھی تو اس کے قریب آیا دیکھا تو گل کا جسم بے جان تھا اور وہ مر چکی تھی۔ فائنل شہری جیت چکا تھا پولیس آچکی تھی۔ ججز نے کہا آپ سکیورٹی انجام دیں ہم دیکھ رہے ہیں۔ فائیٹ میں ایسا ہونا ممکن ہے فیصلہ ویڈیو کرے گی۔ ویڈیو شہری کے حق میں تھی کیونکہ جس بے ڈھنگے انداز میں وہ گرا تھا سب لوگ یہی سمجھے کہ یہ ایک ایکسیڈینٹ ہے۔ کپ شہری کے ہاتھ میں تھا جبکہ کلب کی لڑکیاں خوشی سے پاگل تھی اور زینب بھی خود خوش تھی مگر ہبہ کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔ سب لوگ ان دونوں کو مبارکباد دے رہے تھے۔ سب نے گھر کی راہ لی کلب میں آج جشن ہی جشن تھا سب ڈریسنگ کر چکے تھے۔ ہبہ آج لال کلر کے فراک میں تھی لال کیپ لال ہی کیچر لگا کر آئی تھی۔ آج زینب بھی ڈریسنگ کر کے آئی تھی۔ اور پھر شہری بھی آگیا۔ ریڈ شرٹ بلیک پینٹ میں وہ غضب ڈھا رہا تھا۔ ہبہ کے چہرے پر اس کو دیکھ کر مسکراہٹ آگئی۔ اور زینب دل ہی دل میں اسکی نظر اتار رہی تھی۔ واہ واہ شہری کمال کر دیا حجاب کے گھر میں صف ماتم بچھی ہو گی اس کی ہونی والی نند ٹھکانے لگ گئی ہے ہاہا۔ لڑکیاں اپنی رائے چھک چھک کر بتا رہی تھی۔ ایک دن حجاب کا بھی یہی حال کرونگا میں۔ شہری آگبگولہ ہو کر بولا۔ مگر شہری اسے زندہ ہونا چاہیے تھا۔ نور بولی تھی نونو اس نے جسقدر گھٹیا الفاظ زینب اور ہبہ میم کیلیئے یوز کئے تھے اسے مرنا ہی تھا دل تو کر رہا تھا اسی وقت اسے گھاڑ دوں زمین میں۔ شہری لال آنکھوں سے بولا تھا۔ شٹاپ ہبہ کی آواز آئی تھی یہ ہماری لڑائی ہے تم اس میں دخل نہ ہی دو تو اچھا ہے ہے آئی سمجھ۔ اور زینب تم نے اس

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کو روکا نہیں تم سے مجھے یہ امید نہیں تھی۔ میم میں نے روکا تھا پر یہ نہیں مانا زینب نے ڈر کر جواب دیا۔اور تم نور اسے شیری دے رہی ہو حجاب سے لڑنے کی۔ تمہیں تو میں زندہ نہیں چھوڑ نگی۔ ہبہ نے نور کا گلا دبا دیا اور قریب تھا کہ نور بھی مرتی شہری اور زینب نے چھڑوایا سب میری نظروں کے سامنے سے دور ہو جائو۔ نکل جائو۔سب ڈر کر جا چکے تھے۔ سوائے زینب اور شہری کے۔ ہبہ کرسی پر بیٹھ چکی تھی۔ میم پانی پی لیں ۔شہری نے پیش کیا اور ہبہ پانی پینے لگی۔ تھوڑی دیر بعد شہری بولا میم ہم سب ایک ہیں۔ میں آپ اور زینب میم۔ ہم حجاب سے اچھی نمٹ لیں گے۔ابھی تو شروعات ہے۔ شہری مسکرا کر بولا۔ تم کس حق سے ہمارے ساتھ ہو۔ کیوں فکر ہے تمہیں ہماری ہم حجاب سے نہیں ڈرتے تم اپنا دماغ دوڑانا بند کرو اور زینب اس کی وجہ تم ہو تم نے کہا تھا نہ کہ یہ حجاب کے مقابل کھڑا ہو گا تو دیکھو تمہاری خواہش پوری ہو گئی اور ہبہ دھکا دیتی

ہبہ زینب کو دھکا دیکر چلی گئی بغیر اس بات کی پرواہ کئے کہ زینب کے ماتھے سے خون بہ رہا ہے۔اور اگر شہری کو کچھ ہوا نہ تو میں کسی کو بھی زندہ نہیں چھوڑ نگی۔ ہبہ کی اس بات پر شہری اور زینب دونوں کا منہ کھل گیا جبکہ کے زینب کے دل پر یہ الفاظ تلوار کی طرح لگے تھے۔ میم آپ کا نقاب گیلا ہے کیا ہوا۔ شہری پریشانی سے بولا اچانک ایک قطرہ خون کا فرش پر گرا اور شہری سب سمجھ گیا۔ایک لمحے میں قریب آکر اس نے زینب کا نقاب ہٹا دیا اور نقاب کے دو حصے کئے ایک سے خون صاف کیا اور دوسرا پیشانی پر باندھ دیا۔ جبکہ زینب بس اس کے چہرے کو دیکھے جا رہی تھی جب شہری فارغ ہوا تو زینب بولی۔ کم کو تمہاری بہت فکر ہے وہ نہیں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

چاہتی تمہیں کوئی تکلیف ہو حجاب کے معاملے سے دور رہو۔ شہری اس حجاب نام کو سن کر تنگ آگیا تھا۔ میم آپ مجھے حجاب سے کمزور سمجھتا ورنی ہیں۔ شہری ناراض ہوتا بولا۔ ہاں حجاب کے سامنے تم کچھ نہیں ہو۔ تم نہیں جانتے اسے وہ کیا چیز ہے اگر اسکے جیسا بننا ہے تو پھر تمہیں اور فائیٹ سیکھنی ہو گی۔ تو سکھائیں۔ شہری پر عزم لہجے میں بولا۔ کیسے سکھاؤں اور اب میم ہبہ بھی ہماری مدد نہیں کرینگی تم نے سب ختم کر دیا کیا ضرورت تھی اسے ٹھکانے لگانے کی۔ اس نے جو کہا تھا مجھے کہا تھا میں جواب دے دیتی تم کیوں بیچ میں آئے ۔ زینب غصے سے بولی تھی۔ میم اسکی ہمت کیسے ہوئی تھی آپ کے بارے میں اسقدر بکواس کرنے کی۔ میم میں آپکی آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھ سکتا۔ اگر کسی نے بھی آپ کو ہرٹ کرنے کی کوشش کی میں اسے برباد کر دونگا چاہیئے وہ کوئی بھی ہو۔ شہری جنونی انداز میں بول رہا تھا جبکہ زینب کو اپنا دل بند ہوتا محسوس ہو رہا تھا

میم آپ سکھائینگی نا مجھے۔ ہاں میم ہبہ نہ بھی سکھائیں میں سکھاؤنگی۔ چلو چلتے ہیں زینب اپنے جذبات پر قابو پاتی بولی۔

ہبہ اپنے کمرے میں اپنی سوچوں میں مگن تھی۔ حجاب چپ نہیں بیٹھے گی وہ ضرور تحقیق کروائیگی اور اگر شہری کا جرم ثابت ہوا تو وہ شہری کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس سے آگے ہبہ ایک لفظ بھی نہیں سوچ سکتی تھی۔ کچھ سوچتے ہوئے ہبہ نے کال ملائی دوسری طرف سے کال پک ہو گئی۔ جی میم بولیں۔ شہری کی کوئی تصویر ویڈیو میں نہیں آنی چاہیئے سب کٹ کر دو۔ اوکے میم اگر کوئی لینے آئے تو مت دینا اور اگر دو تو شہری کی پک نہ آئے۔ ہبہ آرڈر دیتے بولی۔ اب کیا کرنا ہے کیا شہری کو واپس بھیج دوں یا پھر مزید سکھاؤں۔ واپس بھیجنے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کا سوچ کر ہبہ کا دل بند ہو رہا تھا۔ سوچتے سوچتے ہبہ نیند آغوش میں چلی گئی۔ دوسری طرف زینب اپنی سوچ میں گم تھی۔ کیا میں میم کے خلاف بات کرونگی کیا میم برداشت کرلینگی۔ پہلی بات یہ ہے کہ میم شہری سے پیار کرتی ہیں اور دوسری بات یہ ہے کہ میم کو حجاب کا ڈر ہے۔ تیسری بات یہ کہ نہیں پتا شہری میم کو کاٹ کرتا بھی ہے یا نہیں۔ لہذا میں اپنی رائے کا اظہار کرونگی جب میم کر سکتی ہیں تو میں بھی کر سکتی ہوں اور میرے لئے شہری سے بڑھ کر کچھ نہیں ہے۔ جبکہ شہری خوش تھا ایک طرف ہبہ کے اقرار نے تو دوسری طرف زینب کی حمایت نے اسکی خوشی دو بالا کردی تھی۔

بنگلے کے باہر گاڑیاں رکنے آواز آئی تھی۔ میم گل جیت کر آگئی ہے۔ مریم کی آواز سنتے ہی حجاب نے اپنی آنکھیں کھول دی تھی۔ جشن کا ساں تھا سب کو یقین تھا اس زبردست فائٹر کو جو کہ حجاب کی ہونی والی نند ہے جیت کر ہی آئیگی۔ جیسے سب دروازے پر پہنچے تو گل کی ڈیڈ باڈی سامنے تھی۔ لڑکیوں کی چیخ نکل گئی مگر حجاب نے تفتیشی لہجے میں پوچھا کیا ہوا گل کو۔ حجاب ایسی ہی تھی اپنے آپ پر قابو رکھنے والی بارہ سال کی عمر میں فائیٹ شروع کی تھی اور پندرہ کی عمر میں ٹاپ پر تھی اس نے فائیٹ اپنے سوتیلے بھائی سے سیکھی تھی جو باہر سے اچھا اور اندر سے منافق تھا پھپھو نے حجاب کی پڑھائی کروائی اور گھر میں ہی ٹیچر رکھا اپنی ذہانت کی بنا پر یہ لڑکی سب کچھ جلدی سیکھ جاتی تھی دین و دنیا کی تعلیم کا حسین امتزاج اس کے پاس تھا BF ماں باپ بچپن میں ہی فوت ہو گئے تھے۔ میم گل ہار گئی۔ نمل افسوس سے بولی۔ کتنے پوائنٹ سے۔ 2: 0 سے اور اس کے بعد نمل نے جملہ ادھورا چھوڑا۔ اور کیا۔ حجاب غصے سے بولی۔ میم پھر فائیٹر نے اس پر وار کیا اور اسکی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

لات سلپ ہوئی اور مکا دل پر جا کر لگا اور گل ہمیں ہمیشہ کیلئے چھوڑ کر چلی گئی۔ نمل روتے ہوئے بولی۔ واٹ کیا بکواس ہے یہ ایسا کیسے ہو سکتا ہے گل اتنی آسانی سے ہار جائے۔ اور پھر گل کی موت۔ کیسے ہو سکتا ہے حجاب چیخ کر بولی تھی۔ جو کہانی حجاب نے سنی اس کے مطابق یہ ایکسیڈنٹ تھا۔ مگر حجاب آخر حجاب تھی ویڈیو چاہیے مجھے۔ حجاب نے آرڈر جاری کر دیا۔ میم بہت کوشش کی پر ویڈیو نہیں ملی اور میم ویڈیو کا کیا لینا ہے سب نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے فائیٹر سلپ ہو گیا تھا۔ نمل بولی تھی۔ مگر آگے حجاب کی جارحانہ محققانہ گفتگو سن کر سب کا منہ کھل گیا۔ بیوقوف لڑکی سلپ ہوتے ہوئے اتنا پاور فل مکا کیسے لگ گیا یا تو فائیٹر نے دھوکا دیا ہے یا پھر وہ واقعی بہت بڑا فائیٹر ہے۔ میم اتنی ہیوی فائیٹ صرف گنتی کے لوگوں کو آتی ہے اور جن کو آتی ہے وہ کسی کو نہیں سکھاتے۔ نمل جواب دیتے بولی۔ اگر کسی نے سکھا دی ہو تو۔ حجاب کے اس سوال کا جواب کسی کے پاس۔ نہیں تھا۔ مجھے وہ ویڈیو چاہیے بس۔ حجاب آرڈر دیکر نکل گئی۔

گل کو مری آج تیسرا دن تھا۔ اور حجاب اپنے کمرے میں آنسو بہا رہی تھی بلاشبہ گل اسکی بہنوں کی طرح تھی اور اسکے بھائی کی ہونے والی بیوی بھی۔ اگر اس کا جرم ثابت ہوا تو بہت بھیانک موت دونگی اسے حجاب بے دردی سے اپنے آنسو پوچھ رہی تھی۔ میم ویڈیو مل گئی ہے۔ مریم بولی تھی۔ بلاشبہ مریم اسکے سب سے قریب تھی اپنے بھائی معیز کے بعد سب سے زیادہ پیار اسے مریم سے ہی تھا اور مریم کو وہ اپنے جیسا بنانا چاہتی تھی۔ اوکے۔ اور حجاب ویڈیو دیکھنے لگی۔ آخر کار وہ اپنے مطلوبہ سین تک پہنچ چکی تھی۔ مگر ایک چیز حجاب کو پریشان کر رہی تھی وہ یہ تھی کہ فائیٹر کو چہرہ نہیں دکھایا گیا تھا بلکہ اسکی کمر والی سائیڈ دکھائی جا رہی تھی جس

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں وہ گل پر اپنے وار کر رہا تھا۔ مطلوبہ سین وہ بار بار دیکھ رہی تھی وہ دیکھنا چاہتی تھی کہ لات اگر پہلے سلپ ہوئی تو مجرم قصوروار نہیں تھا اور اگر بعد میں سلپ ہوئی تو وہ قصوروار ہے۔ مگر وہ حیران تھی دونوں چیزیں برابر سلپ ہوئی تھی اور حجاب اس صفائی پر حیران تھی

طویل وقت سے دیکھنے کے بعد حجاب نے نتیجہ نکالا کہ یہ ایکسیڈینٹ ہی ہے اتنی صفائی تو مجھ میں بھی مشکل سے آتی ہے یہ ایک اتفاق ہے اور پھر شہری ایک نیا فائیٹر ہے اس سے یہ سب ناممکن ہے اور آج حجاب پہلی بار دھوکا کھا چکی تھی یہ شہری کا ذہانت کا کمال تھا۔ سنو مریم مجھے اس لڑکے کی تمام ویڈیو چاہئے۔ حجاب کی اس انوکھی خواہش پر مریم کا منہ کھل گیا مگر وہ انکار نہ کر سکی۔ شہری کا انداز حجاب کو کسی کی یاد دلا رہا تھا۔

میم وہ لڑکی شہری کی ساری ویڈیو مانگنے آئی ہے۔ ہاں دے دو مگر شہری کا چہرہ نہیں آنا چاہئے۔ اوکے میم۔

ہبہ کے چہرے پر مسکراہٹ تھی اور زینب و شہری بہت

خوش تھے تینوں ناشتے کی ٹیبل پر جمع تھے۔

حجاب نے شہری کی ویڈیو مانگی تھی جبکہ زینب کے حلق میں نوالہ اٹک گیا۔ تو پھر میم آپ نے کیا کیا۔ زینب پریشانی سے بولی۔ ڈفر کرنا کیا ہے شہری کا چہرہ نہیں آیا تم اتنی بے وقوفی والی بات کر رہی ہو۔ سوری میم۔ زینب شرمندہ ہو کر بولی۔ وہ شہری کے بارے میں فکر مند تھی اس لئے یہ احمقانہ سوال کر گئی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حجاب دھوکا کھا گئی ہے۔ ہبہ مسکرا کر بولی تھی۔ واہ کمال کر دیا میرے شہزادے نے حجاب کو بھی پزل کر دیا ۔یاہو۔ جس طرح بچوں کی طرح ہنستے وہ بولی تھی

شہری اور ہبہ بڑی ادا اور پیار سے اسے دیکھ رہے تھے۔

اس نے باقی ویڈیو بھی مانگی ہے مگر اب وہ کچھ نہیں کر سکتی مگر کیوں مانگی ہے اسکا پتہ نہیں چل رہا۔

ہبہ سپاٹ لہجے میں بولی۔ زینب تمہارا نقاب کہاں ہے دو دن سے تم بغیر نقاب کے نظر آ رہی ہو۔ ہبہ غصے سے بولی۔ میم میں گھر پر نقاب اتارتی ہوں باہر تو نہیں۔ اور گھر میں شہری ہے مجھے اس پر پورا بھروسہ ہے ۔آج زینب نے ڈھٹائی سے جواب دیا تھا۔ جبکہ ہبہ کے دماغ میں خطرے کی گھنٹی بجی۔ اوہ واہ تمہیں شہری پر بھروسہ ہے۔ ہر تیسری لڑکی سے اسکے ناجائز تعلقات ہیں۔ پانچ دن پہلے یہ نور کے ساتھ روم میں تھا جو ہر دوسرے دن کسی لڑکی کے ساتھ ہو وہ تمہیں کیا چھوڑ دیگا۔

شہری کا سر شرم سے جھکا ہوا تھا اور وہ یہ جان چکا تھا کہ ہبہ اسکی ہر حرکت پر نظر رکھتی ہے۔ میم آپ بھی تو شہری کے سامنے آ جاتی ہیں اور وہ بھی بغیر دوپٹے کے۔ زینب طنز کرتے ہوئے بولی تھی۔ جبکہ ہبہ کو آگ لگ چکی تھی۔ مسئلہ کیا ہے تمہارا زینب۔ اب تم مجھے جواب دینے لگی ہو آج تک تمنے مجھ سے اسطرح بات نہیں کی آج کل تم بہت بد تمیز ہو رہی ہو اور یہ سب تب سے ہوا ہے جب سے تم شہری سے ملی ہو۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہبہ شہری کے عیب کھول رہی تھی وہ جانتی تھی زینب کے دل میں اگر شہری کیلیئے کچھ ہے تو نکل ائے زینب ایک باکردار پردہ دار لڑکی تھی۔وہ شہری کو ایکسیپٹ نہ کرے اور ہبہ یہ بھی جانتی تھی شہری آگے جاکر سدھر جائیگا۔لہذا ہبہ اپنا پتا پھینک رہی تھی۔آخر چل کیا رہا ہے تمہارے دماغ میں۔ہبہ چیخ کر بولی تھی۔

میم آپ نے بھی مجھے کبھی نہیں ڈانٹا ہمیشہ پیار ہی دیا۔مگر جب سے شہری آیا آپ بلکل بدل گئی ہیں کل آپ نے مجھے جان سے مارنے کی دھمکی دی تھی۔اگر شہری کو کچھ ہوا تو میں کسی کو نہیں چھیڑونگی۔میم آپ کے دماغ میں کیا چل رہا ہے۔شہری کیا کرتا ہے مجھے پتا ہے مگر آپ شہری کی لائف میں کیوں دخل دے رہی ہیں۔زینب پر سکون لہجے میں بولی تھی۔

دور رہو شہری سے۔ہبہ پھر چیخی تھی۔وجہ۔زینب حقارت بھرے لہجے میں بولی۔محبت ہے میری۔ہبہ پھر چیخی۔میری بھی ہے۔اب زینب چیخ کر بولی تھی۔

جبکہ شہری کا دماغ چکرا گیا تھا شہری یہ سب سننے کا عادی تھا مگر آج کی جنگ محبت کی جنگ تھی۔

زینب یہ کیا بکواس ہے تم جانتی تم کیا کہہ رہی ہو۔ہبہ اپنے راستے میں کانٹے برداشت نہیں کرتی اور اپنی چیزیں شیئر نہیں کرتی اگر مرنا ہے تو بتادو۔

میم بکواس نہیں حقیقت ہے اگر آپ جذبات کا اظہار کرسکتی ہیں تو میں کیوں نہیں اس بار زینب کی آواز میں لرزہ طاری تھا آنسو ٹوٹ کر گر رہے تھے۔اور زینب کے آنسو دیکھ کر شہری کا دل کٹ کر رہ گیا تھا جبکہ ہبہ

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بھی پریشان ہو گئی تھی اس وقت ہبہ منجدھار میں پھنسی تھی ایک طرف اسکی محبت تھی اور دوسری طرف اسکی بہن جیسی اسٹوڈنٹ زینب کی محبت تھی۔یہی وجہ تھی کہ بار بار ہبہ کا ہاتھ اس کی گن پر جا کر واپس آرہا تھا۔ٹھیک پھر شہری فیصلہ کرے گا ایم سوری زینب مجھے تمہارے جذبات کو سمجھنا چاہیے تھا ہبہ ہارے ہوئے لہجے میں بولی۔ہبہ کو ڈر تھا شہری اسے ریجیکٹ نہ کردے کیونکہ کردار بیشک اسکا اچھا سہی بٹ کچھ کمی اس میں تھی۔جبکہ زینب خوش تھی کیونکہ ہر مرد چاہے کتنا ہی بد کردار ہو بیوی ولیہ مانگتا ہے۔ٹھیک ہے میم مجھے منظور ہے۔زینب پرسکون لہجے میں بولی۔میں میم ہبہ سے پیار کرتا ہوں۔شہری اس فیصلے نے زینب کو توڑ دیا تھا اس میں کھڑے ہونے کی ہمت نہیں تھی مگر۔شہری نے جملہ ادھورا چھوڑا۔کیا شہری۔ہبہ پریشانی سے بولی۔میم زینب کی عزت میرے دل میں زیادہ ہے اور ان کی آنکھ میں ایک آنسو نہیں دیکھ سکتا۔شہری نے آگے بڑھ کر زینب کا ہاتھ تھام لیا تھا اور اس کے آنسو صاف کردئے تھے جبکہ زینب کو ایسا لگا جیسے نئ روح اس کے بدن میں آئی ہو۔یہ منظر دیکھ کر ہبہ جا چکی تھی۔

ہبہ کے جانے کے بعد زینب نے چہرہ اٹھا کر شہری کو دیکھا تو وہ مسکرا رہا تھا زینب بھی مسکرانے لگی۔

شہری جب تم میم ہبہ سے پیار کرتے ہو تو ان کا انتخاب کیوں نہیں کیا۔یہ سنتے ہی شہری کی مسکراھٹ غائب ہو گئی۔میم میں نے زندگی میں بہت سے طوفان دیکھے ہیں بہت سے لوگوں سے دھوکا کھایا ہے جن کو اپنا مانا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

انہوں نے پیٹھ پر چھرا گھونپا جن سے مدد مانگی وہ منہ موڑ گئے۔ جن کو چاہا دور ہو گئے۔ انا پرست لوگوں نے میری دنیا برباد کر دی زندگی میں جب بھی کچھ اچھا ہوتا نظر آیا کسی نہ کی وجہ سے ختم ہو گیا۔ میم میں نے کبھی سکون نہیں پایا۔ مجھے افسوس ہوتا ہے اپنے پیدا ہونے پر۔ اب مزید کوئی دکھ برداشت کرنے کی ہمت نہیں ہے مجھ میں۔ نفرت ہے مجھے رشتوں سے محبت سے۔ میں کیا تھا اور کیا بن گیا۔ میم میرے اندر ایک لاوا ابل رہا ہے پر میں اسے باہر نہیں لا سکتا۔ میں اپنا غم دکھ کسی سے نہیں کہہ سکتا۔ اتنا بے بس ہوں۔ میم میں زندگی گزار رہا ہوں۔ یہ انسان جو عیاشی کرتا ہے بدکردار ہے ہنستا مسکراتا ہے اس کے اندر ایک ٹوٹا ہوا انسان ہے وقت نے کیا سے کیا کر دیا۔ بخت کے تخت سے یک لخت ہارا ہوا شخص۔ تم نے دیکھا ہے جیت کر ہارا ہوا شخص۔

وہ کونسا دن ہے جب جو میرا چین سے گزرا ہو وہ کونسی رات ہے جب مجھے چین نیند آئی ہو۔ ہر وقت وہ آوازیں وہ دکھ میرا پیچھا نہیں چھوڑتے۔ میں چاہتا ہوں میرا حافظہ چلا جائے تاکہ میں ماضی کا سب کچھ بھول جائوں۔

یاد ماضی عذاب ہے یارب۔ میرا حافظہ مجھے بھلا دے

میم میں جل رہا ہوں پر کوئی پانی مجھے ٹھنڈا نہیں کر سکا۔ میم مجھے اپنے سوالوں کے جواب چاہیئے پر افسوس کوئی دینے والا نہیں۔ خود سے جواب دیکر میری عقل بند اور سینہ تنگ ہو چکا ہے رہی بات میم ہبہ کو ریجیکٹ

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کرنے کی تو بات یہ ہے کہ میم اگر مجھ سے پیار کرتی ہیں تو انھیں قربانی دینی ہو گی۔انھیں آپ کو برداشت کرنا ہو گا میں نے آپ کو ایکسیپٹ کیا ہے کیونکہ آپ کے اندر انا نہیں ہے۔کل کو اگر میں کوئی اور لڑکی اپنی زندگی میں لیکر آتا ہوں تو آپ برداشت کرلو گی مگر میم ہبہ یہ سب نہیں کر سکتی تم نے دیکھا نہیں کتنی بار انہونے اپنی گن اٹھانے کیلئے ہاتھ بڑھایا۔

وہ کسی اور کیساتھ شیئر نہیں کر سکتی۔میں جھک جھک کر تنگ آگیا ہوں زبردستی مجھے بہت بری لگتی ہے۔بس یہی وجہ ہے میم ہبہ کو ریجیکٹ کرنے کی۔اور آپ بھی اچھی طرح سوچ لیں اگر کوئی تیسرا چوتھا پانچواں تو کیا آپ برداشت کرلینگی اگر جواب نہیں ہے تو پھر ایم سوری میم۔غصے سے لال ہوتے شہری بول رہا تھا۔اور زینب آج حیران ہوئی تھی۔یہ شخص جو ہنستا مسکراتا ہے اندر سے اتنا ٹوٹا ہوا ہو گا اسے اندازہ نہیں تھا۔میں تمہارے ساتھ ہوں ہر جگہ پر ہر وقت پر ہر مشکل میں۔تمہاری طرف بڑھا ہر ہاتھ میں توڑ دونگی جس نے تمہیں تکلیف دی اسے برباد کرکے رکھ دونگی۔مگر ایک

تمہاری ایمانداری کی بنا پر میں سب برداشت کرونگی۔

مگر ایک وعدہ کرو کبھی مجھے چھوڑو گے نہیں میرے ساتھ زیادتی نہیں ہو گی۔زینب نم لہجے میں بولی۔

یہ سنتے ہی شہری کے ہونٹ پر مسکراہٹ آگئی قیک جھٹکے سے زینب کو اپنی طرف کھینچا زینب کٹتی پتنگ کی طرح اسکے سینے سے آلگی اپنے ہاتھ سے زینب کا چہرہ اوپر کرکے اس پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا۔ایسے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

خوبصورت چہرے کو جو چھوڑ دے اس سے زیادہ بے وقوف کوئی نہیں ہو گا۔زینب کا دل بند ہو رہا تھا۔یہ سب ٹھیک نہیں ہے شادی سے پہلے زینب اسے لرزتے ہوئے بولی۔سوری زینب ماتھے پر مہر ثبت کرتے بولا۔ایک نمبر کے لوفر لفنگے ہو۔زینب غصے سے بولی۔اب چلتے ہیں ورنہ مجھ سے قابو نہیں ہوتا۔شہری آنکھ مارتے ہوئے بولا۔دونوں کمرے سے نکلے تو دیکھا ہبہ سپاٹ لہجہ لئے دیوار سے ٹیک لگا کر سگریٹ پی رہی تھی۔دونوں دیکھتے ہی ڈر گئے مطلب وہ انکی سب باتیں سن چکی تھی۔کیونکہ۔ایک ڈر اب بھی باقی تھا کہیں ہبہ دونوں کو ہی نہ مار دے۔کیونکہ ہبہ کا مقابلہ وہ ملکر بھی نہیں کر سکتے تھے۔زینب تم جاؤ میں ہبہ سے بات کرنا چاہتا ہوں۔نہیں میں اکیلا چھوڑ کر نہیں جا سکتی۔زینب نے جان چھڑانے والے انداز میں کہا۔کیونکہ اسے ڈر تھا شہری کو کھو دینے کا۔میں نے کہا نا جاؤ۔ایک شرط پر

میم اپنی گن ادھر میرے حوالے کر دیں۔زینب سپاٹ لہجے میں بولی۔شہری نے افسوس سے زینب کو دیکھا

جبکہ زینب کی اس مجرمانہ سلوک پر ہبہ کے کش لگاتے ہونٹ رک گئے اور نتیجہ میں دھواں اندر نہ جانے کی بناپر ہبہ نے بری طرح کھانسنا شروع کر دیا۔شہری آگے بڑھ کر ہبہ کو تھامنے لگا جبکہ زینب آگے اور بولی میم آپ ٹھیک ہیں۔ہمم۔تھکے ہوئے لہجے میں ہبہ بولی تھی۔میم میرا وہ مطلب نہیں تھا میں ڈر گئی تھی۔اپنی دوست جیسی میم کھو چکی ہوں اپنی محبت نہیں کھونا چاہتی زینب زمین پر بیٹھ کر رونے لگی۔شہری کا دماغ ابل رہا تھا۔شٹاپ زینب یہ کیا بچگانہ حرکت ہے تم اتنی بے وقوف بن گئی ہو اندازہ نہیں تھا۔پہلی بات ہم دونوں میم کے خاص اسٹوڈنٹ ہیں دوسری بات میں میم کی محبت ہوں تیسری بات میم اندر وعدہ کر کے آئی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہیں وہ دخل اندازی نہیں کرینگی میم اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتی۔ تمنے میم کو تکلیف دیکر مجھے تکلیف دی ہے۔ چلو معافی مانگو میم سے۔ شہری ایک جھٹکے سے زینب کو کھڑا کرکے بولا۔ زینب ہبہ کے سامنے آئی اور بولی سوری میم۔ ہمم۔ کہکر زینب کو ہبہ نے اپنے گلے سے لگالیا میں سمجھ سکتی ہوں زینب میں تمہیں ہمیشہ خوش دیکھنا چاہتی ہوں۔ تمہارے علاوہ میرا ہی کون۔ رونا بند کرو تمہارے لئے سب برداشت کرلونگے میں زینی۔ پہلی بار زینب کو کسی نے نک نام سے پکارا تھا۔ مگر زینب روئے جارہی تھی ہبہ کا یہ پیار کافی دن بعد محسوس کررہی تھی۔ ارے واہ مزا آگیا میں تو سمجھا تھا. یہ بلیاں ایک دوسرے کو کاٹ کھائینگی۔ مگر یہ تو صلح کرچکی ہیں۔ شہری نے ماحول خوشگوار بنایا۔

زینب مسکراتے ہوئے ہبہ سے الگ ہوئی مگر ہبہ بھڑک گئی۔ یہ بلی کسے کہا ہے۔ تمہیں کہا ہے دیکھو جنگلی بلی کی طرح مجھے گھور رہی ہو۔ شہری اب بھی باز نہ آیا۔ میری میم تو شیرنی ہے زینب فخریہ انداز میں بولی۔ اچھا مگر دم تو نظر نہیں آرہی۔ شہری ہنستے ہوئے بولا۔ ہبہ نے گھوم کر ایک کک شہری کو لگائی اور شہری اپنا ہاتھ سہلانے لگا۔ اگر میں بلی ہوں تو پھر زینب کیا ہے ہبہ چیخ کر بولی کیونکہ شہری ہبہ کو نشانہ بنارہا تھا۔

زینب تو خوبصورت ہرنی ہے جسکے شکار الگ ہی مزا ہے۔ شہری اب بھی موڈ میں تھا۔ کمینہ لفنگا لوفر زینب شرم سے سر جھکا کر بولی۔ ہم سب ایک ساتھ رہینگے۔ زینب چہکتے ہوئے بولی۔ ہمم۔ ہبہ پر عزم لہجے سے بولی

۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تینوں ایک ساتھ اپنا ہاتھ دیا۔ مگر ایک مسئلہ ہے شہری پریشان لہجے میں بولا۔ کیا۔ ہبہ اور زینب دونوں بولی۔

ہم تینوں ایک ساتھ روم میں نہیں رہ سکتے۔ شہری ہاتھ چھڑوا کر بھاگ گیا۔ بڑے بڑے کمینے دیکھے مگر اس جیسا نہیں دیکھا زینب شرم بھرے لہجے میں بولی۔ ایک منٹ بھی نہیں گزرا تھا شہری پھر آ گیا۔ تم نکلو یہاں سے ورنہ مجھے کچھ اور کرنا پڑیگا زینب اسے خونخوار نظروں سے دیکھتی بولی۔ ایک اہم بات بتانی ہے۔ ہمارے بچے بھی ایسے ہی رہینگے۔ شہری مسکرانے لگا۔ یہ کمینہ نہیں جائیگا ہم ہی چلتے ہیں زینب نے مکا شہری کو مارتے ہوئے کہا۔ یہ تو معیز سے بھی بڑا کمینہ ہے ہبہ افسوس سے بولی جبکہ زینب کا منہ معیز کا نام سنتے ہی اداس ہو گیا جبکہ ہبہ نے فورا کہا سوری زینب۔ شہری پریشان ہو گیا۔ یہ معیز تو حجاب کا بھائی ہے کیا مسئلہ ہے اسکا زینب شہری تفتیش بھرے لہجے میں بولا۔ چھوڑو۔ زینب کا جان چھڑانے والا انداز تھا نہیں بتاؤ۔ شہری ضد میں آ گیا ۔معیز نے زینب کو پرپوس کیا زینب نے ریجیکٹ کر دیا تو اس نے زینب کے ساتھ زبردستی کی کوشش کی مگر ہمنے اس کی کوشش ناکام کر دی ہوا کچھ یوں تھا۔ ابھی ہبہ مزید تفصیل کرتی۔ بس۔ شہری چیخا تھا۔

زندہ نہیں چھوڑ نگا اس کتے کو۔ ٹکڑے ٹکڑے کر دونگا اس کمینے کے۔ شہری لال آنکھوں سے بولا۔ کہاں ملیگا وہ۔ شہری غصے سے پوچھتے ہوئے بولا۔ صبر کرو ابھی تم اسکا مقابلہ نہیں کر سکتے ابھی تمہیں اور آگے سیکھنا ہے۔ ہاں پنجاب ٹورنامنٹ میں تم اسکا سامنا کروگے۔

اور جان سے مارنے کی ضرورت نہیں ہمنے حساب چکتا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کر دیا تھا۔ تمنے بس اس سے فائیٹ جیتنی ہے۔ ہبہ شہری

سمجھاتے ہوئے بولی۔ شہری سمجھ گیا اور ہبہ کے ماتھے پر اپنی مہر ثبت کرتا چلا گیا زینب کا منہ جھکا ہوا تھا

اس لئے وہ دیکھ نہیں سکی۔ چلو زینب ہبہ کو لیکر چلی۔

حجاب کتاب کا مطالعہ کر رہی تھی اچانک مریم روم میں آئی۔ میم ساری ویڈیو لے لی ہے۔ اوکے گڈ۔ مریم چلی گئی اور حجاب ساری ویڈیو دیکھنے لگی۔ پہلی ویڈیو میں حجاب نے دیکھا ایک ہی وار میں گیم ختم ہو گئی۔

حجاب ساری ویڈیو دیکھنے لگی۔ مگر آگے کی ویڈیو مختلف تھی۔ حجاب حیران ہو رہی تھی اس لڑکے کا لڑنے کا انداز مختلف تھا کبھی کسی فائیٹر کے روپ میں کبھی کسی کے۔ اور زینب اور ہبہ کے انداز بھی اسکے اندر تھے۔ یہ بات حجاب کو پریشان کر رہی تھی۔ زینب اور ہبہ کا انداز یہ کیسے اختیار کر سکتا ہے ان کا انداز اتنا آسان نہیں تھا ۔ حجاب سوچ کر بولی۔ حجاب کی کی تیز نظریں دیکھ ہی تھی یہ لڑکا جان کر سامنے والے فائیٹر کو موقع دیتا ہے اگر چاہے تو ایک ہی وار میں فائیٹر کو

ختم کر دے۔ پھر حجاب نے اسکی فائنل اور فرسٹ میچ کی ویڈیو ایک ساتھ دیکھی دونوں میں وہ فائیٹر کی ہڈی موڑ دیتا ہے مگر فائنل میں یہ شخص اتنی زور سے ہڈی نہیں موڑی اور دوسری چیز اس نے فائنل بڑے جارحانہ انداز میں لڑا۔ فائیٹر کو موقع ہی نہیں دیا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کہیں اس نے گل کو جان سے مارنے کیلیئے اتنا سخت لڑا۔ مگر ایسا بھی تو ہو سکتا ہے فائنل میں یہ کوئی رسک ہی نہ لینا چاہتا ہو۔ یہ ایکسیڈنٹ ہے۔ مگر اس لڑکے کا چہرہ کیوں نہیں دکھایا جارہا۔ حجاب سوچتے ہوئے بولی۔ خیر مجھے کیا لینا اسکے چہرے سے اگر لاہور میں جیت گیا تو کیا۔ پنجاب ٹورنامنٹ میں اگر یہ پہنچا تو بھائی معیز سے نہیں جیت پائیگا۔ حجاب کے چہرے پر یہ سوچتے ہوئے مسکراہٹ آگئ۔ بٹ بھائی معیز کو کیا جواب دونگی ۔حجاب یہ سوچ کر پریشان ہوگئی۔

میم بھائی معیز آگیا ہے۔ مریم نے آکر حجاب کو خبر دی۔ اوکے حجاب خوش بھی ہوئی اور دکھی بھی۔ کیسی ہو ۔معیز نے پوچھا ٹھیک اور آپ بھائی۔ میں بھی ٹھیک معیز بیزاری سے بولا۔ گل نظر نہیں آرہی۔ معیز نے پوچھا۔ بھائی وہ اب نہیں رہی فائنل میں وہ قتل ہو چکی ہے۔ واٹ کیا بکواس ہے گل اور قتل اور وہ بھی فائیٹ میں۔ کون تھا فائیٹر۔ معیز چیخ پڑا بھائی فائیٹر کی غلطی نہیں یہ ایکسیڈنٹ ہے میں نے کھوج لگالی ہے۔ حجاب نے جلدی جلدی بولا۔ اوہ تو پھر تمہاری غلطی ہے۔ تمنے میری منگیتر کو مروادیا۔ تم ہو ہہ منحوس۔ تم پکدا ہوئی تو ماما اور اس کے بعد پاپا چلے گئے۔ تم کب دفع ہو رہی ہو۔ شادی کیوں نہیں کر لیتی۔ بس بہت ہو گیا اب بہت جلد تمہاری شادی ہوگی حجاب کو دھکا دیتی معیز باہر نکل گیا۔ جبکہ حجاب روتی ہوئی مریم کے روم میں آئی کیا ہوا میم اس کو روتے دیکھ مریم نے کہا۔ بھائی نے ڈانٹا ہے حجاب روتے ہوئے بولی۔ مت رویا کرو اس

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

معصوم چہرے پر آنسو اچھے نہیں لگتے اس چہرے کیلئے تو لوگ خون کی ندیاں بہا سکتے ہیں۔اور تمہارے بھائی بہت برے ہیں ان کا رویہ ٹھیک نہیں ہے تمہارے ساتھ۔

ایسے مت بولو میرا ایک ہی بھائی ہے حجاب نم لہجے میں بولی۔ مگر وہ کچھ غلط نہ کر دیں ان کی وجہ سے کافی نقصان ہوا ہے اور ہبہ زینب بھی ہماری دشمن بن گئی ہیں۔ مریم نے اسے اسکے بھائی کی اصل حقیقت بتائی ۔تم میرے بھائی کو بد کردار کہہ رہی ہو۔ حجاب غصے سے بولی۔ آپ اپنے بھائی کی محبت میں اندھی ہو چکی ہیں مریم نے حجاب کو افسوس سے دیکھ کر

باہر جانا ہی مناسب سمجھا جبکہ حجاب بھی نکل گئی۔

کہاں ہو تم فائیٹ پر توجہ دینے کے بجائے گلچھرے اڑا رہے ہو۔ ہبہ غصے سے بولی۔ کیا ہو گیا ہے گھر مدرسہ سب جگہ وقت دینا پڑتا ہے۔ ہمم فائیٹ پر بھر پور توجہ دو۔ پنجاب ٹونامنٹ میں بس دو مہینے ہیں آج سے اپنا نیا اسٹیپ شروع کرو۔ جی میم۔ شہری نے سر ہلایا۔

کیا ہو رہا ہے زینب نے آکر سوال کیا۔ زینب آج سے اسکو اگلے اسٹیپ دکھاؤ۔ جی میم میں اسی کے بارے میں ہوئے حسیں بات کرنے آ رہی تھی۔ اچانک ہبہ کے فون پر کال آئی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہمم ٹھیک ہے خیریت سے جائو۔ ہبہ نے بیزاری سے فون بند کرتے ہوئے کہا۔ معیز آگیا ہے اور آتے ہی حجاب کو برا بھلا کہا ہے مریم آج اپنے شہر جا رہی ہے۔ ہبہ سپاٹ لہجے میں بولی۔ میم یہ مریم کون ہے ۔۔۔شہری نے سوال کیا۔ حجاب کی سب سے خاص دوست اور ہماری بھی۔

اوہ لگتا ہے گل کے جانے کا افسوس ہے معیز کو۔ شہری سوچتے ہوئے بولا۔ وہ کمینہ کسی چیز کا افسوس نہیں کرتا ۔بس حجاب کو ذلیل کرنے کے بہانے ڈھونڈتا ہے۔ حجاب کما کر دے رہی ہے اسے اور عیاش ہے ساری دولت اپنے نام کرنا چاہتا ہے۔ ہبہ سپاٹ لہجے میں بولی۔

میرا بھائی ایسا ہوتا کب کا اوپر پہنچا دیتی۔ اب زینب نے بھی اپنا حصہ ڈالا۔ میم ہم مریم سے کیوں تعلق رکھتے ہیں جبکہ وہ حجاب کی دوست ہے۔ وہ صلح کروانا چاہتی ہے اس کے مطابق حجاب بے قصور ہے مگر ہمارے نزدیک حجاب جان کر ایسا کرتی ہے اسے اپنے بھائی کے کرتوتوں کا پتہ ہے بس وہ ہر دہ ڈالتی ہے۔ ہبہ نے اپنی رائے بتائی۔ میم ہو سکتا ہے یہ لڑکی کوئی کھیل کھیل رہی ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے معیز نے حجاب کو بے وقوف بنادیا ہو اور حجاب اسکی باتوں میں آگئی ہو آخر اکلوتا بھائی ہے اسکا۔ اور صلح جنگ سے بہتر ہے کیا ہماری حجاب سے صلح نہیں ہو سکتی۔ اگر حجاب ہماری بات مانے اور اپنے بھائی کو ہمارے حوالے کر دے تو ہم بھی صلح کر لیں۔ ہمم صحیح کہا مگر حجاب یہ سب مر کر بھی نہیں کریگی۔ ہبہ پر یقین لہجے میں بولی۔

وہ معیز کو چھوڑے نہ چھوڑے میں نہیں چھوڑ نگا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پھر حجاب کو بھی دیکھ لینگے اگر قصور وار نکلی تو اسکا حال بھی معیز جیسا ہو گا ورنہ چھوڑ دینگے۔

کیا کہتی ہو تم دونوں شہری نے دونوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔ بلکل معقول بات ہے مگر حجاب کیلئے ہمارے دل میں کوئی ہمدردی نہیں ہے اس نے بہت دکھ دئے ہمکو۔ ہمارے کئی فائیٹر بے قصور مارے گئے۔ ہبہ غصے سے بولی۔ مانا کہ وہ ذہین۔ تجربہ کار حسینہ ہے مگر اس نے ہمارے ساتھ اچھا نہیں کیا۔ بس سگریٹ پینے اور جینز پہننے کے جرم میں مجھے پتا نہیں کیا کیا بول دیا حالانکہ مجھے شہری کے علاوہ کسی لڑکے نے اس حالت میں نہیں دیکھا۔ ہبہ افسردہ لہجے میں بولی۔ کاش حجاب ہمارے ساتھ ہوتی تو ہماری طاقت کچھ اور ہی ہوتی۔ مگر ہم چاہ کر بھی حجاب کیلئے نرم رویہ اختیار نہیں کر سکتے۔ زینب افسوس بھرے لہجے میں بولی۔ میم اگر مریم معیز کی کاروائی جانتی ہے کہیں ایسا نا ہو معیز بھی مریم کے بارے میں جانتا ہو ورنہ وہ مریم کو نہیں چھوڑیگا۔ شہری نکتہ دانی کرتے اپنا اندیشہ بتانے لگا۔ ہاں یہ تو ہمنے سوچا نہیں جو اپنی بہن کو قتل کرنا چاہتا ہو وہ مریم کو بھی نہیں چھوڑیگا۔ ہبہ سپاٹ لہجے میں بولی۔ میم ہمیں مریم کا کیا فائدہ۔ زینب بیزاری سے سوال کرتے بولی ۔ ہمیں یہ تو پتا رہتا ہے وہاں کیا ہو رہا ہے۔ ویسے زینب شہری تمسے زیادہ سمجھدار ہے۔ ہبہ زینب کو چڑا کر بولی ۔ اور آپ سے بھی۔ زینب نے لٹ مار جواب دیا۔ ہمم ہبہ شہری کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔

مریم سامان پیک کر کے کمرے سے نکلی تو سامنے معیز کو کھڑے پایا۔ تم اگر اپنی چالوں سے باز نا آئی تو میں تمہارا بہت برا حشر کرونگا۔ معیز غصے سے بولا۔ کیا مطلب بھائی۔ مریم پر سکون لہجے میں بولی۔ حجاب سے دور رہو اسکی فکر کرنے اور اسے بچانے کا ٹھیکا تمنے نہیں لیا۔ اگر تم میری بات مان لو تو پیسہ بھی ملے گا اور پیار بھی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

۔معیز خباثت سے ہنستے ہوئے بولا۔تو تم مجھے خرید رہے ہو گھٹیا انسان۔تم اپنی پھول جیسی بہن کیساتھ کیا کر رہے ہو تم جانتے بھی ہو۔مریم غصے سے بولی۔تو تم نہیں مانو گی۔معیز غصے سے بولا۔اپنی گھٹیا او فرا اپنے پاس رکھو کوئی دوسری گل ڈھونڈ لو

وہ تمہارا کام کریگی۔آئندہ بعد تم اس گھر میں نظر نہیں آئو گی۔وہ کیوں۔مریم حقارت سے بولی۔

حجاب ایک دم معیز چلایا جبکہ مریم ناسمجھی سے اسے دیکھنے لگی۔چند سیکنڈ بعد حجاب بھی آ گئی۔کیا ہوا بھائی ۔حجاب نے سوال کرتے کہا۔تمنے غدار بھی پال رکھے ہیں۔معیز نے طنز کیا۔کیا مطلب بھائی۔حجاب نے نا فہمی سے اسے دیکھا۔یہ تمہاری سب سے قریبی دوست مریم غدار ہے یہ ہبہ کو ہماری باتیں چھپ کر بتاتی ہے۔لو ریکارڈنگ سنو۔حجاب نے حیرانی سے ریکارڈنگ سنی جس میں وہ ہبہ کو معیز کے آنے کا بتا رہی تھی ۔حجاب کا چہرہ سرخ ہو گیا آگے بڑھ کر ایک تھپڑ اس نے مریم کو رسید کیا۔نکل جائو میرے گھر سے ورنہ یہیں گاڑ دونگی۔حجاب چیخ پڑی۔مریم نے اپنا سامان اٹھایا تو نکل گئی۔وہ جانتی تھی کوئی اس پر یقین نہیں کریگا اور غداری کا ٹھپہ الگ لگ گیا۔معیز مجھے نہیں چھوڑیگا مجھے ائیرپورٹ سے سیدھا لاہور جانا ہے۔اڈے والے رکشے کو اس نے ائیرپورٹ کی طرف چلوا دیا۔معیز لگتا ہے وہ حسینہ بھاگ گئی۔بھاگے گی کہاں ادھر ہی کہیں چھپی ہو گی۔وہ ادھر سے ہی جاتی ہے۔معیز بڑبڑانے لگا۔جب کافی دیر بعد مریم نہ ملی تو

معیز نے ائیرپورٹ کا رخ کیا مگر فلائیٹ جا چکی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تم نے میری ساتھ دھوکا کیا مریم افسوس ہے تمنے میرا بھروسہ توڑ دیا میری بھائی کو میری نظروں میں ذلیل کرنا چاہا تم اتنی اچھی تھی۔ حجاب آنسو بہا رہی تھی۔

ہبہ۔زینب تمہیں میں عبرت بنا دو نگی۔ تمنے مجھ سے میری سب سے پیاری دوست چھین لی۔ حجاب اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے بولی۔

مریم نے لاھور ائیر پورٹ پہنچ کر رکشہ لیا اور سیدھی زینب کے کلب پہنچی مگر دروازے پر نور نے روک لیا۔ تم

حجاب کی دوست ہو تمہیں اندر جانے کی اجازت نہیں

نور اسے روکتے ہوئے بولی۔ میں زینب کی بھی دوست ہوں۔ مریم غصے سے بولی۔ مجھے نہیں پتا بس تم اندر نہیں جا سکتی اگر مرنا ہے تو بتا دو۔ نور غصے سے بولی۔

دیکھو میری زینب ہبہ سے بات کروا دو اگر انہوں نے منع کیا تو میں خود چلی جاؤ نگی۔ مریم عاجز آ کر بولی۔

میم کا وقت بہت قیمتی ہے نکلو یہاں سے۔ نور بولی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نور یہ کس چیز کا شور ہے کون ہے یہ لڑکی اور کیا کہ رہی ہے۔شہری یہ حجاب کی دوست مریم ہے میم سے ملنے آئی ہیں تمھیں تو پتا ہی ہے حجاب کے لوگوں کا ہیں داخلہ منع ہے۔نور اسے صور تحال سے آگاہ کرتے بولی

دوپر سکون لہجے میں گویا ہوا۔شہری کی آواز پر مریم پلٹی تو حیران رہ گئی۔لڑکا وہ بھی زینب کے کلب میں۔اور اسکا اتنا اثر ورسوخ کیسے ہے اور اتنا کیوٹ۔مریم

کے دماغ میں ایک سوچ آئی اور دوسری گئی۔جائو۔نور بیزاری سے بولی۔مریم اندر آکر ہبہ زینب کو ڈھونڈنے لگی۔آخر کار وہ دونوں اسے ایک ساتھ بیٹھی ہوئی ملی۔

مگر آج حیرانی کی بات تھی کوئی تیسری چیئر رکھی تھی۔ہبہ سگریٹ اور بوتل پی رہی تھی جبکہ زینب کافی سے لطف اندوز ہو رہی تھی۔ہائے ہبہ ہائے زینب۔تم۔تم یہاں کیسے اور تمھیں اندر کسنے آنا دیا ہبہ غصے سے بولی ۔میں بہت مشکل میں ہوں معیز میرے پیچھے پڑ گیا ہے اب وہ حجاب کو بھی نہیں چھوڑیگا۔اس نے مجھے تم سے بات کرتے دیکھ لیا تھا اور اس نے وہ ریکارڈنگ حجاب کو سنادی اور حجاب نے مجھے غدار قرار دے دیا وہ کھڑے کھڑے ہی بولی۔دیکھو مریم ہمنے تمھیں نہیں کہا تھا ہمیں وہاں کی باتیں بتایا کرو ۔دوسری بات تمہاری زبان کہا تھی جب جب حجاب تمھیں غدار کہ رہی تھی تمہاری زبان اس وقت کہاں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تھی۔اور تیسری بات تم ہمارے پاس کیوں آئی ہو۔ ہبہ طنز کے دریا بہا رہی تھی اور مریم کے آنسو بس نکلنے لگے تھے۔

اگر اس دن تمنے ہمارا ساتھ دیا ہوتا تو آج صورتحال الگ ہوتی۔ تمہیں منع کیا تھا حجاب کی طرف جانے سے ۔زینب افسوس سے اسطرح دیکھتے بولی۔کیسے چھوڑ دیتی وہ حجاب کو جان سے مار دیتا۔مریم نے عذر بیان کیا ۔مار تو وہ ابھی دیگا۔ہبہ طنز کرتے بولی۔ایسے نہ بولو۔مریم نے تڑپ کر کہا وہ بے قصور ہے۔بے قصور نہیں بے حس ہے ہبہ نے فوراجوابی کاروائی کرتے کہا۔میں تمہارے پاس نہ آتی ابھی وہ یہ جملہ مکمل بھی نہیں کر پائی تھی کہ تیسری کرسی پر شہری آگیا اور آتے ہی ہبہ کے ہاتھ سے سگریٹ لیکر پینے لگا اور ساتھ بوتل بھی۔

مریم دنگ رہ گئی کتنی محبت سے وہ ایک دوسرے کی جھوٹی سگریٹ اور کولڈرنک پی رہے تھے۔مجھے اپنی عزت جانے کا ڈر ہے اگر میری عزت چلی جائے تو میرے گھر والوں کو بتادینا کہ میں بدکردار نہیں تھی ۔مریم نے رو کر کہا اور جانے لگی۔رکو زینب نے خاموشی توڑ کر کہا کچھ نہیں ہوگا ہم تمہارے ساتھ ہیں۔زینب یہ سب کیا ہے۔ہبہ غصے سے بولی۔میم عزت جانے کا خوف کیا ہوتا ہے میں محسوس کر چکی ہوں ۔زینب نے دکھتے لہجے میں کہا۔ہمارے لئے کام کروگی۔شہری نے مریم سے پوچھا۔حجاب کو مارنے کے علاوہ ہر کام کرونگی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

شٹاپ شہری کی آواز آئی حجاب تمہارا درد سر نہیں ہے اگر واقعی وہ قصوروار ہے تو اسے ہمسے کوئی نہیں بچا سکتا ۔اگر لا علم ہے تو اس کی جان نہیں لیجا ئیگی۔

ہاں اسے سزا ضرور دی جائیگی۔ ہم اپنے نقصان کا بدلہ ضرور لینگے۔اور یہ سب میں تمہاری حفاظت کے بدلے نہیں کہ رہا۔عام بات کرر ہا ہوں ہمارے ساتھ کام کرنا چاہو گی۔ وہ شہری کی پسنیلیٹی میں گم ہو گئی تھی وہ حجاب کو بچانا چاہتی تھی وہ جانتی تھی حجاب کم از کم سزا کی مستحق ہے مگر وہ بچانا چاہتی تھی

مگر یہ لڑکا منٹ میں اسکے ارادے جان گیا تھا کتنی آسانی سے وہ حجاب کو اس سے الگ کر چکا تھا ٹھیک ہے۔ پر کرنا کیا ہے۔ مریم لڑکھڑاتے ہوئے بولی۔ زیادہ اور سمارٹ مت بنو حجاب کو مارنے کے علاوہ ہر کام کرو گی اور تم سے میں کوئی حرام کام نہیں کروانے لگا۔ شہری طنز کرتے بولا۔اور ایک بات یاد رکھو ہماری ہر بات تم مانو گی ہماری باتیں راز رکھو گی۔ ٹھیک ہے۔ مریم بولی۔اور آخری بات اس سے ہٹ کر تمنے کوئی کام کیا اور اس سے ہمیں ذرا بھی نقصان پہنچا تو جو معیز نہیں کر سکا میں کرونگا۔ سمجھ گئی تم۔ سختی کے ریکارڈ توڑتے ہوئے شہری بولا۔ جبکہ مریم کا رواں رواں کانپ اٹھا اور ساتھ ہی زینب اور ہبہ کا منہ بھی کھل گیا۔

یہ سب کیا ہے شہری یہ کیسی سزا ہے۔ زینب حیرانی سے دیکھتے ہوئے بولی۔ میم مریم موت سے نہیں ڈرتی۔

تو سزا وہ دیجائے جس سے مجرم کو ڈر بھی لگے اور ویسے بھی یہ سب غداری کی صورت میں ہے اور اگر یہ ہمیں سپورٹ کرے تو ہم اسکا ہر جگہ خیال رکھیں گے اسے عزت ہی دینگے۔ بولو مریم تمہیں یہ سب منظور

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہے۔شہری نرمی سے بولا جبکہ مریم بس اسکا چہرہ دیکھ رہی تھی۔اگر تمہیں منظور ہے تو ٹھیک ورنہ یہاں پر رھو جب معیز کا کچھ ہو جائے پھر تم آزاد ہو۔بولو۔

ٹھیک ہے۔گہری کھائی سے مریم کی آواز آئی۔اوکے بس

اپنی حدوں کا خیال رکھنا۔ہمارا بھروسہ مت توڑنا۔

جائو جاکر آرام کرلو تم سفر سے آئی ہو۔مریم حیران تھی یہ کون ہے جو اتنا بول رہا ہے جبکہ ہبہ اور زینب خاموش ہیں۔تم دونوں متفق ہو اس بات سے۔شہری ہبہ اور زینب ایک ساتھ مخاطب کرتے بولا۔ہمم۔ ٹھیک ہے۔ہبہ بولی جبکہ زینب نے صرف سر ہی ہلایا جسکا مطلب تھا وہ کنفیوز ہے۔اوکے میں چلتی ہوں مریم کہ کر وہاں سے نکل گئی۔یہ تو ٹھیک ہے یہ حجاب کے بارے میں بہت کچھ جانتی ہے مگر حجاب کو بچانا چاہتی ہے ہو سکتا ہے حجاب بے قصور ہو۔ہبہ کچھ نرم ہوتے بولی۔

نو ہبہ حجاب قصوروار ہے اگر حجاب قصوروار نہ ہوتی تو مریم کبھی ہمسے یہ معاہدہ نہ کرتی بلکہ وہ چلی جاتی اسے حجاب کی فکر ہے اس لئے یہ حجاب کو بچانا چاہتی ہے۔لڑکی وفادار ہے مگر حجاب کی دیوانی ہے۔حجاب اتنی قصوروار نہیں کہ جان سے مارا جائے مگر دودھ کی دھلی بھی نہیں ہے اسے اس کے کئے کی سزا ملیگی۔شہری اپنی تحقیق پیش کر رہا تھا اور زینب اور ہبہ اس سے اتفاق کر چکی تھی۔مگر اسکی سزا۔زینب بولی۔میں نے اسے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ڈرانے کیلیئے کہا ہے ایک یہی راستہ تھا اسے قائل کرنے کا۔ شہری نے زینب کے اندیشے کو دور کرتے کہا

۔لیکن اس سے دور رہنا تم۔ ہبہ بولی۔

ان دو حسیناؤں نے ہر چیز سے بیگانہ کردیا ہے۔ شہری کھوئے کھوئے لہجے میں گویا ہوا۔ ہو گیا یہ کمینہ شروع

۔چلیں میم ہم نکلتے ہیں۔ زینب غصے سے بولی۔

ارے بات سنو میری زینب نے اپنے کانوں پر ہاتھ رکھ لیا۔

اور آگے بڑھنے لگی۔ ایک دم شہری دونوں کے آگے آگیا۔

نکاح کب کررہے ہیں ہم۔ شہری نے بم پھوڑ دیا۔ زینب تو بغیر جواب کے چلی گئی جبکہ ہبہ نے کہا کب کریں

آج ہی کرلیتے ہیں شہری آنکھ مارت بولا۔ نہیں بلکہ جمعہ کو کرین گے دو دن بعد ہے باقی چیزیں بعد میں ہوتی

رہینگی۔ شہری روشن مستقبل بناتے بولا۔ ٹھیک ہے۔

ہبہ اندر چلی گئی اور شہری پریکٹس کیلیئے زینب کی طرف چلا گیا۔ تم یہاں کیوں آئے ہو نکلو۔ زینب آنکھیں

نکال کر بولی۔ اوہ جناب فائیٹ سکھاؤ مجھے۔ شہری

اسے کسی خاطر میں نہ لاتے بولا۔ اپنی فضول لغویات

باتیں نہ کرنا اوکے زینب انگلی سے وارن کرتے بولی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پرسوں ہمارا نکاح ہے۔ کیا زینب حیرانی سے بولی۔ ہاں جمعہ ہے مبارک دن ہے۔ مگر۔۔۔زینب لرزتے بولی ۔ابھی جسٹ نکاح ہے اوکے۔ مگر ابھی نہیں۔اس کی اس بات پر شہری آگے بڑھا اور زینب پیچھے ہٹنے لگی ۔اور آخر دیوار سے ٹکرا گئی دیوار دیکھ کر فورا سائیڈ سے بھاگنے لگی۔ مگر شہری پہلے ہی تیار تھا ایک دم اسکا بازو پکڑ کر اپنی طرف کھینچا اور اسے خود بھینچ لیا۔

شہری چھوڑو یہ سب۔ زینب مچلنے لگی۔ زینب کو مچلتا دیکھ شہری نے چھوڑ دیا۔ اسی لئے کہ رہا ہوں نکاح جلدی کرتے ہیں اس طرح تم منع نہیں کرو گی اور ویسے بھی زیادہ دیر رہنا ٹھیک نہیں تو تیار رہنا۔ فائیٹ نکاح کے بعد شروع کرینگے۔ شہری اپنا فیصلہ سناتے نکل گیا۔

کلب میں تیاری ہونا شروع ہو گئی تھی سب لڑکیاں خوش تھی آخر زینب اور ہبہ کا نکاح تھا۔ اور آج لڑکیاں ہبہ اور زینب کیلئے ڈریس خریدنے گئی تھی۔ واو میم پیاری لگ رہی ہیں۔ دونوں نے ہی لال فراک پہنی ہوئی تھی سلیقے سے گھونگٹ آگے ڈالا ہوا تھا۔ مریم جو دو دن پہلے آئی تھی اور آج اپنے روم سے باہر۔ آئی تو سب کچھ دیکھ کر حیران رہ گئی۔ کیا ہو رہا ہے یہ سب اور ان دونوں نے یہ ڈریسنگ کیوں کی ہے۔ مریم ایک دم حیران ہوتے بولی۔ نکاح ہے میم ہبہ اور زینب کا۔ کس کے ساتھ جبکہ اسکا دل عجیب فیل کر رہا تھا۔ زینب اور ہبہ اور وہ بھی نکاح۔ کس کے ساتھ۔ شہری کے ساتھ۔ اچھا نجانے اسکے دل کو کچھ ہوا تھا۔ مجھے یہ سب کیوں فیل ہو رہا ہے اوہ ہو مجھے کیا لینا۔ دو دن سے وہ مسلسل شہری کے بارے میں سوچ رہی تھی۔ وہ اپنی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سوچ میں گم تھی جبکہ ایجاب وقبول کی آوازیں اس کے کان میں پڑ رہی تھی۔پہلے ہبہ سے ایجاب و قبول ہوا پھر زینب سے۔

نکاح ہوتے ہی سب نے مبارک باد دی اور کھانا کھل گیا۔ بریانی۔ قورمہ۔ بوتل۔ مٹن۔ ملائی بوٹی۔ قلفہ آئسکریم۔ کوئی بیس پچیس چیزیں تھی۔ یار اللہ انہیں خوش رکھے۔ نور بولی۔ایک بات سمجھ نہیں آئی میم نے شہری سے نکاح کر لیا حالانکہ اس کے لڑکیوں سے تعلقات بھی تھے۔اپنی بولی کہیں شہری اب بھی ایسا نہ ہو ۔اپنی فکر مند ہوتے بولی۔ایسے لوگ کبھی نہیں سدھرتے۔ مریم بولی تھی۔ شہری برا تھا اب نہیں ہے تمنے دیکھا نہیں اب وہ ہماری طرف نہیں دیکھتا اب تو بہن بول کر مخاطب کرتا ہے۔ شہری سدھر چکا ہے۔ہاں تمنے درست کہا۔اپنی

پر جوش لہجے میں بولی۔ ہو سکتا ہے زینب کی دولت سے متاثر ہوا ہو۔ مریم سوچتے بولی۔پر کچھ بول نہ سکی ۔نہیں یہ سب۔ بری بات ہے شہری اچھا انسان ہے۔ جبھی تو زینب ہبہ نے اسے ایکسیپٹ کر لیا ورنہ کونسی لڑکی سوتن برداشت کرتی ہے۔پر میں کیوں یہ سب سوچ رہی ہوں۔ مریم کھانا کھانے میں مشغول ہو گئی ۔سب لوگ جا چکے تھے۔اور رات کا پہر تھا۔زینب اپنے کمرے میں سو چکی تھی۔ شہری پانی پینے کیلئے باہر آیا تو ہبہ کو دیکھا ابھی بھی وہی ڈریسنگ تھی۔وہ کوئی پری لگ رہی تھی۔مبارک ہو۔ شہری نے کہا۔ خیر مبارک ۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اب تو تم خوش ہونا۔ ہبہ مسکرا کر شہری کو دیکھتے بولی جبکہ شہری ہبہ کو دیکھے جا رہا تھا۔ تمہاری آنکھیں نکال ---------------۔ اس سے پہلے ہبہ اپنا ڈائیلاگ مکمل کرتی۔ شہری نے اپنا ہاتھ ہبہ کے منہ پر رکھ دیا۔ اب شوہر ہوں تمہارا شرم کرو۔ تمہیں نہیں دیکھو نگا تو کسے دیکھو نگا۔

شہری ہبہ کے ہونٹ پر اپنی انگلی پھرتے ہوئے بولا۔ ہبہ کے پاس اس بات کا کوئی جواب نہیں تھا۔ وہ اب نہیں روک سکتی تھی۔ پھر شہری نے سر کو ہبہ کے سر پر رکھ دیا اور آنکھیں بند کر لیں کچھ لمحوں بعد اپنی آنکھیں کھولیں اور اپنے ہونٹ ہبہ کے ماتھے پر رکھ دئے اور مہر ثبت کرنے لگا۔ اور ہبہ کو خود میں سمیٹ لیا ۔ تم سوئی کیوں نہیں۔ اب تک شہری نے شرارت سے پوچھا۔ نیند نہیں آئی۔ ہبہ لرزتے لہجے میں بولی۔ چلو اندر روم میں چلتے ہیں رات ہو گئی ہے ہبہ نے مشورہ دیا۔ ہمم۔ شہری ہبہ کو آزاد کر کے بولا۔ دونوں ہبہ کے روم میں آ گئے۔

روم آکر دونوں بیڈ پر بیٹھ گئے۔ تھوڑی دیر بعد شہری شہری بولا۔ ہبہ چینج کر لو۔ ہمم ہبہ نائیٹ ڈریس لیکر چینج کرنے چلی گئی جبکہ شہری بیڈ پر ہی لیٹ گیا۔

چند منٹ بعد ہبہ آگئی گرین کلر کا نائیٹ ڈریس تھا جس میں اس کا حسن مزید نکھر رہا تھا۔ بیڈ پر شہری کو دیکھ کر ہبہ عجیب فیل کر رہی تھی۔ ادھر آئو۔ شہری نے آرڈر جاری کیا۔ ہبہ چلتی ہوئی آئی بیڈ پر بیٹھ گئی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

شہری نے ہاتھ بڑھا کر اسے اپنے اوپر کھینچ لیا اور ہبہ حیران ہو گئی۔ جانتی ہو میں تم سے ناراض ہوں۔ کیوں ہبہ پریشانی سے بولی۔ کیونکہ تمنے مجھے زینب کی وجہ سے ایکسیپٹ کیا ہے ہبہ کے بالوں کو جکڑ کر شہری بولا ۔آہ درد ہو رہا ہے۔ کیوں کیا تم نے ایسا۔ شہری غصے سے بولا۔ تمہیں تو میں۔ اس سے پہلے ہبہ کچھ کرتی شہری چیخ پڑا۔ شوہر ہوں تمہارا آئندہ اونچی آواز نہ سنوں تمہاری سمجھی۔ تم نے بھی مجھے ریجیکٹ کیا حساب برابر۔ ہبہ پر سکون لہجے میں بولی۔ میں نے ریجیکٹ نہیں کیا تم خود باہر نکل گئی تھی۔ پوری بات سنی ہی کہاں تھی۔ شہری افسوس سے بولا۔ پھر ہبہ کو پرے کرتے اٹھا اور شاور لینے چلا گیا۔ جبکہ ہبہ شہری کا یہ جارحانہ انداز دیکھ کر حیران ہو گئی آج نکاح کا پہلا ہی تو دن ہے اور شہری ایسا کیسے کر سکتا ہے۔ ہبہ سوچے جا رہی تھی تھی۔ اچانک دروازہ کھلا اور شہری باہر آگیا اور ہبہ اپنی سوچوں میں مگن تھی۔ بال بنا کر شہری ہبہ کیساتھ بیٹھ گیا۔ ہبہ۔ شہری نے پکارا۔ مگر ہبہ نے دیکھنا بھی مناسب نہیں سمجھا۔ ہبہ شہری دوسری بار بولا۔ مگر جواب ندارد۔ اب شہری نے ایک جھٹکے سے

ہبہ کو کھڑا کیا۔ ایک بات اپنے دماغ میں بٹھا لو ہبہ سب کچھ برداشت کر لونگا مگر اپنا ریجیکٹ ہونا نہیں۔

اس جارحانہ انداز پر ہبہ کی آنکھیں نم ہو گئی۔ چھوڑو میرا ہاتھ ہبہ نے نم لہجے میں کہا۔ نکاح کی پہلی رات ہی تم اسطرح کیسے کر سکتے ہو میں کوئی کھلونا نہیں ہوں شہریار جب چاہا باہوں میں بھر لیا اور جب چاہا اٹھا کر ابھی ہبہ کا جملہ مکمل بھی نہیں ہوا تھا کہ شہری نے اسے اپنی باہوں میں بھر لیا اور ہبہ بے آواز آنسو بہانے لگی جب وہ خاموش ہوئی تو شہری نے اسے آزاد کر کے اسکی آنکھیں صاف کر دی۔ ایم سوری ہبہ۔ میں تمہارے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اندر کے جذبات کو باہر لانا چاہتا تھا اس لئے اتنا سخت رویہ اختیا کر دیا۔ میں تم سے بہت پیار کرتا ہوں تمہیں تکلیف دینے کا سوچ بھی نہیں سکتا میری بات سمجھو۔

اور نیچے جھک کر ہبہ کی آنکھوں پر بوسہ دیا اور پھر چہرے کے ہر ہر حصے پر اپنی مہر ثبت کی۔ ہبہ روکنا چاہتی تھی مگر کچھ کر نہیں پا رہی تھی۔اچانک شہری نے ہبہ کو اپنی گود میں اٹھایا اور بیڈ پر لٹا دیا اور خود ہبہ پر جھک گیا۔ شہری بسس۔ کافی ہے۔ ہبہ کانپتے بولی۔ ہبہ مجھ سے برداشت نہیں ہو رہا میں تمہارا قرب چاہتا ہوں یہ رات ہماری زندگی کی خوبصورت رات ہو میں

نے انتظار کیا ہے ان لمحات کا۔ جب سے تمہں پہلی مرتبہ دیکھا تھا۔ آگے تم تمہاری مرضی۔ شہری نے گھمبیر لہجے میں کہا۔ بولو ہبہ ہاں یا نا۔ مگر ہبہ خاموش تھی۔ شہری نے آہستہ سے ہبہ کے گال کو چھوا تو ہبہ نے آنکھیں بند کر لی۔اب شہری آگے بڑھتا جا رہا تھا۔ پھر کمرہ تاریک ہو گیا اور ایک خوبصورت رات اپنے اختتام کو پہنچ گئی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

صبح ہبہ کو اپنے ماتھے پر لمس محسوس ہوا تو ہبہ جاگ گئی تو دیکھا کہ شہری مسکرا رہا تھا۔اٹھ جائو میڈم آج تم نے لیٹ کر دیا ہے۔جبکہ ہبہ رات والے واقعے کو سوچ کر شرما رہی تھی۔اور ہاں اپنی عادتیں ٹھیک کر لو آگے ناشتہ تم ہی بنایا کرو گی۔شہری ہنستے ہوئے بولا۔اب کیا میں کام بھی کرونگی کوکنگ کرونگی۔ہبہ ڈرامائی انداز میں بولی اور ہاں اگر نہیں آتی تو زینب سیکھ لو بہت اچھی کوکنگ کرتی ہے۔شہری نے اسے مسئلہ حل کرتے کہا۔کیا۔۔۔۔۔ہبہ چیخی تھی۔بلکہ تمہیں جھاڑو پوچا بھی لگانا پڑیگا۔شہری قہقہ لگاتے بولا ۔

تم میرا مذاق اڑا رہے ہو ہبہ دکھ سے اسے دیکھتی بولی۔

نہیں بس حقیقت بتا رہا ہوں۔شہری۔۔۔ہبہ چلانے لگی ہی تھی اچانک کل والی بات یاد آگئی۔ہبہ تمہیں ہر کام میں پرفیکٹ ہونا چاہیئے۔میں تمہارے ساتھ ہر حال میں خوش ہوں مگر کوئی میری بیوی پر زبان کھولے یہ مجھ سے برداشت نہیں ہوگا۔اس لئے یہ سب کہ رہا ہوں میری بات سمجھو۔ہبہ کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیکر وہ بولا۔

ہمم ہبہ نے مسکرا کر سر ہلایا۔ایم سوری کل رات تمہیں دینے کیلیئے کچھ نہیں لے سکا وہ اچانک۔ہبہ نے شہری کے منہ پر انگلی رکھ دی میرا سب کچھ تم ہو شہری۔ہبہ پیار بھرے لہجے میں بولی۔چلو اب زینب ویٹ کر رہی ہوگی۔شہری نکل گیا جبکہ ہبہ شاور لینے چلی گئی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آ گئے تم۔ کمرے میں ڈھونڈا تھا کہاں تھے تم۔ زینب غصے سے بولی۔ وہ میں ہبہ کیساتھ تھا۔ شہری نے آنکھ چرا کر کہا۔ کیا۔۔۔۔ زینب حیران ہوتے بولی۔ تو سوئے بھی ایک ہی۔۔۔۔۔ زینب سر پر ہاتھ رکھ کر افسوس سے بولی۔ ایسا کیا گناہ کر دیا میں نے اپنی بیوی کے ساتھ تھا۔

آج تمہارے ساتھ ہوں بس اب یہ عجیب شکلیں بنانا بند کرو۔ میرا تم سے وعدہ کبھی تمہارے ساتھ زیادتی نہیں ہو گی تو پھر تم پریشان کیوں ہو رہی ہو۔ شہری نے زینب

کے دونوں کندھے پکڑتے ہوئے کہا۔ اوکے ٹھیک آج تم میرے ساتھ رہو گے۔ زینب نے آرڈر دیا۔ بس پھر ٹھیک ہے جو میں چاہوں نگا کرنے دینا۔ شہری آنکھ دباتا بولا۔

لوفر زینب غصے سے بولی یہ کیا بد تمیزی ہے شوہر ہوں تمہارا۔ شہری اسے اپنی طرف کھینچتے ہوئے بولا۔

آئندہ خیال رکھنا اور آواز آہستہ اوکے شہری اس کے گال تھپتھپاتے بولا۔ دیکھو زینب مذاق مستی اپنی جگہ پر ہمیں اپنے رشتے کا بھی خیال رکھنا ہے کمرے میں ہم جو چاہیں کریں مگر لوگوں کے سامنے ہمارا امیج ہونا چاہئے تاکہ کوئی ہم پر انگلی نہ اٹھا سکے۔ ہمم درست فرمایا۔

زینب آداب سے بولی جبکہ شہری تو اس کے آپ کہنے پر ہی حیران ہوا پیار سے قریب کیا اور ایک مہر ثبت کر دی۔ اور دوسری کرنے ہی لگا تھا کہ ہبہ آ گئی اور دونوں کا منہ کھل گیا۔ تم دونوں یہ کام روم میں کیا کرو یہ

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پریکٹس روم ہے۔ ہبہ اپنا رخ دوسری طرف پھیرتے بولی۔ جبکہ زینب کو غصہ آیا خود تو ساتھ رہتی ہے مجھے روکتی ہے۔ دونوں الگ ہوئے مگر شہری دوسری مہر بھی

لگا چکا تھا۔ اور زینب خوش ہو گئی۔ چلو پھر فائیٹ سٹارٹ کرو۔ جی میم زینب شہری کو گائیڈ کرنے لگی۔

آج سے شہری کا پروپر نیا اسٹیپ شروع تھا۔ یہ اسٹیپ بہت مشکل تھے مگر محنت شہری پوری کر رہا تھا۔

اب زینب اور شہری آپس میں فائیٹ کرنے لگے اور یہ پہلی فائیٹ تھی جوان دونوں کے درمیان تھی۔ اس سے پہلے شہری مارتا تھا اور زینب بلاک کرتی تھی۔ پہلی فائیٹ شروع ہوئی تو شہری کو پتا لگا اصل فائیٹ کسے کہتے ہیں۔ پہلی فائیٹ میں وہ ایک نمبر بھی نہیں لے سکا۔ زینب جارحانہ انداز پھرتی لچک اور سپیڈ شہری کو ٹکنے نہیں دے رہی تھی۔ نو فائیٹ ہوئیں۔ جیتنا تو دور شہری ایک ہوائنٹ بھی حاصل نہ کر سکا۔

دسویں فائیٹ میں شہری صرف ایک پوائنٹ ہی حاصل کر سکا۔ گڈ۔ ہبہ بولی۔ فکر مت کرو آہستہ آہستہ سب سیکھ جاؤ گے ایک وقت آئیگا تم زینب کو باآسانی ہرا لوگے۔ ہمم شہری مسکراتا ہوا نکل گیا۔

زینی بات سنو مجھے کوکنگ سکھا دو۔ ہبہ نے اپنی خواہش کا اظہار کیا۔ واہ میم آپ کوکنگ کرینگی۔ زینب مسکرا کر بولی اب سیکھنی تو ہے ہی آخر شادی ہو چکی ہے آگے کام کرنا ہی پڑیگا۔ ساری زندگی تم لوگوں کے ہاتھ کا تو نہیں کھا سکتی نا۔ اوہ تو یہ بات ہے شوہر کو خوش کرنے کی تیاری ہے اوکے میم سکھا دونگی احسان جتانے والے انداز میں بولی۔ زینب ایک وعدہ کرو شہری کے رشتے کی وجہ سے ہم اپنا رشتہ نہیں بدلیں گے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

۔ہمارے بیچ نفرت نہیں آئیگی۔جی میم اگر اللہ نے چاہا تو ایسا ہی ہو گا۔زینب پر جوش انداز میں بولی۔چلو کچن میں چلتے ہیں پھر زینب ہبہ کو گائیڈ کرنے لگی۔ویسے شہری کو کیا کیا پسند ہے۔ہبہ نے زینب سے پوچھا کچھ مت پوچھیں شوہر نامدار بہت ہی نک چڑھے ہیں کم ہی چیزیں پسند ہیں جناب کو۔میم آہستہ آہستہ آپ کو سب پتا لگ جائیگا۔زینب نے تسلی دی۔

آج شام زینب خوب تیار ہوئی شاید ہی پہلے کبھی ہوئی ہو۔پھر اپنے روم سے باہر آئی تو مریم اور ہبہ ایک ساتھ

ہی ملی۔کسی کی نظر نہ لگے بہت پیاری لگ رہی ہو۔ہبہ

زینب کو دیکھ کر بولی۔جبکہ مریم نے صرف سر ہلانے پر اکتفاء کیا بیشک مریم خوبصورت تھی معیز بھی اسکے پیچھے پاگل تھا مگر یہ زینب تھی جس کیلئے معیز نے اپنی زندگی برباد کی تھی۔ویسے کس لئے تم اتنا تیار ہوئی ہو ۔میں نے کس کے لئے تیار ہونا ہے ظاہر ہے اپنے شوہر کیلئے ہی ہوئی ہوں۔زینب نے لٹمار جواب دیا۔ویسے زینب مجھے ایک بات سمجھ نہیں آئی معیز بھی

بدکردار تھا اور شہری بھی۔اور شری کے پاس تو کچھ خاص دولت نہیں جبکہ معیز تو بہت پیسے والا ہے۔تو

پھر تمنے شہری کا انتخاب کیوں کیا۔مجھے بھی پتا چلے کہ شہری میں ایسا کیا ہے جو معیز میں نہس ہے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

شہری اب بد کردار نہیں ہے آئندہ بعد یہ لفظ میں تمہارے منہ سے نا سنوں۔ ورنہ انجام اچھا نہیں ہو گا۔ اور رہی بات شہری کی تو وہ منافق نہیں ہے درندہ غدار نہیں ہے اور۔ عزت کرنے والا ہے میرا نقاب غلطی سی اسکے سامنے اترا تھا تو اس نے نظریں پھیر لی تھی کبھی مجھے گندھی نظر سے نہیں دیکھا میرے لئے اتنا ہی کافی ہے اور اس کے علاوہ ذھین ہے بہت زیادہ۔ ور کتنا ہینڈ سم ہے یہ مجھے تمہیں بتانے کی ضرورت نہیں۔ زینب جب بولی تو بولتی ہی چلی گئی۔ جبکہ مریم افسوس کرنے لگی میں نے یہ سوال کیوں کر دیا۔ اوہ ہوزینی پرائی عورت کے سامنے اپنے شوہر کی تعریف نہیں کرتے۔

شہری مسکراتے ہوئے آیا تو ہبہ نے اپنی سیٹ چھوڑ دی کیونکہ شہری نے زینب کے ساتھ بیٹھنا تھا۔ جبکہ مریم حیران ہوئی اور زینب مسکرا کر میم کو دیکھنے لگی۔

کیسے ہو تم سب اور مریم سسٹر تم۔ سسٹر کہنے پر مریم کا منہ کھل گیا اور اسے دکھ بھی ہوا۔ آپ کی طبیعت کیسی ہے زینب نے پوچھا۔ میں ٹھیک ہوں شکر ہے۔ جبکہ زینب کے آپ بولنے پر ہبہ کو بھی جھٹکا لگا۔

میں آتی ہوں مجھے کچھ کام ہے مریم اٹھ کر چلی گئی۔

کھانا لگا دوں ہاں لگا دو۔ ہبہ کے پوچھنے پر شہری بولا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اوہ ہو ویسے میڈم کس کے لئے تیار ہوئی ہو شہری لا علم ہو کر بولا۔ جبکہ سن تو سب کچھ چکا تھا۔روم میں چلو پھر بتاؤ نگی۔کاٹ کھانے والاانداز تھا۔ چلو پھر روم میں چلتے ہیں شہری ایک آنکھ دبا کر بولا۔اور زینب کو اب اندازہ ہوا کیا بول گئی ہے۔بہت ہی پیاری لگ رہی ہو

میری بیگم کو کسی کی نظر نہ لگے۔شہری مسکرا کر بولا جبکہ زینب نے سر جھکا لیا۔چلو کھانا کھالو پھر تم دونوں کیلیئے ایک گفٹ ہے ہبہ کو آتا دیکھ شہری بولا۔

کیا دونوں ایک ساتھ بولی۔ہے بس۔شہری نے ناگوار لہجے میں کہا۔تینوں کھانا کھانے لگے کھانے کے فورا بعد

شہری نے اپنی جیب سے دو رنگ کی ڈبیاں نکالی۔

اور پھر ان دونوں ڈبیوں کو کھولا اور اس میں سے دو رنگ نکالی۔ایک رنگ ہبہ کے ہاتھ میں اور ایک زینب کے ہاتھ میں پہنادی دونوں رنگ زیادہ مہنگی نہیں تھی۔

مگر زینب ہبہ کی آنکھ میں چمک آگئی تھی۔کیونکہ یہ رنگ خلوص اور پیار کی نشانی تھی۔دونوں رنگ ایک جیسی ایک جگہ پر تھی اس لئے کوئی بدمزگی پیدا نہ ہوئی۔تینوں نے ملکر کھانا کھایا اور پھر بیٹھ کر باتیں کرنے لگے۔جبکہ مریم چھپ کر یہ سب حسرت سے دیکھ رہی تھی۔میم کچھ کھالیں۔صبا نے حجاب کو آکر کہا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نہیں مجھے بھوک نہیں ہے حجاب نے سپاٹ لہجے مہیں کہا۔ میم جانتی ہوں کہ آپ مریم کے بارے میں سوچ رہی ہیں۔ مجھے سمجھ نہیں آ رہی مریم غدار کیسے ہو سکتی ہے اگر وہ غدار نہیں تو ہبہ کو اس نے بھائی معیز کے بارے میں ہبہ کو کیوں بتایا وہ ایسا کیسے کر سکتی ہے۔ جانتی ہو صبا میں خود اکیلا محسوس کر رہی ہوں۔ حجاب دکھ بھرے لہجے میں بولی۔

میم سمجھ تو مجھے بھی نہیں آ رہا ہمیں تحقیق کرنی

چاہئے۔ مگر کیسی تحقیق سب میری آنکھ کے سامنے ہے۔ میم ہو سکتا ہے بھائی معیز کو غلط فہمی ہوئی ہو۔

ہاں کچھ تو کرنا پڑیگا مجھے مریم کو بہت کچھ ہمارے بارے میں پتا ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو وہ ہبہ اور زینب کے پاس چلی جائے اور سب بتا دے۔ حجاب سوچتے ہوئے بولی۔ تم مریم کا پتا کرو بھائی معیز آئے نہیں ابھی تک۔

نہیں میم وہ تو تین دن سے غائب ہیں۔ ان کا اکیلے رہنا بھی ٹھیک نہیں۔ وہ آ جائیں گے تو بات ہو گی۔ حجاب نے

اپنی رائے سے آگاہ کر دیا۔ حجاب نے مریم کا نمبر ڈائل کیا بیل جا رہی تھی مگر مریم کال پک نہیں کر رہی تھی

۔

مریم کے گھر فون کیا تو انہوں نے کہا گھر نہیں۔ مریم

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کے موبائل پر گھر سے کال آئی کہاں ہو تم اسکی ماں بولی میں لاہور ہوں اپنی فرینڈ کے پاس آپ فکر نہ کریں چند دن میں آجاؤنگی۔ وہ تو ٹھیک ہے پر تمہاری میم کا فون تھا۔ ٹھیک میں انھیں بتادونگی۔

شہری اور زینب فائیٹ کر رہے تھے جبکہ ہبہ اور مریم

دیکھ رہی تھی۔ کیا ہوا مریم تم پریشان ہو۔ ہبہ نے پوچھا۔

ہاں وہ آج حجاب کا فون آیا تھا میں نے بات نہیں کی تو انہوں نے گھر فون کر دیا گھر والوں نے مجھے فون کر کے پوچھا۔ انہوں نے بتادیا ہوگا میں لاہور ہوں اور اسطرح میری غداری اور پکی ہوگی کہیں ایسا نہ ہو حجاب گھر والوں کو نقصان پہنچائے اور اب وہ مجھے حاصل کرے گی کیونکہ میں تم لوگوں کے پاس ہوں۔ مریم پریشانی سے بولی۔ تو تمہیں اسکا فون پک کرنا چاہیئے تھا اسکو کوئی بہانا لگادیتی تم۔ اب تو وہ خاموش نہیں ہوگی یا پھر گھر والوں کو کچھ اور بتادیتی۔ تمہاری عقل کہاں تھی۔ شہری افسوس سے اسے دیکھتا۔ میں بکھلاہٹ میں تھی ۔ مریم نے عذر بیان کرتے کہا۔ اب اگر کال آئے تو اٹھالینا اور ہم کھل کر حجاب سے بات کریں گے۔ شہری

ابھی پلان بناہی رہا تھا کہ نور بھاگ کر آئی

اسکا سانس پھولا ہوا تھا وہ میم حجاب آگئی ہے۔

کیا۔۔۔ ہبہ حیرانی سے بولی۔ اور کون ہے اس کے ساتھ

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بس ایک لڑکی ہے۔اس کی چیکنگ کروآنے دو ہم سب اس سے ملتے ہیں۔ شہری نے کہا۔ مگر شہری۔ زینب بولی۔

وہ ہمسے بات ہی کرنے آئی ہے جبھی تو صرف ایک لڑکی اس کے ساتھ ہے موقع اچھا ہے ہم اپنے مطالبات پیش کرینگے اور دو ٹوک بات کرینگے۔ شہری نے اپنا پلان بنایا۔اور اگر اس نے کوئی جارحانہ قدم ہوا تو پھر اسے مرنا ہو گا گنیں اپنی اٹھالو۔ شہری نے پر سوچ لہجے میں کہا۔

ٹھیک ہے اور مریم تم معیز کی ساری کاروائی بتاؤ گی۔ ہمم۔ مریم نے تابعداری سے سر ہلایا۔ آج وہ ہمسب کو دیکھ لیگی اور تم اسے دیکھ لینا۔ شہری نے ہبہ اور زینب سے کہا۔ تم ابھی سامنے مت آئو۔ ہبہ نے کہا نہیں میں آئونگا سامنے تم فکر مت کرو آخر ایک ناایک دن تو آنا ہی ہو گا۔ ٹھیک ہے ہبہ فکر مند لہجے میں بولی۔اور نور تم کھانا لگوادو۔ شہری نے آرڈر دیا۔اور سب نے تیاری شروع کی۔ حجاب کرسی پر بیٹھی ویٹ کررہی تھی اور آج اسنے پہلی بار ہبہ اور زینب کو دیکھنا تھا۔

تھوڑی دیر بعد دو لڑکیاں آئیں اور اسکے بالمقابل بیٹھ گئی مگر بیچ کی سیٹ اب بھی خالی تھی۔ دونوں کی ایک ہی ڈریسنگ تھی ان میں ماڈرن کوئی نہیں تھی اور اسے نہیں پتا تھا کون زینب ہے اور کون ہبہ۔ ابھی چند سیکنڈ ہی گزرے تھے شہری آگیا بلاک شرٹ وائیٹ پینٹ بلیک گلاسز اور بلیک کیپ پہنے ہوئے وہ حجاب کے بلکل سامنے کرسی پر آگیا۔ خوش آمدید حجاب۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

شہری نے آغاز گفتگو کر دیا۔اور حجاب حیران یہ کون لڑکا ہے۔میرا نام منیب قریشی ہے اور تمھیں حیرانی ہو رہی ہو گی مجھے دیکھ کر۔یہ دائیں طرف زینب ہے اور بائیں طرف ہبہ ہے اور میں انکا ہسبینڈ ہوں۔دو دن پہلے ہی ہمارا نکاح ہوا ہے۔خیر یہ سب تمہارے لئے ضروری نہیں مگر حیران کن ضرور ہے۔جبکہ حجاب کو جھٹکے پر جھٹکے لگ رہے تھے اور منیب نام سن کر زینب اور ہبہ کو بھی جھٹکا لگا تھا۔اور مجھے پتا ہے تم مریم کیلئے یہاں آئی ہو۔تو بولو تم کیا چاہتی ہو اب شہری کا لہجہ سخت تھا۔مریم کو میرے حوالے کر دو۔وجہ۔شہری حقارت سے بولا۔اس لئے کہ وہ میری ساتھی جسے تم لوگوں نے پھنسالیا ہے وہ ایک غدار ہے مجھے وہ چاہیئے ۔حجاب پر سکون لہجے میں بولی۔مریم نے تمہارے بھائی پر کچھ الزام لگائے ہیں اور اسکی جان خطرے میں ہے اس لئے اس نے ہم سے پناہ لی ہے۔اور دوسری بات اس نے اپنے آپ کو نہیں بیچا اور نہ ہمنے خریدا ہے۔

اس نے میرے بھائی کی باتیں تمہیں پہنچائی ہیں۔حجاب چیخ کر بولی۔جبکہ ہبہ نے سگریٹ سلگالی کیونکہ اس سے کنٹرول نہیں ہو رہا تھا۔تمہاری باتیں تو نہیں بتائی نا۔پھر تمہیں کیا مسئلہ ہے اور حجاب اپنی آواز نیچی رکھو تم یہ تمہارا گھر نہیں ہے لگتا ہے تمہیں عزت راس نہیں آرہی ہم تم سے پیار سے بات کر رہے ہیں اور تم کام بگاڑ رہی ہو۔شہری نے ہبہ کے ہاتھ سی سیگریٹ لیکر کش لگاتے ہوئے کہا۔کیا مطلب تمہارا میرا بھائی میری جان ہے اسکا دکھ میرا دکھ ہے۔حجاب نے پر سکون لہجے میں کہا۔یہی تو خرابی ہے حجاب تم اپنے بھائی کے پیار میں اندھی ہو اسی لئے تم اسکی کاروائی کو نظر انداز کرتی ہو ان سب کے پیچھے تمہارا بھائی ہے۔شہری نے طنز کیا۔کیا مطلب تمہارا۔حجاب نے سوال کیا۔مریم یہاں آئو۔شہری کی آواز پر مریم باہر آئی۔حجاب کو اسکے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بھائی کی کرتوت بتائو۔ معیز ایک نمبر کا گھٹیا انسان ہے میم وہ آپ سے نفرت کرتا ہے اور آپ کو مار دینا چاہتا ہے اور ساری دولت لینا چاہتا ہے۔

اس نے گل کو اس کام لئے تیار کیا مگر گل مر گئی۔ کئی لڑکیوں کی عزت خراب کی ہے اور پرسوں اس نے مجھے بھی خریدنا چاہا میں نے نا کی تو اس نے مجھے میم کی نظر میں غدار کہلوا دیا اور اتنا ہی نہیں جب میں گھر جانے لگی تو میرا پیچھا کیا جس کی بنا پر مجھے مجبوراً بائیر لاہور رکنا پڑا ورنہ میں زندہ نہ رہتی۔

مریم ایک سانس میں بول کر خاموش ہوئی۔

اوہ اچھی کہانی ہے مجھے یہ بتائو تم سب کچھ مجھے وہاں کیوں نہیں بتایا۔ حجاب نے طنز کرتے ہوئے کہا۔ میم آپ نے موقع ہی نہیں دیا ایک ہی دم غدار کہہ دیا اور آپ اپنے بھائی کی محبت میں پاگل ہیں۔ اچھا وہ تو تم ہبہ سے کیوں بات کر رہی تھی۔ حجاب نے دوسرا سوال کیا۔

کیونکہ میں ان سے مدد لینا چاہتی تھی تاکہ ہم صلح کر لیں۔ یہ سب میں نے آپ کیلئے کیا۔ مریم نے ہمدرد لہجے میں کہا۔ اچھا یہ لوگ ہمارے فکرمند کب سے ہوئے۔ حجاب نے زینب اور ہبہ کو دیکھ کر طنز کیا۔ اسکا جواب مریم کے پاس نہیں تھا اور وہ اسکا جواب نہیں دینا چاہتی تھی۔ اور شہری سمجھ گیا تھا حجاب کا دماغ کتنا تیز چلتا ہے۔ ہمیں کوئی ہمدردی نہیں ہم بس صلح اور تمہارے بھائی معیز کی جان مانگتے ہیں۔ شہری پرسکون لہجے میں بولا۔ کس کی جرات ہے میرے بھائی کو مارے آگ لگا کر رکھ دونگی اور تم کو زندہ نہیں چھوڑنگی میں۔ حجاب

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہبہ اور زینب کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔ شٹاپ حجاب تمہیں میری بات سمجھ نہیں آئی کیا کتے کی طرح چیخنا بند کرو اور میری بیویوں کے بارے میں ایک لفظ بھی مت بولنا اگر میں چاہوں تو ابھی اس گن کی ساری گولیاں تمہارے سینے میں اتار سکتا ہوں شہری اپنی گن حجاب پر تان کر بولا۔

مہمان ہو اس لئے لحاظ کر رہا ہوں۔ جبکہ گن دیکھ کر حجاب اچانک چونک گئی۔ اور پھر سنبھل کر بیٹھ گئی۔

دیکھو حجاب ایک بات سنو تم تحقیق کروائو اگر تمہارا بھائی قصوروار ہے تو وہ نہیں بچے گا اور اگر نہیں تو ہمیں کوئی شوق نہیں دشمنی پالنے کا۔ تم بتائو مریم تمہاری بہن جیسی ہے اگر اسکی عزت پر کوئی ہاتھ ڈالے تو کیا کرو گی تم۔ شہری نے حجاب سے پوچھا۔ مگر میرا بھائی ایسا نہیں ہے۔ حجاب نے پرانا سبق دہرایا۔ تم تحقیق کروائو اگر قصوروار نکلا تو کیا تم اسے جان سے مار دو گی یا پھر اسکی یہ بات نظرانداز کرو گی۔ شہری نے سوال کیا ۔اگر میرے بھائی نے ایسا کیا تو میں خود اسے جان سے مارونگی مگر وہ ایسا نہیں کوئی بھائی اپنی بہن کو کیسے مار سکتا ہے۔ حجاب بولی۔ آج کل تو سگے ایک دوسرے کے نہیں اور وہ تو تمہارا سوتیلا بھائی ہے۔ خیر تم تحقیق کروا اگر ہماری بات ٹھیک ہے تو پھر معیز نہیں بچے گا اور اگر تمنے اسکی بلاوجہ مدد کی تو تم بھی نہیں۔ شہری اپنا فیصلہ سناتے بولا۔ ٹھیک ہے حجاب نے جواب دیا۔ چلتے ہیں ہم۔ رکو کھانا کھا کر جائو بس پانچ منٹ ہیں۔ شہری نے روکا۔ نہیں۔ حجاب نے فوراً جواب دیا۔ تم مہمان ہو اچھا نہیں لگتا۔ ایک طرح سے ہماری عارضی صلح ہو چکی ہے۔ حجاب کو بیٹھنا پڑا اب حجاب ہبہ اور زینب کو غور سے دیکھ رہی تھی اور ایک بات اس کیلئے حیران

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کن تھی اور وہ تھا کہ شہری اور ہبہ دونوں ایک دوسرے کی جھوٹی سگریٹ اور کولڈرنک پی رہے تھے۔اسے سگریٹ سے نفرت تھی مگر یہ پیار بھرا منظر وقفے وقفے سے دیکھ رہی تھی۔

مریم میرے ساتھ جائیگی حجاب بولی اور دوسری بات

اس دوران میرے بھائی معیز سے کوئی چھیڑ چھاڑ نہیں ہو گی۔یہ حجاب نے دوسرا آرڈر دیا۔دوسری بات ہمیں منظور ہے مگر پہلی بات مریم پر چھوڑتے ہیں۔بولو مریم جانا ہے۔نہیں میں نہیں جاؤنگی۔غدار تو مجھے کہا گیا ہے۔اتنے میں کھانا بھی آگیا۔ٹھیک ہے شہری بولا۔اور حجاب آپ زینب اور ہبہ کو اپنا چہرہ دکھا کر جاؤ گی۔

شہری بولا ٹھیک ہے۔ہمم حجاب نے جواب دیا۔اور آخری بات تم خود معیز کے حوالے سے ہوشیار رہنا اب تمہیں آگاہ کرنے والا کوئی نہیں ہے۔شہری حجاب کو مخاطب کرتے بولا اور پھر چلا گیا۔

شہری کے جانے کے بعد حجاب نے اپنا نقاب اٹھا دیا۔جبکہ ہبہ اور زینب اسکا حسن دیکھ کر حیرت میں پڑ گئی۔

سمجھ ہی نہیں آرہا تھا اتنا معصوم چہرہ انکا دشمن ہے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ بلاشبہ ہبہ زینب سے زیادہ کیوٹ تھی۔ تیکھے نین نقش گلابی باریک کٹدار ہونٹ ابھرے ہوئے گال اور ایک ہونٹ پر تل تو ایک گال پر اور چہرے پر پہیلی سنجیدگی ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ ابھی اپنے شکار کو کاٹ کھا ئیگی ۔پھر اس نے کھانا شروع کر دیا شہری نے دستر خوان پر کوئی کمی نہیں چھوڑی تھی۔اور کچھ چاہئے تو بتا دو ۔آخر کار زینب بول اٹھی۔ حجاب نے نظر اٹھا کر دیکھا اور اسے امید تھی کہ زینب ہی بولے گی۔

نہیں بہت اچھا کھانا ہے ویسے کس نے بنایا ہے۔ میں نے۔ زینب بولی۔ بہت اچھی کوکنگ کرتی ہو۔ حجاب کو تعریف کرنا پڑی۔ تھینکس۔ زینب بولی۔ ویسے مجھے پوچھنا تو نہیں چاہئے مگر مجھے حیرت ہے تم دونوں نے شادی کر لی وہ بھی ایک مرد سے۔اور تم دونوں کی جو دوستی ہے وہ بعید بھی نہیں ہے تم دونوں یہ کر سکتی ہو ۔ مگر آخر اس لڑکے میں ایسا کیا ہے جو تم دونوں نے

ہی اس سے ہی شادی کر لی اور یہ لڑکا ہی بول رہا تھا جبکہ تم دونوں خاموش تماشائی بنی ہوئی تھی اور بلاشبہ تم دونوں سے بڑھ کر ذھین ہے۔ حجاب نے اپنی رائے ظاہر کرنی ضروری سمجھی۔ میرے شوہر میں کچھ ہے جسنے تمہیں بھی مجبور کر دیا ہے بات کرنے پر اور

جہاں تک ذہانت کی بات ہے تو وہ ہم دونوں ہی سے نہیں بلکہ تمسے بھی زیادہ ذھین ہے اور جہاں تک ہمارے خاموش رہنے کی بات ہے تو وہ ہمارا سہارا ہے اس کے ساتھ ہو تو ایسا لگتا ہے جیسے کسی مضبوط ہاتھ نے تھام رکھا ہے جو کہ گرنے نہیں دیگا ایک سایہ ہے جو کڑی دھوپ سے بچائے گا۔اسکا بولنا ہمارا بولنا ہے۔اب

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Roshan Mustaqbil| By Sheriyar Qureshi (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جواب ہبہ کی طرف سے آیا تھا۔ہمم اچھی بات کی ہے تمنے ہبہ۔میں مانتی ہوں مجھ سے زیادہ ذھین ہے وہ ۔مگر تمنے

اسے اتنا آگے رکھا ہوا ہے عام ہے یا کوئی فائیٹر ہے۔

تم کیوں پوچھ رہی ہو ہبہ نے کہا۔وہ اس لئے اور بھی فائیٹر موجود ہیں جب وہ تمہارے شوہر کو تمہارے ساتھ دیکھیں گے تو انھیں لگے گا کہ تم اب فیل ہو چکی ہو یا تمہارے شوہر کو استعمال بھی کر سکتے ہیں تمہارے خلاف۔حجاب نے پر سکون لہجے میں کہا۔پہلی بات ہم اپنی اور اپنے شوہر کی حفاظت کرنا جانتے ہیں اور دوسری بات ہماری دشمنی صرف تمسے ہی ہے۔اور تیسری بات میرا شوہر استعمال نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ بھی ایک فائیٹر ہے۔جواب زینب نے دیا تھا۔استعمال تو بہت دور کی بات ہے کسی نے میرے شوہر کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی دیکھا تو میں اسے اسکے خاندان سمیت تباہ کردونگی۔اب جواب ہبہ کی طرف سے آیا تھا۔

دودن میں ہی اتنا خاص تعلق کمال کی بات ہے۔اور بہت

اچھا جواب دیتی ہو تم دونوں۔حجاب نے مسکرا کر کہا۔اور ہبہ اور زینب اسکی مسکراہٹ دیکھ کر دیکھ کر دنگ رہ گئی۔مگر میرا ایک سوال ہے کیا تمہارا شوہر مزید کوئی شادی نہیں کریگا اور اگر کرلیتا ہے تو پھر تم کسی تیسری یا چوتھی کے ساتھ گزارا کرلوگی۔حجاب نے ایک ساتھ دونوں سے سوال کیا۔ہمارا شوہر آگے شادی کرتا ہے یا نہیں اسے اختیار ہے ہاں اتنا ہم ضرور جانتے ہیں کہ وہ ہمیں محبت میں کمی نہیں کریگا اور زیادتی کا تو سوال ہی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پیدا نہیں ہوتا۔ایک جملہ ہبہ نے تو دوسرا زینب نے مکمل کیا تھا۔اور حجاب دنگ رہ گئی تھی وہ آج پہلی باران سے مات کھا رہی تھی۔اچھا لیکن ہو سکتا ہے اس نے پلیننگ سے تمہاری دولت حاصل کرنے کیلیئے شادی کی ہو۔حجاب ہار ماننے والی نہیں تھی۔

ہمارے شوہر کو پیسوں کا لالچ نہیں۔ہم اگر اسے گفٹ کریں تو خوشی سے رکھتا ہے مگر ایک پائی نہیں مانگتا اور ہمارے لئے گفٹ اپنے ہاتھ کی کمائی سے لیکر آتا ہے۔

زینب نے تیر کی تیزی سے جواب دیا۔واہ واہ کیا محبت ہے ٹرسٹ ہے۔اگر تمہارا شوہر واقعی ایسا ہے تو پھر تو اسکا تم دونوں کا شوہر ہونا بنتا ہے۔باقی کردار بھی اچھا ہے نقاب اس نے اتارتے نہں دیکھا مجھے۔حجاب ہنستے ہوئے بولی۔اچھا کتنا بڑا فائیٹر ہے وہ۔اس بات پر زینب

حیران ہو گئی وہ نہیں چاہتی تھی کہ شہری کی کوئی کمزوری حجاب کو پتا چلے۔مجھ سے بڑا فائیٹر ہے۔ہبہ نے فورا نے جواب دیا جبکہ زینب نے تشکر سے ہبہ کو دیکھا۔تو تم تمہارا خیال ہے تمہارا شوہر مجھ سے بڑا فائیٹر ہے ۔حجاب نے کچھ طنز کرتے کہا۔تم سے بڑا فائیٹر ہوگا وہ۔ہبہ پرجوش لہجے میں بولی۔اگر اللہ نے چاہا تو۔زینب نے جملہ مکمل کیا۔ہمم۔چلو دیکھتے ہیں ویسے مجھے ڈر نہیں لگتا تم سے مگر تمہارے شوہر سے لگنے لگا ہے ۔حجاب نے اپنا اندیشہ بیان کیا۔ہاہا زینب کا قہقہ بلند ہوا اور پھر بولی ڈر تو ہمیں بھی لگتا ہے۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Roshan Mustaqbil| By Sheriyar Qureshi (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یہ تو پنجاب ٹورنامنٹ کے فائنل میں پتا چلے گا۔ منیب کتنا پاور فل ہے۔ حجاب نے چائے کی چسکی لیتے ہوئے کہا۔ ہمم۔ ہبہ نے مختصر جواب دیا۔ ٹھیک ہے ہم نکلتے ہیں میں تحقیق کرواتی ہوں اگر میرا بھائی قصوروار ہے تو میں تمہارے ساتھ ملکر اسے ختم کرونگی اور

اور اگر نہیں تو تب بھی یہ دشمنی ختم۔ حجاب نے اپنا

لائحہ عمل بتادیا۔ ٹھیک ہے۔ نمبر مریم سے لیلینا میرا۔ حجاب نے کہا اور جب تک جرم ثابت نہ ہو میرے بھائی سے چھیڑ چھاڑ نہیں ہوگی۔ ٹھیک زینب نے اسکا جواب دیا۔ اور حجاب نکل گئی۔ جبکہ زینب اور ہبہ بھی اٹھ گئیں۔

تمنے کچھ زیادہ ہی لمبی بیٹھک نہیں لگالی حجاب کیساتھ۔ شہری نے آتے ہی ان سے سوال کیا۔ اب کھانا کھانے تک تو بیٹھنا تھا۔ زینب نے جواب دیا۔ ساری فضول باتیں ہی ہوئی ہیں۔۔ وہاں پر تم ہماری باتیں سن رہے تھے۔۔ ہبہ حیرانی سے بولی۔

ہاں میں سن رہا تھا۔ شہری پرسکون لہجے میں بولا۔

تم نے حجاب کا چہرہ تو نہیں دیکھا نا۔ زینب پریشانی سے بولی۔ اگر دیکھ لیا ہو تو۔ شہری نے جملہ ادھورا چھوڑا۔ تو میں تمہاری آنکھیں پھوڑ دونگی۔ ہبہ پنچ بنا کر غصے سے بولی۔ ان دو حسیناؤں نے ہر چیز سے بیگانہ کیا ہوا ہے میں حجاب کو کیسے دیکھ سکتا ہوں۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

شہری معصوم بنتے بولا۔ شکر ہے۔ ہبہ بولی۔ ویسے کافی دلچسپی سے بات کر رہی تھی میرے بارے میں وہ ۔ شہری پر سوچ لہجے میں بولا اسے پتا ہے میں تمہاری کمزوری ہوں اور اسکی کمزوری معیز ہے۔ نام کیوں چینج کیا۔ زینب نے سوال کیا۔

کل کو ہمیں ڈھونڈے گی تو پتا تو نہیں چل سکے گا نا۔

شہری ان کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔ ہمم۔ ہبہ بولی۔

آج پہلی بار میں کسی سے مات کھا کر آ رہی ہوں حجاب نے صبا کو کہا۔ میم آپ منیب کی بات کر رہی ہیں۔ ہمم حجاب نے مختصر جواب دیا۔ بہت پر کشش ہے۔ صبا چیک کر بولی۔ وہ بہت الگ ہے تمنے دیکھا نہیں کہ وہ ہبہ زینب اس پر مرنے کو تیار ہیں۔ اور اسکی کتنی تحقیق ہے۔ مجھے اس سے ڈر لگا تھا وہ ہمیں برباد کر سکتا ہے۔

میں کچھ نہیں کر سکتی اسکا میں کسی کا گھر نہیں توڑ سکتی اور حلال طریقے سے میں کچھ نہیں کر سکتی۔ بس دعا کرو بھائی معیز مجرم نہ ہوں ورنہ مجھے اپنے بھائی کو قتل کرنا ہو گا۔ حجاب ایک آس لئے بولی۔ میم آپ اکیلی ہو جائینگی۔ اللہ آپ کو منیب سے اچھا شوہر دے۔ صبا دعا گو ہو کر بولی۔ جبکہ آج حجاب نے دل میں آمین بولا تھا۔

وقت پر لگا کر اڑ رہا تھا اور ٹورنامنٹ میں صرف ایک ہفتہ باقی تھا۔ اور شہری اب اس قابل ہو گیا تھا کہ وہ زینب کا مقابلہ کر سکے۔ اب فائیٹ کبھی زینب جیتا کرتی تو کبھی شہری۔ حجاب سے کوئی رابطہ ہوا۔ زینب نے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہبہ سے پوچھا۔ نہیں ہبہ نے مختصر جواب دیا۔ مجھے تم لوگوں نے رابطہ ہی نہیں کرنے دیا حجاب سے۔ شہری دکھ بھرے لہجے میں بولا۔ سدھر جاو شہری۔ ہبہ مکا دکھا کر بولی۔ ویسے تم لوگوں نے ایک غلطی کردی ۔ شہری غصے سے بولا۔ کیا۔ جب اس نے پوچھا تھا کہ تمہارا شوہر آگے شادی کریگا تو تمکو کہنا تھا حجاب تم کر لو اس سے شادی۔ شہری کہتے ہی بھاگ گیا۔ بے شرمی کے سارے ریکارڈ توڑ چکا ہے یہ لڑکا۔ ہبہ افسوس سے بولی۔ اچھا یہ سائے اور سہارے کیا سین تھا۔ شہری پھر آکر بولا تو زینب نے ایک مکا اسے ٹکا دیا۔ اوئی۔ شہری کی آواز نکلی۔ ظالم کھڑوس حسینہ۔ شہری کہتے ہی بھاگ گیا۔ جبکہ زینب اور ہبہ اس کے پیچھے پیچھے تھی

زینب رات کو سو رہی تھی اچانک دروازے پر دستک دی۔

زینب نے دروازہ کھولا تو شہری کھڑا تھا۔ تم اس وقت۔ زینب نے سوال کیا کیوں میں نہیں آسکتا کیا۔ شہری اسے پرے ہٹاتا سیدھا بیڈ پر جا کر لیٹ گیا۔ جبکہ زینب صوفے پر بیٹھنے لگی۔ یہاں آو بیگم۔ نہیں۔ تم چھچھورپن کروگے اور مجھے ڈر لگ رہا ہے۔ زینب لرزتے بولی۔۔ اپنی بیوی سے چھچھورپن نہیں ہوتا۔ ادھر آجاو ورنہ مجھے صوفے پر آنا پڑیگا۔ شہری نے دھمکی دی تو زینب آگئی۔ لیٹ جاو شہری نے آرڈر دیا۔ زینب لیٹی تو شہری نے اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیلیا۔ اور دوسرا ہاتھ بڑھا کر اسے خود میں سمولیا اور اک مہر پیشانی ہر ثبت کی۔ اور پھر اسکے چہرے پر بوسوں کی بوسوں کی بارش کردی۔ زینب شرم سے سر جھکا چکی تھی۔ شہری۔ ابھی زینب کچھ مزید کہتی شہری نے اسکے ہونٹ لوک کردئے۔ پھر تھوڑی دیر بعد بولا۔ سو جاو زینب میں کچھ نہیں کر رہا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جبکہ زینب کی جان میں جان آئی۔ فخر سے شہری کو دیکھتے ہوئے بولی۔ آپ سے بہت محبت کرتی ہوں آپ کیلیئے کچھ بھی کر سکتی ہوں میں۔ زینی اگر اس طرح کی باتیں کروگی تو میں خود پر قابو نہیں رکھ سکونگا۔

سو جاو۔ زینب نے چپ رہنے میں ہی عافیت جانی۔

دونوں نیند کی وادی میں اتر گئے۔۔

وہ اپنے باغ میں سیر کر رہا تھا اچانک اسکے باغ میں آگ لگی اسکو بھی لپیٹ میں لیا مگر وہ آگ تو بلکل ٹھنڈی اور اچھی تھی۔ وہ اس آگ میں گم ہو گیا اس میں کھیلنے لگا مگر وہ آگ اس سے دور ہوئی مگر وہ اسکے پیچھے بھاگنے لگا اور آخر کار تھک گیا پھر جب اپنے باغ وقیس آیا تو وہ آگ اسے وہیں پر ملی اور وہ اس میں کود گیا۔

شہری اٹھو زینب بولی مگر شہری نے جواب نہیں دیا جب پانچ منٹ اٹھاتے گزر گئے تو زینب جگ شہری پر الٹ دیا اور شہری ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا۔ وہ آگ کدھر ہے۔ کونسی آگ تمنے خواب دیکھا ہوگا۔ زینب اسکے ماتھے پر ہاتھ رکھ کر بولی۔ بہت عجیب خواب تھا۔ میرے باغ میں آگ لگی اور مجھے اپنی لپیٹ میں لیا مگر وہ آگ ٹھنڈی تھی ایک عجیب لذت تھی اس میں۔ میں اس میں کھیلنے لگا مگر وہ آگ کچھ دیر بعد دور جانے لگی اور میں اس کے پیچھے مگر میں اس تک نا پہنچ پایا۔ پھر میں جب اس باغ میں پہنچا تو آگ ادھر ہی تھی اور میں پھر اس میں کھیلنے لگا۔ خواب عجیب ہے مگر اتنی پریشانی کی کیا بات ہے۔ زینب نے شہری سے کہا۔ اس کی تعبیر بہت بھیانک ہے۔ زینی۔ شہری نے زینب کو مخاطب کیا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیا۔ہے تعبیر۔زینب بولی۔میرا کوئی پیارا مجھ سے الگ ہو جائیگا جس سے مجھے بہت پیار ہو گا میں اسے خوب ڈھونڈونگا مگر وہ مجھے نہیں ملیگا۔ مگر وہ میرے آس پاس ہو گا اور پھر ایک طویل عرصے بعد میری ملاقات ہو گی۔ شہری کھوئے لہجے میں بولا۔ تمہیں تعبیر آتی ہے خوابوں کی۔زینب حیرانی سے اسے دیکھتے بولی۔ ہمم

۔

یہ خواب کسی سے مت بتانا زینی۔ ہبہ کو بھی نہیں۔ شہری نے اسے سخت لہجے میں کہا۔اوکے زینب نے سر ہلا دیا۔

تم لوگ کیا باتیں کر رہے ہو اچانک ہبہ کی آواز سن کر دونوں کا منہ کھل گیا۔کچھ نہیں بس۔ شہری نے جواب دیا۔ چلو اب فائیٹ کے دن قریب ہیں اور تم لوگ رومینس میں لگے پڑے ہو۔ ہبہ بولی۔آرہے ہیں۔ شہری نے جواب دیا۔ پھر شہری تیار ہو کر آ گیا۔فائیٹ تینوں کر رہے تھے۔یار دو مہینے ہونے لگے ہیں اور حجاب کا کوئی ریپلائے نہیں۔ کہیں وہ ہمارے ساتھ کوئی کھیل نا کھیلے۔

ہبہ بولی۔ دیکھو کیا ہوتا ہے۔ شہری پرسوچ لہجے میں بولا۔ چلو اب تمہارا معیز سے سامنا ہو گا۔زینب بولی۔

ہمم دیکھ لینگے اسے بھی۔ شہری پرسوچ لہجے میں بولا۔

میم بھائی معیز آ گئے ہیں۔ حجاب نے آنکھیں کھول دی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کہاں تھے آپ بھائی۔پورے دو مہینے بعد آئے ہیں۔تمہیں بتانا ضروری نہیں سمجھتا میں۔معیز نے لاپرواہی سے بولا۔بھائی فائیٹ کی تیاری کر لیں۔کر لو نگا ویسے جیتنا تو میں نے ہی ہے۔معیز مغرور انداز میں بولا۔ہم پر دشمن کو کمزور نہیں سمجھنا چاہے۔حجاب بولی۔

تم اپنے لیکچر دینا بند کرو جاو دفع ہو جاو۔جی اور حجاب چلی گئی۔معیز دو مہینے بعد گھر آیا تھا۔اسے موقع ہی نہ ملا۔اب وہ معیز پر نظر رکھنے لگی تھی۔

مگر اب فائیٹ ٹورنامنٹ شروع تھا اس لئے وہ کچھ نہیں کر سکتی تھی۔اور معیز فائیٹ میں بزی تھا۔

وقت گزرتا جارہا تھا اور آخرکار معیز اور شہری فائنل

میں آگئے اور جب جب فائنل قریب آرہا تھا حجاب کا خوف بڑھ رہا تھا۔بھائی آپ فائنل میں پہنچ گئے ہے۔

مگر اس بار فائیٹر بہت مضبوط ہے۔حجاب نے معیز کو خبردار کیا۔ہاں سنا تو میں نے ہے۔معیز سوچتے ہوئے بولا۔بٹ تم فکر نہ کرو تمہارا بھائی ہی جیتے گا۔معیز نے حجاب کو گلے لگا کر محبت سے اسے بوسہ دیا۔

اور یہ پہلا بوسہ تھا جو پیار سے معیز نے اپنی بہن کو دیا تھا۔کتنی پیاری ہے میری بہن۔بہت اچھا شوہر ڈھونڈونگا تمہارے لئے۔معیز اسے مسکرا کر دیکھتے ہوئے بولا۔بٹ بھائی۔حجاب نے بولنا چاہا۔میری جان جب آپ کہو گی تب شادی آپکی کرونگا آپ سے میرا وعدہ ہے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بٹ ایک نا ایک دن تو آپکی شادی ہو گی نا۔ معیز اسکی ناک دبا کر بولا۔ ہمم۔ صحیح۔ اچھا تمہیں بہت برا بھلا کہا اس کیلیئے سوری۔ معیز نے اس سے معافی مانگی۔

کوئی بات نہیں بھائی۔ حجاب نے آنسو صاف کرتے کہا۔

میری بہنا کیوں رو رہی ہے۔ اب مت رونا۔ معیز اسکے آنسو پوچھتے بولا۔ اب چلو کلب چلتے ہیں۔ جی بھائی۔

اسلام آباد میں پنجاب ٹورنامنٹ کا فائنل تھا لہٰذا ہبہ زینب اور شہری نے اسلام آباد روانہ ہونا تھا۔ آج ہم پہلی بار اسلام اباد روانہ ہو رہے ہیں۔ ہبہ بولی۔ ہمم میں بھی فرسٹ ٹائم جا رہا ہوں۔ شہری بولا۔ اچانک زینب کا فون بجا اور اسکرین پر نمبر دیکھ کر اس کو جھٹکا لگا۔

حجاب کا فون ہے۔ واٹ۔ ہبہ بولی۔ تو اٹھاو۔ شہری زینب کی عقل پر ماتم کرتے بولا۔ سلام کے بعد کلام شروع ہوا۔

تم لوگ اسلام اباد آرہے ہو تو میرے پاس رکنا۔ میرے ہاں تمہاری دعوت ہے۔ حجاب نے فون کا مقصد بتاتے ہوئے کہا۔ دیکھو حجاب ابھی دعوت مناسب نہیں۔ جب تک معیز کا مسئلہ حل نہیں ہو جاتا ہم اتنا آگے تعلق نہیں

بڑھا سکتے اور پھر ہمارا فائنل تم لوگوں کے ساتھ ہے اگر تمنے دعوت پر بلانا ہے تو اسکی دو شرطیں ہیں۔ ہم اپنک گنوں کے ساتھ اندر آئیں گے۔ دوسرا معیز وہاں پر نہیں ہو گا۔ شہری نے ایک ہی لہر میں کلام کر دیا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دونوں شرطیں منظور ہے۔ حجاب نے کچھ سیکنڈ بعد بولا۔اور فون بند کر دیا۔شٹ غلط ہو گیا مجھے اس سے شرائط نہیں رکھنی تھی۔ مجھے کیا معلوم تھا کہ وہ شرائط مان لیگی۔ زینب ہبہ شہری کو لیکر کلب میں انٹر ہوئے تو حجاب اور معیز پہلے ہی موجود تھے۔ شہری رنگ میں اترا تو فائیٹ اسٹارٹ ہو گئی۔ دونوں ایک دوسرے کی تاڑ میں تھے اچانک معیز نے لات ماری جسے شہری نے بلاک کر کے بڑی پھرتی سے معیز پر وار کیا اور معیز گر گیا اور شہری نے دو پوائنٹ حاصل کر لئے۔ معیز نے اٹھتے ساتھ ہی شہری کی کمر والی سائیڈ پر کک ماری جسے شہری نے بلاک کرتے ہی موڑ دیا جس سے معیز زمین پر گرا اور شہری کے چار پوائنٹ ہو گئے۔اب دونوں جارحانہ انداز میں لڑ رہے تھے اچانک شہری نے مکا مارا جسے معیز نے بلاک کر لیا مگر شہری نے پھرتی دکھائی اور دوسرا ہاتھ معیز کا پکڑ کر جھٹکا دیا اور اسے پٹخ دیا۔سب دنگ تھے آج معیز کو کیا ہو گیا ہے۔

اسکور معیز کا زیرو تھا مگر حجاب ابھی ابھی آس لگائے بیٹھی تھی اسکا بھائی کوئی چھوٹا فائیٹر نہیں تھا۔

اب شہری جارحانہ انداز میں لڑ رہا تھا۔اچانک شہری کے فو پنچ معیز کے بازو میں پھنس گئے اس سے پہلے معیز یہ بازو موڑتا شہری نے پھرتی سے اپنے بازو گھما کر معیز کو دھکا دے دیا۔شہری پھر دو پوائنٹ لے گیا۔اب شہری کو جیت کیلئے دو درکار تھے جبکہ معیز کو دس۔

دونوں حارحانہ انداز میں تھے۔ شہری نے مکا مرا مگر وہ خالی گیا معیز نے فوراوار کیا مگر شہری بلاک کرنے میں کامیاب رہا مگر معیز نے اسے فوراد ھکا دیا مگر شہری نے خود کو سنبھال لیا۔معیز نے آگے بڑھ کر کک مری

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جسے شہری نیچے ہو کر کور کیا اور پیچھے سے پوری طاقت سے شہری نے کک ماری اور معیز لڑکھڑا کر گر گیا

۔جبکہ کلب میں یاھو کا نعرہ لگا۔ کپ شہری کے ہاتھ میں تھا ہبہ اور زینب دونوں ہی خوش تھی۔

ایم سوری بہنا میں ہار کر آ گیا۔ معیز نے تھکے لہجے میں حجاب کو کہا۔ کوئی بات نہیں بھائی ہوتا ہے۔ حجاب نے تھپکی دی۔ بہت خطرناک فائیٹر ہے۔ میں اس کے مقابلہ نہیں کر سکا۔ معیز حجاب کو صفائی دے رہا تھا جبکہ حجاب اس کو محبت ہی دے رہی تھی وہ حیران تھا۔ حجاب نے اسے ایک لفظ بھی نہیں کہا۔ بھائی کدھر جا رہے ہو۔ حجاب نے اسے روکنا چاہا۔ بہن مجھے کچھ ٹائم اکیلے گزارنا ہے۔۔ معیز نکل گیا۔

شہری۔ زینب ہبہ اپنی گاڑی میں آکر بیٹھے ہی تھے کہ حجاب ان کے پاس آئی تھی۔ تم لوگ دعوت پر نہیں آ رہے۔ حجاب نے پوچھا۔ یار دیر ہو رہی ہے پھر کبھی سے سہی۔

زینب جان چھڑا کر بولی۔ تم لوگوں نے شرط پر وعدہ کیا تھا یہ تو کوئی بات نہ ہوئی۔ حجاب غصے سے بولی۔

پھر کسی دن رکھ لیتے ہیں۔ ہبہ بولی۔ اچھا میں آتا ہوں۔

مگر صرف میں ہی آؤنگا۔ شہری بات سنبھالتے ہوئے بولا۔

تو پھر ہم دونوں بھی آئیں گے۔ ہبہ بولی۔ اور پھر تینوں حجاب کے گھر موجود تھے۔ اگر شہری نے کی نہیں کی تو حجاب نے بھی نہیں کی تھی پر تکلف دعوت تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حجاب کھڑی کھانا سرف کر رہی تھی۔ کھانا کھانے کے بعد شہری نے سگریٹ لگا لیا تھا۔ جبکہ ہبہ اور زینب چائے پی رہی تھی۔ بہت اچھا کھانا ہے۔ زینب نے تعریف کی۔ تھینکس حجاب بولی۔ تو کیا بنا معیز کا کچھ پتا چلا

۔

تقریبا دو مہینے بعد بھائی معیز آئے تھے اور پھر فائیٹ میں مصروف ہو گئے۔ اور آج فائنل تھا۔ ہمم۔ زینب بولی۔

تمہارے ساتھ رویہ کیسا ہے۔ شہری نے سوال کیا۔

پہلے سے بہت اچھا ہے میں نے اتنا اچھا پہلے نہیں دیکھا۔

کیا تمہیں پتا ہے ان دو مہینوں میں معیز کہاں تھا۔ شہری نے حجاب سے پوچھا۔ نہیں۔ حجاب نے مختصر جواب دیا۔ حجاب اب تمنے کام شروع کرنا ہے۔ کیونکہ اب اس کے ساتھ وقت گزاری کا موقع ہے تمنے اپنی حفاظت کرنی ہے اور یہ لڑکی جسکا نام صبا ہے اور کچھ اتنی پاور فل نہیں ہے تم خود سمجھ دار ہو۔

شہری کا لہجہ ہمدردانہ تھا۔ ہمم۔ حجاب نے سر ہلایا۔

اچانک ہبہ اٹھ کھڑی ہوئی مجھے الٹی اور چکر آرہے ہیں۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

زینب اٹھی اور حجاب کی ہدایت سے اسے لے گئی دو الٹیوں کے بعد ہبہ واپس آئی۔اب کیسی حالت ہے۔ چکر آرہے ہیں۔ ہبہ نے جواب دیا۔ یار زینب کسی ڈاکٹر کو بلاو۔زینب نے فون کر کے اپنی دوست کو بلالیا اسلام آباد میں اسکے کئی دوست تھے۔ڈاکٹر نے آکر ہبہ کو چیکپ کیا۔اور پھر مسکرائی۔ کیا ہوا کنزا۔زینب ہبہ کو دیکھ کر بولی۔ یار یہ ماں بننے والی ہے۔ کیا سچ میں۔ شہری اٹھ کھڑا ہوا جبکہ ہبہ کی نظر زمین پر ٹکی ہوئی تھی۔

زینب بھی خوش تھی مگر اسے ایک چیز کا دکھ تھا ہبہ زینب سے بہت آگے تھی۔ شہری کے پاوں زمیں پر نہیں تھے۔ جبکہ حجاب کیلئے یہ سب ایک عجیب چیز تھی۔

یار ہم لاھور جائیں گے کوئی مسئلہ تو نہیں۔ شہری نے کنزا کو مخاطب کہا۔ نہیں پر انکا اچھا سا خیال رکھیں۔

کام وغیرہ سے پرہیز کریں۔اوکے جی جی ٹھیک۔

جبکہ ہبہ کا سر اب بھی جھکا ہوا تھا۔ تھینکس ہبہ تمنے بہت اچھا گفٹ دیا ہے مجھے۔ شہری نے جذبات بھرے لہجے میں کہا۔ تو ہبہ کو سر اٹھا کر دیکھنا ہی پڑا۔

اس کے چہرے پر الگ ہی خوشی تھی اور آج ہبہ کھلکھلا کر ہنس پڑی تھی۔ ویسے کنزا کہ کر گئی ہے تم کام نہیں کروگی بٹ اسے کیا پتا تم تو ہو ہی سست۔ شہری نے اسے چڑایا تو ہبہ نے پاس پڑا تکلیہ اسے دے مارا۔

اب چلتے ہیں ہمنے لاھور پہنچنا ہے۔ زینب حجاب سے الوداع کرتی بولی۔ یہ تینوں نکل رہے تھے۔اچانک معیز سامنے آگیا۔اور معیز نے جہاں فائیٹر کو دیکھا وہیں زینب ہبہ کو دیکھ کر حیران ہوا بیشک دونوں نقاب میں تھی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مگر زینب کی آنکھیں وہ پہچانتا تھا۔ زینب معیز نے پکارا اور چلتا ہوا اسکے پاس آنے لگا اس سے پہلے قریب پہنچتا ۔شہری راستے میں آیا۔ تم کون ہو۔ معیز نے بیزاری سے پوچھا۔ زینب کا ہسبینڈ۔ کیا زینب تمنے شادی کرلی۔ مجھ میں کیا کمی تھی ہاں جو تمنے اس سے شادی کرلی۔ شہری کی طرف انگلی اٹھا کر بولا۔ دیکھو تم جو کوئی بھی ہو راستہ چھوڑو ہمارے پاس وقت نہیں ہے۔

معیز کے اندر کا غصہ زینب کو کھونے کا صدمہ سب ایک ساتھ باہر آ گیا۔ایسے کیسے جانے دوں اتنے عرصے بعد تو ہاتھ لگی ہے۔ معیز خباثت سے ہنسا اور ساتھ کئی فائیٹر بلا لئے۔ ہبہ نے آگے بڑھ کر معیز کو لات ماری جس سے وہ دور جا گرا زینب نے اپنے پاس آتے فائیٹر کو اچھل کر کک ماری۔ مگر وہ خود بھی گر پڑی کیونکہ عبایا میں لڑنا ممکن نہیں تھا۔ شہری نے فورا اپنی گن نکالی فائرنگ شروع کردی۔ ہبہ اور زینب بھی اپنی گن نکال چکی تھی۔ سارے فائیٹر مر چکے تھے۔ دھواں ہی دھواں تھا۔چند سیکنڈ بعد دھواں ختم ہوا تو معیز ہبہ شہری زینب ایک ساتھ تھے۔ معیز نے بڑھ کر زینب کا ہاتھ تھاما تو زینب نے دوسرے ہاتھ لا کر پنچ معیز کو مارا مگر اس بلاک کرلیا۔ یہ دیکھ کر شہری کو آگ لگ گئی۔

شہری آگے بڑھا اور معیز کے سر میں اپنا سر دے مارا۔

دونوں گتھم گتھا تھے اچانک معیز نے گن نکال کر شہری

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کے ماتھے پر رکھ دی۔ ہلنا مت ورنہ جان سے مار دونگا۔ جبکہ زینب ہبہ کا منہ کھل گیا۔ زینب تمہارے اس شوہر کو مرنا ہوگا۔ دیکھو تمہاری دشمنی ہمسے ہے میرے شوہر کو چھوڑ دو۔ زینب اسے باتوں میں لگا رہی تھی جبکہ ہبہ آہستہ آہستہ معیز کے پیچھے آرہی تھی جیسے ہی ہبہ قریب آئی معیز نے ایک کک ماری جو سیدھی ہبہ کے پیٹ پر لگی اسی دوران شہری نے معیز کا ہاتھ موڑا اسکی کلائی پر وار کیا جس سے گن چھوٹی اور شہری نے سیدھا اس پر فائیر کر دئے۔ ایگ گولی دماغ سے پار ہوئی دوسری گولی کندھے سے اور تیسری گولی شہری نے دل پر ماری شہری تو ڈھیر ہو چکا تھا مگر جب اس نے پلٹ کر دیکھا۔ تو اسکے بھی ہوش اڑ گئے۔ ہبہ بیہوش تھی اور زینب نے اسے اٹھایا تھا جلدی چلو۔ ڈاکٹر کے پاس۔ گاڑی نکالی اور چل پڑے مجھے ڈر لگ رہا ہے شہری ۔ میم کے پیٹ پر لات پڑی ہے کہیں۔ بکواس بند کرو زینب۔ شہری نے چیخ کر کہا۔ زینب سہم گئی۔ جی ڈاکٹر ایم سوری سر ہم آپ کے بچے کو نہیں بچا سکے پیشنٹ ٹھیک ہے۔ شہری وہیں پر سن رہ گیا جبکہ زینب اسے سنبھالنے کیلئے آگے بڑھی۔ ہمت کرو شہری ہمت۔ ہمنے میم کو بھی سنبھالنا ہے۔ زینب روتے ہوئے بولی۔

مگر شہری نے کوئی جواب نہیں دیا۔ دونوں ہبہ کے پاس داخل ہوئے تو وہ چھت کو گھور رہی تھی۔ ہبہ شہری نے پکارا مگر کوئی جواب نہیں دیا۔ کیا سوچ رہی ہو۔

شہری نے اس کے ماتھے کو چوما۔ شہری ہمارا بچہ کیسا ہوگا وہ مجھ پر جائیگا یا تم پر۔ وہ تمہاری طرح شرارتی تو نہیں ہوگا۔ کیا ہم اسے بھی فائیٹ سکھائیں گے۔ جبکہ شہری کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو گر رہے تھے اور زینب نے آگے بڑھ کر شہری کے کندھے پر سر رکھ دیا۔ ہبہ میری جان ادھر دیکھو۔ ہمارا بچہ اب نہیں رہا اور ہاں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہمارا دوسرا بچہ تمہارے جیسا ہو گا میری طرح شرارتی نہیں ہو گا۔ شہری نے اسکی ناک دبائی مگر آنسو نہیں رک رہے تھے۔ ہبہ نے ایک نظر شہری پر ڈالی۔ نہیں پہلا بچہ تو میرے جیسا ہو گا دوسرے کی مجھے پرواہ نہیں ہے۔ ہبہ ہوش کرو۔ اب ہمارا بچہ نہیں رہا۔ کیوں نہیں رہا وہ میرے اندر ہے دیکھو بیٹا تمہارے پاپا کیا کہہ رہے ہیں۔ کتنے برے ہیں تمہارے پاپا۔ ہبہ پیٹ پر ہاتھ رکھتی بولی۔ دیکھو ہبہ اللہ ہمیں اور بچہ دیگا۔ صبر سے کام لو۔

ارے تم کیا کہی جارہے ہو۔ اب میں تم دونوں کو نہیں چھوڑ نگی اگر تمنے ایسی کوئی بکواس کی۔ ہبہ غصے سے بولی۔ شہری نے ہبہ کے چہرے کو اوپر اٹھایا اور رکھ کر پورے زور سے ایک تھپڑ مارا۔ ہمرا بچہ مر گیا۔ ہبہ یہ بیہودگی بند کرو۔ ہبہ چیخ مار کر رونے لگی شہری ہمارا بچہ کیوں ہمیں چھوڑ گیا وہ تو ابھی پیٹ میں سانس لینے ہی لگا تھا۔ کتنے خواب دیکھے تھے میں نے اس کے بارے میں۔ سب میری وجہ سے ہوا نا ہم حجاب کے گھر جاتے اور نا یہ سب۔ شہری آنسو صاف کرتے بولا۔ ہاں تم دونوں زمہ دار ہو میرے بچے کی موت کے۔ اور زینب تمہاری معیز دشمنی نے مجھ سے میرا بچہ چھین لیا۔

مجھے اس دن پر افسوس ہے جب مجھے تم سے ملنے کا اتفاق ہوا تھا۔ نکل جاو یہاں سے۔ ہبہ روتے ہوئے بول رہی تھی جبکہ زینب بھی تڑپ گئی تھی۔ بس ہبہ بہت ڈرامہ کر لیا تمنے اب گھر چلو ورنہ ایک اور تھپڑ لگے گا تمہیں شہری ہبہ کے بالوں بھینچتے ہوئے بولا۔ مگر ہبہ نے کوئی چیخ نہیں نکالی۔ پھر شہری ہبہ کے بال سہلا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کر بولا تمھیں پتا ہے میں نے اپنے بچے کے قاتل کو جان سے مار دیا ہے۔کسکو۔ہبہ شہری کی آنکھ میں دیکھتے بولی

۔

معیز کو۔شہری نے اسکے بال سہلاتے ہوئے جواب دیا۔مگر ہبہ پھر دھاڑے مار کر رونے لگی۔شہری نے کچھ سوچتے ہوئے ہبہ کے کندھے پر ایک خاص نس دبائی اور ہبہ بیہوش ہو گئی۔چلو زینب اب ہمنے ہبہ کے جاگنے سے پہلے گھر پہنچنا ہے بلکہ ہم اپنے بنگلے میں جائینگے جو ہمنے خریدا تھا۔زینب نے جواب دیا۔ہمم۔شہری نے سر ہلایا۔اور زینب ڈرائیو کرنے لگی جبکہ شہری نے آنکھ بند کرلی تھی۔جبکہ زینب کی حالت بھی بگڑی ہوئی تھی۔

شہری اور زینب ہبہ کو لیکر اپنے آبائی شہر آ گئے۔یہ ایک خوبصورت بنگلہ تھا جسے زینب نے خرید لیا تھا۔زینب فورا لاہور فون کر کے ہمارے فائیٹروں کو کہو سیدھے ادھر آ جائیں۔لاہور ہمارا کوئی نہیں ہونا چاہئے۔کہیں ایسا نہ ہو حجاب وہاں آ کر کچھ کاروائی کرے۔فی الحال مجھ میں کچھ کرنے کی ہمت نہیں ہے۔ہبہ کی یہ حالت مجھ سے دیکھی نہیں جا رہی۔اب جو کچھ کرنا ہے بعد میں کرینگے۔شہری نے زینب کو آرڈر جاری کئے رات ہو چکی تھی اور سارے فائیٹر شہری کی ہدایت کیمطابق جمع ہو چکے تھے۔سب ہبہ کی حالت دیکھ کر

دنگ رہ گئے تھے وہ وہ ظالم حسینہ جس کے نام سے لوگ کانپتے تھے آج بلکل ٹوٹ چکی تھی ایسا لگ رہا تھا جیسے ابھی پھانسی ہونے والی ہے۔کیا ہوا میم۔نور زینب کے پاس آ کر بولی۔نور وہ ہمارا بچہ نہیں رہا میم ہبہ پریگنٹ

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تھی۔سب کی آنکھیں نم تھی۔بلاشبہ ہبہ سب کی جان تھی اسکی سختی کو سب خوشی سے برداشت کرتے تھے

۔کیسے ہوا یہ سب۔اپنی بولی۔

وہ معیز کی وجہ سے۔زینب نے جواب دیا۔میم اسے ہم زندہ نہیں چھوڑینگے ہم آج ہی اسلام آباد جائینگے۔نور لال آنکھوں سے بولی۔معیز مر چکا ہے شہری نے مار دیا ہے اسے۔تم لوگ میم ہبہ کو سنبھالو۔زینب ٹوٹے لہجے میں بولی۔ہبہ ہوش میں آچکی تھی مگر گم صم تھی۔میم۔زینب نے ہبہ کو پکارا۔کیا حالت بنالی ہے اپنی ۔جبکہ ہبہ نے کوئی جواب نہیں دیا۔شہری کہاں ہے کسی کھائی سے چلتی آواز آئی۔میں بلاتی ہوں۔زینب شہری کو بلالائی۔تم سب بھی سوجاو زینب باقیوں کو کہا۔میم کیسی ہیں۔شہری ہی میم کو نکال سکتا ہے۔زینب ہارے لہجے میں بولی۔

زینب آج رات مجھے ہبہ کے پاس رہنے دو۔اوکے شہری

ہبہ کو تمہاری ہی ضرورت ہے میرا وقت قربان ہو۔زینب پھیکی مسکراہٹ سے بولی۔ تھینکس شہری زینب کے ماتھے پر مہر ثبت کرکے چلا گیا۔روم میں آیا تو ہبہ چھت کو ہی گھور رہی تھی۔شہری کو دیکھ کر چونک گئ ۔تم تو آج زینب کے ساتھ تھے۔ہبہ نے کھوئے لہجے میں کہا۔میں نے اس سے بات کی ہے۔اور بیڈ پر ہبہ کے ساتھ ہی لیٹ گیا۔اور اسکا رخ اپنی طرف کرلیا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہبہ کیا تم مجھ سے ناراض ہو۔ شہری نے اسے خود میں بھینچتے ہوئے کہا۔ نہیں۔ مختصر جواب آیا۔ ہبہ اس بچے پر میرا حق بھی تو تھانا۔ لیکن میں بھی برداشت کررہا ہوں تو کیا تم برداشت نہیں کرو گی۔ میں جانتا ہوں تم ایک ماں ہو تمہارے لئے زیادہ مشکل ہے۔ مگر تمہیں آگے بڑھنا ہے۔ یہ بچہ ہمارا آخرت میں سہارا ہو گا ہماری سفارش کریگا۔ شہری اسکے ماتھے پر ثبت کرتا بولا۔

اب ہمیں آگے کا سوچنا ہے۔ سمجھ گئی تم۔ شہری اس کے گال پر کس کرتے بولا۔ ہمم۔ ہبہ نے جواب دیا ۔اور شہری ہبہ کو سلانے لگا اور خود بھی نیند کی وادی میں اتر گیا حجاب نماز ظہر کی نماز پڑھ کر فارغ ہوئی تھی کہ صبا گھبراتی ہوئی آئی۔ میم کیا ہوا صبا میم وہ بھائی معیز کا قتل ہوا ہے اور انکی لاش باہر لوگ لیکر آئے ہیں پوسٹ مارٹم کرنے والوں کا کہنا ہے کل شام کو قتل ہوا ہے۔ کیا یہ کیا بکواس ہے۔ میم میں سچ کہہ رہی ہوں آپ باہر آئیں حجاب جیسے ہی صحن میں آئی تو اسی یقین کرنا پڑا تین سوراخ اس کے جسم پر تھے۔ کس قدر بے دردی سے قتل ہوا تھا وہ۔ حجاب کی چیخ نکل گئی۔

کس نے کیا یہ سب مجھے بتاو۔ حجاب چلانے لگی۔

میم کچھ پتا نہیں چل رہا یاری بیس فائیٹروں کو بھی گولی لگی ہے اور وہ سب مارے جا چکے ہیں بھائی معیز کی گن بھی ہمارے پاس نہیں ہے مطلب صاف ہے کوئی بہت بڑا جھگڑا ہوا ہے گن چلنے کی کسی کو آواز نہیں آئی شاید سلینسر استعمال ہوا ہے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تحقیق کراو مجھے قاتل چاہئے کس سنے میرے بھائی کی یہ حالت کی ہے۔ حجاب روتے ہوئے چیخ رہی تھی۔

میم ہم ڈھونڈ رہے ہیں۔ آپ خود کو سنبھالیں۔ سب کی آنکھیں نم تھی حجاب کی یہ حالت دیکھ کر۔ ایک ہی تو بھائی تھا میرا وہ بھی جاتا رہا۔ حجاب روتے ہوئے بولی۔

آج معیز کو مرے دسواں دن تھا اور آج حجاب اسی جگہ پر آئی تھی جہاں اس کے بھائی کا قتل ہوا تھا۔

ادھر ادھر گھر والوں سے پوچھ تاچھ ہو رہی تھی۔

مگر کسی کو کچھ بھی معلوم نہیں تھا۔ آخر کار ایک

عورت مل ہی گئی جس نے سب بتا دیا اور کہانی سن کر حجاب حیرت میں آگئی۔ بیٹا تمہارا بھائی کا سامنا ایک لڑکے اور دو لڑکیوں سے تھا۔ تمہارا بھائی ایک لڑکی کی طرف بڑھا تھا مگر اس کی لڑائی اس لڑکے سے ہو گئی۔

ان تینوں نے گن نکالی اور شروع ہو گئے۔ تھوڑی دیر بعد تمہارے بھائی نے گن اس لڑکے کی پیشانی پر رکھ دی

پھر تمہارے بھائی نے اس لڑکی کو کک ماری جس سے وہ بیہوش ہو گئی مگر اسی دوران اس لڑکے نے تین گولیاں تمہارے بھائی کو مار دی اور پھر وہ لوگ چلے گئے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ کسی ہسپتال جا رہے تھے انکی آواز میں نے سنی تھی۔

عورت بول کر خاموش ہو چکی تھی۔ جبکہ حجاب کا ذہن بس اسی بات پر اٹکا تھا کہ انہوں نے فائر کھولا ہے۔

وہ یہ بات بھول گئی تھی کہ بیس فائیٹر سے عبایہ میں نارمل فائیٹ نہیں ہو سکتی۔ منیب میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑ نگی تم لوگوں نے میرے بھائی کو مار دیا۔

کتنی بے دردی سے مارا ہے۔ کیا یہ تھا وہ لڑکا حجاب منیب کی ویڈیو جو کہ معیز کی فائیٹ پر بنائی تھی اس عورت کو دکھا کر بولی۔ ہاں بیٹا یہ ہی تھا۔

جی آپ کا بہت شکریہ۔ حجاب بول کر آگے بڑھ گئی۔

مریم کے فون پر کال آئی اس نے کال اٹھائی۔ ہاں بولو صبا کیا ہوا۔ یار میم حجاب کو پتا چل چکا ہے کہ معیز کو کسنے قتل کیا ہے اور وہ لاھور آرہی ہے اب تم میں سے کوئی بھی نہیں بچے گا حجاب نے تمہیں پیغام دیا ہے۔ کیا صبا فون بند کر چکی تھی۔ زینب زینب۔ کیا ہوا مریم تم پریشان ہو۔ یار وہ حجاب کو پتا چل چکا ہے۔

شہری نے معیز کو قتل کیا ہے اور وہ لاھور آرہی ہے۔

کیا۔ اس نے یہ بات شہری اور ہبہ کو بتائی۔ آنے دو اسے۔

زندہ نہیں چھوڑ نگی اسکے بھائی نے میرا بچہ چھین لیا۔ ہبہ سرخ آنکھوں سے بولی۔ ا۔ کوئی کچھ نہیں کریگا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اسے آنے دو لاھور ہمارا کوئی فائیٹر وہاں نہیں ہے۔

اور حجاب سے بدلہ اب میں لونگا۔ میں اسے احساس دلاونگا کہ بچہ کھونے کا دکھ کیا ہوتا ہے۔ شہری سرخ آنکھوں سے بولا۔ تم لوگ فکر نہ کرو اور ادھر ہی رہو۔

زینب ہبہ خاموش تھی کیونکہ شہری اب حجاب کا مقابلہ کر سکتا تھا۔ زینب نے ہبہ کو سنبھالنا تھا۔

اور سب ہبہ کے پاس جمع تھے۔ شہری ڈاکٹر کے پاس گیا

اور اپنے چہرے کے سارے بال صاف کرا دئے۔

ایک شیشے کی عینک بنوائی اور سیدھا لاہور پہنچ گیا۔

شہری تم کہاں جا رہے ہو۔ زینب بولی۔ یار گھر بھی ٹائم دینا ہے اور مدرسے بھی۔ میں دس دنسے فلم چلا رہا ہوں۔

شہری کو عینک اور اور کلین دیکھ کر زینب حیران ہو گئی۔ کتنا کیوٹ لگ رہا تھا۔ شہری لاہور پہنچ گیا۔۔

وہ ایک خاص سڑک کے پاس پہنچ کر سگریٹ پھونک رہا تھا۔ اچانک گاڑیاں گزرنے لگی اور شہری نے سگریٹ پھینکی۔ اور فورا اسکی گاڑی کے آگے آگیا۔ مگر حجاب نے بڑی تیکنک سے گاڑی روکی۔ گاڑی رکتے ہی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جیسے ہی گاڑی پیچھے ہوئی شہری اس سے ٹکرا گیا۔اور کچھ دور جا پڑا ماتھے سے خون بہنے لگا۔اب اسکا چہرہ دیکھنا ہے۔

شہری دل میں عزم کر کے بولا۔حجاب غصے سے باہر آئی مگر اس سے پہلے شہری اپنا چشمہ لگا چکا تھا۔

لڑکیوں ایک فوج اسکے ساتھ تھی۔اور وہ ان کے درمیان چاند جیسی تھی۔اوئے اوارہ لڑکے میری جیپ ہی ملی تجھے مرنے کیلیئے۔حجاب غصے سے بولی۔اوہ اوارہ لڑکی میرا چشمہ گر گیا تھا۔حجاب کا غصہ اسکی بیبسی دیکھ کر ہوا ہو گیا۔تمہارا چشمہ کدھر ہے یہ جو لگا ہے آنکھوں ہر یہ کیا ہے۔حجاب غصے سے بولی۔

پہلے میا ٹریٹمنٹ کرا دو پھر سب بتا دونگا۔حجاب اسکی بات پر حیران ہوئی۔چلو اٹھو۔حجاب بیزاری سے بولی ۔مجھ میں ہمت نہیں۔شہری کراہتے ہوئے بولا۔

تم کسطرح کے مرد ہو اتنا سا برداشت نہیں کر سکے۔

حجاب چیخ کر بولی۔شہری اس طعنے پر اندر ہی اندر آگ بگولا پلان سوچ کر پھر کراہنے لگا۔

حجاب ایمبولنس بلانے کی غلطی نہیں کر سکتی تھی۔

کیونکہ اسے پتا تھا پاکستان میں رائی کا پہاڑ بنتے دیر نہیں لگتی۔حجاب آگے بڑھی اور اسے اٹھا دیا۔

ہاتھ اسکے کندھے پر رکھتے ہوئے شہری نے اسکا نقاب سرکا دیا اور چاند سا چہرہ شہری کے سامنے تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

گلابی پتلے باریک کنڈار ہونٹ۔ براون گہری آنکھیں حسین چہرہ شہری کی آنکھوں میں تھا۔ حجاب کے اندر آگ لگ گئی پہلی بار اجنبی اسکا چہرہ دیکھ چکا دل کیا ابھی جان سے مار دے اسے مگر وہ کچھ نہ کر سکی۔

مگر اسکی آنکھیں دیکھ شہری نے بیہوش ہونے میں ہی عافیت جانی۔ حجاب نے فورا نقاب سیٹھ کیا۔اوہ شٹ یہ بیہوش ہو گیا۔ حجاب سر پر ہاتھ رکھ کر بولی۔

یار یہ نئی مصیبت گلے لگی ہے۔اب کیا کریں۔ میم اسے لے چلتے ہیں۔ حجاب لاہور میں اپنے بنگلے میں آگئی تھی۔

تم آدھے لوگ ادھر آو اور آدھے ان کے کلب جا کر دیکھو۔اوکے میم اور ہبہ شہری کو لیکر بنگلے میں آگئی۔

شہری پر پانی کا چھڑکاو کیا تو شہری ہوش میں آگیا۔

بیہوش وہ ہوا ہی کہاں تھا۔اس نے سر پر ہاتھ لگایا تو پٹی بندی تھی۔ میں کہاں ہوں تم لوگ کون ہو۔

شہری ایکٹنگ کرتے بولا۔ میم ہوش آگیا اس لڑکے کو۔

حجاب کے پاس آکر ایک لڑکی بولی۔اچھا میں آتی ہوں۔

حجاب نے جواب دیکر لڑکی کو چلتا کیا۔ دیکھو مجھے جانے دو پلیز۔ میں نے پہنچنا ہے۔اے لڑکے چپ کر وورنہ تمہاری ہڈی توڑ دونگی۔ایک لڑکی شہری کا ہاتھ موڑتے بولی۔ شہری نے پوری ایکٹنگ کرتے چیخ ماری۔ کیا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہو رہا ہے ہیاں پر اور تمنے اسکا ہاتھ کیوں موڑا۔ وہ میم یہ جانے کی ضد کر رہا تھا۔ دفع ہو جاو۔ وہ لڑکی ڈرتے ڈرتے نکل گئی۔ کون ہو تم کیا نام ہے تمہارا۔ حجاب نے آتے ہی اس سے پوچھا۔ میرا ان نام شہریار ہے اور نک نام شہری ہے۔ میری گاڑی کے سامنے کیوں آئے تم۔ حجاب اس کو دیکھتے بولی جتنے تم شریف دکھتے ہو اتنے ہو نہیں۔ تمہارے منہ سے سگریٹ کی بو آرہی تھی۔ حجاب نے طنز کیا۔ بات سنو حجاب یعنی میم۔ ایسے کسی پر الزام نہیں لگاتے کسی کے منہ سے شراب کی بدبو آرہی ہو تو اسے شرابی نہیں کہتے ہو سکتا ہے اسے کسی نے زبردستی پلائی ہو وہ طنز کرتے بولا۔ حجاب کو چپ لگ گئی۔ کیا ہوا تھا تمہارے ساتھ۔ وہ میں مدرسے آرہا تھا۔ چند اوباش لڑکے میرے پیچھے لگے اور میرا چشمہ توڑ دیا اور مجھے زبردستی سگریٹ پلادی۔ سگریٹ پیکر میرا سر گھوم گیا اور میں آپ کی گاڑی کے سامنے آگیا یہ شکر ہے میرے پاس دوسرا چشمہ تھا۔ جسے میں نے لگالیا۔ دنیا بھر کی معصومیت چہرے پر سجا کر بولا۔

اور حجاب حیران تھی کتنا بے بس یہ لڑکا تھا اس کی پرانی سی شلوار قمیض اسکی گواہ تھی یہ کوئی غریب لڑکا ہے۔ اچھا تم سے سوالات کرونگی تم جوابات دوگے۔ حجاب سختی سے بولی اور پھر سوال پوچھنے لگی۔ اور کوئی ایسا سوال نہیں تھا جسکا شہری نے جواب نا دیا ہو۔ اور حجاب اسکی آواز میں گم ہو رہی تھی۔ وہ جب کسی سوال کا جواب دیتا تو اسکے ساتھ ساتھ ایسے نکات بیان کرتا حجاب دنگ رہجاتی۔ ایسا ذہین فطین وہ پہلی بار دیکھ رہی تھی۔ یہ سارے نکات کہاں سے بتاتے ہو تم۔ حجاب حیران ہوتے بولی۔ یہ سب میں نے نکالے ہیں کسی بھی کتاب کے نہیں ہیں۔ شہری سر جھکا کر بولا۔ حجاب اندازہ لگا چکی تھی۔ یہ کیا چیز ہے اور حجاب اسے پہچان نہیں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پائی تھی کہ یہ اسکے بھائی کا قاتل ہے۔اب میں جاوں۔ نہیں کھانا کھا کر جاو۔ پلیز مجھے جانے دو مجھے تم سے ڈر لگ رہا ہے۔ میں نے سنا ہے لاہور میں لڑکیاں شراب پیتی ہیں اور یہ لڑکیاں کبھی لڑکوں کو اٹھا کر بھی لیجاتی ہیں اور ان سے غلط کام کرواتی ہیں اور انھیں نشے پر لگاتی ہیں وہ ڈرتے ہوئے بولا۔ حجاب حیران تھی یہ لڑکا کتنا شریف ہے یہ اشارہ کرے تو لڑکیاں اسکے پاس آئیں مگر یہ کتنا ڈرپوک ہے۔ حجاب اسکے چہرے کو دیکھتے بولی۔

آپ کون ہو نظریں جھکاتے شہری بولا۔ میں حجاب نام ہے میرا۔ اسلام آباد سے ہوں۔ یہاں اپنے بھائی کے قاتل منیب کو ڈھونڈنے آئی ہوں۔ نا چاہتے ہوئے بھی حجاب کو بتانا پڑا۔ آپ کا بھائی کیسے قتل ہوا۔ شہری لاعلم بنتے بولا۔ حجاب ننے اکک نظر اس پر ڈالی اور ساری کہانی سنا دی۔ آپ کو یقین ہے کہ اس نے بلاوجہ آپ کے بھائی کو مارا ہے۔ جب بیس فائیٹر آئیں گے اور ایک لڑکی کی عزت پر ہاتھ ڈالیں گے اسکا شوہر کیا کریگا۔

آپ نے ویڈیو میں دیکھا آپکا بھائی آگے بڑھ گیا ہے۔اور پھر اسنے گن رکھ دی۔ آپ پڑی لکھی ہیں جو شخص اپنی جان بچاتے ہوئے کسی کو مار دے کیا وہ قاتل کہلاتا ہے۔

آپ کو یہ بات سوچنی ہے میرے خیال میں آپ کو سب بھول جانا چاہے اور آگے بڑھنا چاہے۔ شہری نے حجاب کو آئینہ دکھا دیا تھا اور حجاب کی آنکھوں سے آنسو بہ رہے تھے۔اور وہ سچ کو تسلیم کر چکی تھی غلط اسکا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بھائی تھا۔اوراس لڑکے کی دانشمندی پر حیران تھی۔ ہم صحیح کہتے ہو آپ۔ مگر مجھے اس شخص سے نفرت ہے جسکے ہاتھوں میرا بھائی مرا ہے۔ حجاب۔ آنسو صاف کرتے بولی۔ یہ تو قدرتی نفرت ہے اسے آپ دفع کریں۔

اچھا میرے سوال کا جواب دو۔ حجاب نے پوچھا۔جی کونسا۔ حجاب نے اپنا سوال پیش کیا۔ شہری نے فورا جواب دیا۔ مگر حجاب نے اس پر تین اعتراض کئے۔

شہری بولا۔اس کیلئے تو پورا مضمون لکھنا پڑیگا۔اس کیلئے تفصیل کی ضرورت ہے۔ مجھے قلم اور رجسٹر لادو اسکا جواب لکھ دونگا۔ حجاب نے سوال ہی ایسا کیا تھا۔

حجاب نے اس کے لیئے سب انتظام کر دیا اور چلی گئی اور جاکر سو گئی۔ صبح فجر پڑھ کر جب وہ نکلی تو شہری جانے کی تیاری کر رہا تھا اور اسکے ہاتھ میں رجسٹر تھا۔جی میں چلتا ہوں یہ میں نے لکھ دیا ہے مگر ابھی بھی کچھ ابحاث باقی ہیں رجسٹرڈ ختم ہو گیا۔

حجاب حیرانی کے سمندر میں غرق ہو گئی۔ مگر جب اسنے رجسٹر کھولا تو اسے یقین کرنا پڑا کیونکہ آخری صفحہ بھی بھرا ہوا تھا۔ یہ کب تمنے لکھا ہے۔ حجاب نے پوچھا۔جی رات لگ گئی ہے۔ بغیر کتاب کے اس نے سب لکھ دیا تھا۔ شہری نکلنے لگا تو حجاب بولی کہاں پڑھتے ہو۔ شہری مدرسے کا نام بتا کر نکل گیا۔

جبکہ حجاب اسکے لکھے کو پڑھنے میں مگن ہو گئی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور وہ پڑھتی دنگ رہ گئ۔ ہر دوسرا صفحہ اسے سمجھ نہیں آتا تھا۔ وہ حیران تھی یہ ساری ابحاث ایک رات میں بغیر کتاب کے کیسے کر دی۔ نماز اور قرآن کے بعد وہ یہی رسالہ پڑھتی۔ سو صفحے اسنے پانچ دن میں مکمل کیے مگر حال یہ تھا اگلا سمجھتی تو پچھلا غائب اور پچھلا پڑھتی تو اگلا غائب۔ ایسا نہیں تھا وہ کوئی نکمی نہیں تھی وہ بہت ذھین فطین لڑکی تھی۔ مجھے تو یہ بحث نہیں آرہی اور پتا نہیں اسنے کونسی بحث کرنی تھی۔ کتنا ذھین ہے وہ۔ مزید دو دن لگا کر وہ رسالہ پڑھ کر یاد کر لیا۔ اور آخری صفحہ اسے مزید حیرت میں ڈال رہا تھا صفحات کے رونوں طرف لائن لگی تھی اور شہری نے وہ لائن بھی بھری ہوئی تھی جس میں شہری نے دس ابحاث کی طرف اشارہ کیا تھا۔ حجاب نے اسکی فوٹو کاپی کی اور شہر کے بڑے بڑے اشخاص کو بھیج دی۔ اور ساتھ لکھا کیا کوئی اسکا رد کر سکتا ہے مگر ہر ایک نے کوئی رپلائے نہیں کیا سوائے اسکے کے مصنف کو بڑے عمدہ القاب سے نوازا۔ جبکہ کچھ نے وقت مانگا۔

آج شہری کو حجاب سے الگ ہوئے پندرہ دن ہو گئے تھے۔ مگر نہ شہری کے رسالے کا جواب تھا اور نا شہری کا پتا تھا۔ جبکہ شہری کو سوچنا اسکا معمول تھا وہ سارا دن بس شہری کا رسالہ پڑھتی تھی۔ اور کبھی پہلا صفحہ پڑھتی جس میں شہری نے حجاب کا ذکر کیا اور اپنے رسالہ لکھنے کا مقصد بتایا تھا اور کبھی آخری اور وہ دس ابحاث کے الفاظ پڑھتی جسے شہری ادھورا چھوڑ گیا تھا اور اسکا دل کرتا وہ پھر آئے اور یہ سب مکمل کر دے۔ جبکہ دوسری طرف شہری ہبہ اور زینب کو لاھور لے آیا تھا اور انھیں اپنی حجاب سے ہونے والی ملاقات اور حجاب سے صلح کا بتا چکا تھا۔ اب انکی زندگی آسان گزرنی تھی اور شہری بھی پر سکون تھا اسے لگتا تھا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حجاب چلی گئی ہو گی مگر یہ اسکی خام خیالی تھی۔آج بیسواں دن تھا شہری اور حجاب کی ملاقات کو۔شہری مدرسے سے نکلا ہی تھا جبکہ اسکے سامنے ایک جیپ آکر رکی تھی چھٹی کا وقت تھا سب نکل رہے تھے۔اور شہری کے ہوش اسکو دیکھ کر اڑ گئے تھے وہ حجاب کی ہی جیپ تھی اسکا مطلب یہ نہیں گئی۔شہری سوچتے ہوئے بولا۔اگر اسے میرے منیب ہونے کا پتا چلا تو یہیں پر ہنگامہ ہو گا لہزا مجھے آگے جانا چاہئے۔شہری جیپ کے سامنے آیا اور ڈور کھول کر اگلی سیٹ پر بیٹھ گیا اور حجاب نے گاڑی چلا دی۔جبکہ سب حیران تھے شہری کو لینے کیلیئے اتنی بڑی جیپ۔آپ یہاں کیوں آئی ہیں مگر حجاب نے کوئی جواب نہیں دیا۔ہم کہاں جارہے ہیں مگر حجاب خاموش تھی۔تمہاری شادی تو نہیں ہوئی۔حجاب نے جواب کے بجائے الٹا سوال کیا۔۔۔۔نہیں ۔شہری نے جواب دیا۔گاڑی حجاب نے کورٹ کے سامنے روکی۔ہم کورٹ کیوں آئے ہیں۔شہری نے ڈرتے پوچھا۔نکاح کرنے۔میرا اور تمہارا نکاح ہے ابھی۔حجاب نے دھماکا کر دیا۔میں تمہیں پسند کرتی ہوں محبت کرنے لگی ہوں تمہیں کوئی اعتراض ہے۔مجھے تم دیکھ بھی چکے ہو۔۔شہری کا دماغ آوٹ تھا مگر وہ کچھ نہیں کر سکتا تھا۔مگر میرے گھر والوں کا کیا۔شہری نے پوچھا وہ نہ مانیں گے۔شہری بہانہ کرتے بولا۔کیوں نہیں ہو سکتا ہم بعد میں تمہارے گھر والوں کو بتا دینگے تم فکر نا کرو۔ تمہیں تو اعتراض نہیں ہے نا۔دیکھو شہری میں بہت ٹوٹی ہوئی لڑکی ہوں اب میرا اس دنیا میں کوئی سہارا نہیں ہے مجھے سہارے کی ضرورت ہے میں نہیں جانتی کب مگر تمسے محبت کرنے لگی ہوں اگر تم بھی مجھے ریجیکٹ کر دو گے تو میں ٹوٹ جاو نگی۔یہ کہتے ہی حجاب کی آواز لرز گئی۔اور شہری کو ہمدردی کرنی پڑی۔یقیناوہ لڑکی بہت ٹوٹی ہوئی تھی۔پہلے ماں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

باپ اور پھر بھائی۔اب اسکی محبت۔اگر مجھے ہبہ اور زینب نا ملتی تو میرا کیا ہوتا شہری سوچنے لگا۔تم کیا کہتے ہو ۔حجاب پھر بولی۔۔میں تیار ہوں چلو۔شہری نے تھکے لہجے میں کہا۔حجاب کی خوشی کا ٹھکانہ نہیں تھا۔

شہری قریشی آپ کو حجاب شاہ قبول ہے۔جی قبول ہے قبول ہے قبول ہے کہ کر دونوں نے دستخط کئے۔اور حجاب اسے گھر لے آئی۔جبکہ شہری کا منہ بنا ہوا تھا۔

تم کبھی چھوڑو گے تو نہیں مجھے۔حجاب نے نم لہجے میں کہا۔کبھی نہیں شہری نے جواب دیا۔تمہارے لئے ڈریس منگوا لیتی ہوں آج ہم کھانا وغیرہ کھلائینگے۔

آج ہماری پہلی رات ہے اور یہ کہتے ہی نقاب حجاب نے نقاب اتار دیا۔اور شہری کی نظر اس پر جم گئی یہ حسینہ آج تفصیل سے اسکے سامنے تھی اور اسکی ملکیت تھی۔اور اسکے ہونٹ پر موجود تل شہری کو اپنی طرف کھینچ رہا تھا۔ایک طرف حجاب کا حسن دوسری طرف حجاب کی ملکیت۔تیسری طرف حجاب کی ہمدردی نے اسکے سوچنے سمجھنے کی طاقت چھین لی تھی وہ آگے بڑھا اور سیدھی مہر اسکے ہونٹ پر بنے تل پر لگائی تھی۔اور حجاب نے اپنی آنکھیں بند کر کے اس لمس کو محسوس کیا تھا اور شہری مہر لگانے میں مگن تھا وہ بھول گیا تھا وہ اپنی دشمن کے ساتھ ہے وہ بھول گیا تھا اسکی دو بیویاں اسکی دشمن یہ لڑکی ہے جس پر یہ پیار نچھاور کر رہا ہے۔کئی منٹ مہر لگانے کے بعد اس نے حجاب کو آزاد کیا تھا۔اور حجاب شرم کے مارے وہاں سے بھاگ گئی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حجاب کے جانے کے بعد شہری روم میں آرام کرنے لگااور نیند کی وادی میں اتر گیا۔اچانک فون کی بیل پر اسکی آنکھ کھلی اور آٹھ بج چکے تھے رات ہو چکی تھی۔

اور جب اسنے فون کی اسکرین پر نظر دوڑائی تو دل حلق میں آ گیا یہ زینب کی کال تھی۔ہیلو کہاں ہو تم۔

یار گھر پر ہوں سو رہا تھا۔شہری نے جلدی جلدی جواب دیا۔آج آو گے یا نہیں۔زینب نے پوچھا۔نہیں میں کل آونگا۔آج ذرا کام ہے تم بتاو تم ٹھیک ہو اور ہبہ کی طبیعت کیسی ہے۔شہری نے سوال کیا۔میم ہبہ کی طبیعت پہلے سے بہتر ہے۔اور ہم آپکے منتظر ہیں۔زینب چہلتے ہوئے بولی۔جب ساتھ ہوتا ہوں تو تم بھاگتی پھرتی ہو۔شہری شرارت بھرے لہجے میں بولا۔تم شروع ہو گئے پھر۔

زینب شرماتے بولی۔اچھا میں فون رکھتی ہوں۔اوکے۔شہری نے فون بند کر دیا۔اور اپنا سر اپنے ہاتھ سے پکڑ کر بولا۔یہ میں نے کیا کر دیا مجھے نکاح سے انکار کرنا چاہئے تھا میں پھنس چکا ہوں۔زینب اور ہبہ حجاب کی دشمن ہیں انہوں نے مجھ سے کہا تھا وہ حجاب کی ایکسیپٹ نہیں کر سکتی اور حجاب بھی مجھ سے نفرت کرتی ہے ۔اگر ان دونوں کو ایک دوسرے کے بارے میں پتا چلا تو یہ سب مجھے چھوڑ جائینگے۔اور میں اکیلا رہ جاونگا ۔شہری کی سوچیں مضطرب تھیں۔پہلے تو ہمدردی کا بھوت اسکے سر پر سوار تھا مگر زینب کی اک کال نے اسکے چھکے چھڑا دئے تھے۔حجاب مجھ سے پیار ضرور کرتی ہے مگر اسکو جب پتا چلے گا تو اسکا ریکشن کیا ہو گا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

۔اگر میں حجاب کو سچ بتاوں تو وہ ٹوٹ جائیگی ہو سکتا ہے وہ زینب ہبہ کو نقصان پہنچا دے۔اور اگر زینب ہبہ کو سچ بتاتا ہوں تو ہبہ یہ سب برداشت نہیں کر پائیگی پہلے ہی وہ بچہ کھونے

کے صدمے میں ہے۔اور وہ مجھے تہمت لگائینگی۔کہ میں حجاب پر پہلے ہی لٹو تھا اور پھر اس سے شادی کر لی۔

اے اللہ مجھے راہ دکھا دے۔وہ دل ہی دل میں دعا مانگ رہا تھا۔اچانک حجاب روم میں آئی تھی اور شہری کی نظر اس پر جم گئی تھی۔بلو کلر کے فراک میں وہ کوئی حور لگ رہی تھی اور اسکے ہاتھ میں میں ایک کرتا شلوار اور اسکے ساتھ ایک واسکوٹ تھی۔تیار ہو جائیں میں نے سب سے آپ کو ملوانا ہے اور سب منتظر ہیں۔

آج ہی ضروری ہے کیا یہ سب۔شہری اسکے چہرے سے

کے سحر سے نکلنے کی کوشش کرتے بولا۔جی ایک بار تعارف ہو جائے پھر جتنا دل کرے سو لیجئے گا۔حجاب ادب سے بولی۔کپڑے لیکر شہری واشروم میں چلا گیا۔

نہا دھو کر بال بنا کر وہ آگیا اور حجاب اسکی روم کے دروازے پر منتظر تھی۔دونوں ایک ساتھ آئے۔

جی یہ ہیں میرے شوہر شہریار۔آج ہی ہمنے نکاح کیا ہے

نکاح نامے کے پیپر حجاب دکھاتی بولی۔اور آپ سب کیلیئے کھانے کا انتظام ہے۔کھانا کھا کر جائیں آج سے میں لاہور ہی رہوں گی آپ میں سے جو میرے ساتھ رہنا چاہے بخوشی رہسکتا ہے اور جو واپس اسلام آباد جانا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

چاہے جاسکتا ہے میری پھپھو کو آپ سب بتا دینا۔ میں شادی کر چکی ہوں اور میرا ایڈریس دینے کی ضرورت نہیں۔

حجاب کہہ کر خاموش ہو چکی تھی اور سب کی نظریں اس کپل پر تھی وہ دونوں بہت خوبصورت ہیں۔

لڑکیاں شہری کی طرف اسکا تعارف لینے کیلیئے بڑھ رہی تھی اور حجاب کے اندر آگ بھڑک رہی تھی مگر شہری نے کسی لڑکی سے سلام جواب سے زیادہ کسی کو لفٹ نہیں کروائی تھی اور حجاب کیلیئے یہی فخر یہ بات تھی سب کھانا کھا کر انکو اکیلا چھوڑ گئے تھے۔

شہری روم میں آ کر لیٹ گیا تھا واسکوٹ وہ اتار چکا تھا۔

حجاب نے برتن پکڑے روم میں انٹری ماری۔ کھانا کھالیں آپ نے باہر بھی کچھ نہیں کھایا تھا۔ شہری کو مخاطب کرتے وہ بڑے ادب سے بولی۔ شہری نے ایک نظر اس حسینہ کو دیکھا وہ بجلیاں گرا کر اسکا امتحان لے رہی تھی۔ ہمم کھالیتا ہوں شہری نظر ہٹاتے بولا۔ اور بریانی کھانے لگا۔ تمنے کھانا کھالیا۔ شہری نے مروت میں پوچھ لیا۔ نہیں پہلے آپ کھالیں پھر کھاونگی۔ حجاب نے ادب سے جواب دیا۔ آو بیٹھو میرے ساتھ کھاو۔ شہری نے آرڈر جاری کر دیا۔ حجاب فورا بیٹھ گئی۔ مگر وہ بس بیٹھی ہوئی تھی اسے ہچکچاہٹ ہو رہی تھی۔ کھالو یا اب میں کھلاوں۔ شہری نے بیزاری سے بولا۔ آپ کھلا دیں۔ حجاب مسکرا کر بولی جبکہ شہری اسکی ہنسی میں گم ہو کر رہ گیا۔ بے اختیار نوالہ اسکے منہ کی طرف بڑھا دیا۔ ایک سیکنڈ۔ حجاب نے شہری کو روک کر

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ایک نوالہ شہری کی طرف بڑھادیا۔شہری کا منہ کھل گیا اتنی محبت تو بہ زینب بھی اسے نہیں دیتی تھی

۔دونوں ایک دوسرے کو نوالہ کھلادیا۔اور پھر حجاب نے دوسرا نوالہ شہری کی طرف بڑھادیا اور شہری کو بھی

بڑھانا پڑا آخر کار کھانا اسی طرح ختم ہوا۔اور حجاب نے برتن اٹھائے اور

باہر کی طرف نکل گئی۔جبکہ شہری ہاتھ دھو کر بستر

پر لیٹ گیا۔حجاب تھوڑی دیر بعد آئی تو شہری کو آنکھیں بند کرتے ہاتھ سر پر رکھے دیکھا۔آپ کا سر دباؤں

۔حجاب اسکے ماتھے پر ہاتھ رکھتے بولی جبکہ شہری ایک دم اٹھ گیا جیسے کرنٹ لگا ہو۔وہ حجاب سے بھاگنا چارہا تھا

جبکہ وہ حسینہ اسکا امتحان لینے پر تلی تھی۔یار کچھ نہیں ہوا شہری بیزاری سے بولا۔اور اپنا یہ ڈریس اتار دو

الجھن ہورہی ہے دیکھ کر۔شہری اسے آرڈر دیتے بولا اب وہ اسے کیا بتاتا کہ وہ اس ڈریس میں اسکی ہمت توڑ

رہی ہے اسکے صبر کا امتحان لے رہی ہے۔حجاب اٹھی اور واشروم میں بند ہوگئی اور تھوڑی دیر بعد لائٹ

پنک کلر کی نائیٹی پہن کر باہر آئی۔یہ اس سے بڑا امتحان تھا اس میں اسکا سراپا نکھر کر سامنے آیا تھا۔اور شہری

ضبط کی انتہا پر تھا۔آکر وہ بیڈ پر بیٹھنے لگی ہی تھی کہ شہری نے آرڈر جاری کردیا۔

جاؤ اور صوفے پر سو جاؤ میں بہت کنفیوز ہوں اور اوپر سے یہ ڈریس اور تمہاری خوبصورتی میرا امتحان لے رہی

ہے مجھ سے قابو نہیں ہورہا۔شہری سر جھکا کر بولا۔مگر حجاب کا جواب مختلف تھا میں آپ کی بیوی ہوں آپ

کو ہر طرح کا حق حاصل ہے ہاں اگر آپ رشتے کی وجہ سے کنفیوز ہیں تو کوئی بات نہیں ٹائم لے لیں۔حجاب

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یہ کہہ کر اپنا تکیہ اٹھا کر جانے لگی تو شہری کے دل کو کچھ ہوا ر کو تم ادھر بیڈ پر لیٹ جاو میں صوفے پر سو جاتا ہوں۔ شہری اٹھا اور صوفے پر بیٹھ گیا۔

نہیں یہ ٹھیک نہیں آپ صوفے پر پریشان ہونگے۔ حجاب

فکر مند لہجے میں بولی میں چلی جاتی ہوں دوسرے روم میں۔ حجاب نے مشورہ دیا۔۔ نہیں یہ ٹھیک نہیں کسی نے اپنے روم سے نکل کر دیکھ لیا تو کیا ہو گا۔ شہری سوچتے ہوئے بولا۔ شہری الگ پریشان تھا۔ نہ وہ خود صوفے پر سو سکتا تھا اور نا حجاب کو صوفے پر سلا سکتا تھا اس رات تو لڑکی سے پیار کیا جاتا ہے نہ کہ تکلیف دیجائے۔ چلو پھر بیڈ پر سو جاتے ہیں دونوں۔ اللہ رحم کرے یہ جملہ شہری نے دل میں کہا تھا۔ دونوں الگ سمت کروٹ کر کے لیٹ گئے مگر حجاب کے جسم سے بھینی بھینی خوشبو آرہی تھی اور شہری کا نیا امتحان شروع ہو گیا تھا۔ یہ لڑکی مجھے قتل کر کے چھوڑ یگی۔

شہری نے جملہ دل میں ادا کیا تھا۔ کوشش کے پہاڑ توڑتے شہری نیند کی وادی میں اتر گیا۔ جبکہ حجاب کے سارے جذبات کو آگ لگ گئی تھی وہ اپنی پچھلی زندگی کے بارے میں سوچ رہی تھی کیسے اسکے ماں باپ چلے گئے اور پھر اسکے بھائی کے اس پر ظلم اور پھر

بھائی کا قتل اور پھر شہری کا پیار اور پھر شہری کا اسکو پہلی رات ہی ڈانٹنا اور اس سے کھل کر بیزاری کا اعلان کرنا وہ سب سمجھ رہی تھی اور شہری کا اس

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کے چھونے پر اچھلنا کیا میں کوئی منحوس ہوں۔ پھر اچانک اسکے بھائی کے الفاظ اسکے کانوں میں گونجے تھے ۔ تم ہو ہی منحوس۔ کس چیز کی کمی تھی اس میں سب کچھ ہی تو تھا اسکے پاس۔ صبا تو کہتی ہے میرے لئے لوگ خون کی ندیاں بہا سکتے ہیں مگر میرا شوہر ہی مجھ سے بیزار ہے۔ بے اختیار آنسو اسکی آنکھوں سے نکلنے لگے ۔ نہیں میں منحوس نہیں ہوں وہ زور زور سے چیخ کر رونے لگی میں منحوس نہیں ہوں۔ وہ یہ بھول چکی تھی اسکے ساتھ اسکا شوہر آرام کر رہا ہے۔

چیخیں سن کر شہری کی آنکھ کھلی۔ اور اسنے فوراً لائٹ جلائی دیکھا تو وہ لڑکی آنکھیں بند کرکے چیخ رہی تھی رو رہی تھی اور آس پاس کے منظر سے بے خبر تھی۔

شہری اسکو روتے دیکھ مبہوت ہو کر رہ گیا۔ وہ کوئی شہزادی لگ رہی تھی۔ کیا ہوا حجاب تم رو کیوں رہی ہو ۔ شہری کا آواز سن کر وہ ہوش میں آئی اور شرمندہ ہو گئی۔ ایم سوری آپ کی نیند خراب ہو گئی ڈرتے لہجے میں بولی جبکہ آواز لرزی ہوئی تھی۔ شہری آگے بڑھا اور سب سے پہلے اسکے آنسو صاف کئے۔ اٹھو چلو منہ دھولو ہاتھ پکڑ کر اسکو اٹھاتے وہ گویا اور پھر حجاب کا منہ دھلوا کر واپس بیڈ پر آ گیا۔ اب بتاؤ کیوں رو رہی تھی جبکہ حجاب نے جواب دیے بغیر اسکو سینے سے لگا لیا۔ اور شہری کو قابو کرنا مشکل ہو گیا اور ایک بار پھر

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ رونے لگی کچھ دیر کے بعد حجاب کو الگ کر کے ایک مہر اسکے ماتھے پر ثبت کی۔ تم منحوس نہیں ہو آئی سمجھ تمہیں پتا ہے نہ کوئی چیز منحوس نہیں ہوتی تم پڑی لکھی ہو۔ پھر بھی ایسا سوچتی ہو۔ ایم سوری اگر میری کوئی بات بری لگی ہو۔ بتاؤ تم کیا چاہتی ہو۔

شہری مسکرا کر بولا۔ مجھے خوشیاں چاہیئے ڈھیر ساری

میں تنگ آ گئی ہوں دکھ سہتے۔ حجاب ایک بار پھر شہری کی باھو میں سمٹ گئی۔ اور شہری نے بھی اسے سمیٹ لیا اور اپنے ہونٹ اسکے ماتھے پر رکھ دئے۔ اور پھر اسکا چہرہ غور سے دیکھنے لگا۔ اور اپنی انگلی اسکے اسکے چہرے پر پھیر دی اور آخر کار اسکے ہونٹ پر بنے تل پر آ کر رک گئی شہری نے اسکا چہرہ اوپر کیا اور مہر سیدھی تل پر لگا دی اور پھر شہری اس پر اپنی محبت نچھاور کرنے لگا اور ساری دیواریں دوری کی گرا دی اس وقت وہ بس حجاب کا شوہر تھا اسے نہیں پتا تھا وہ کیا کر رہا ہے اسے بس یہ پتا تھا یہ لڑکی اسکی ذمہ داری ہے اسکو تکلیف نہیں ہسنی چاہیئے۔

صبح شہری کی آنکھ کھلی تو دیکھا کہ حجاب اسکے سینے پر سر رکھے اسے جکڑے ہوئے ہے۔ بلا اختیار مہر اسکے ماتھے پر ثبت کر دی اور یہ مہر حجاب کو اٹھانے میں کامیاب رہی۔ حجاب نے آنکھیں کھول دی۔ مگر اپنی اور شہری کی حالت دیکھ کر اپنا سر شہری کے سینے میں چھپا لیا۔ چلو اٹھو نماز بھی پڑھنی ہے اور میں نے نکلنا بھی ہے۔ ہمم۔ حجاب نے مختصر جواب دیا۔ دونوں نے فریش ہو کر نماز ادا کی۔ حجاب نے شہری کو ناشتہ پیش کیا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دونوں ناشتہ کرنے لگے۔شہری مدرسے کیلئے نکلنے لگا تھا حجاب وہ رجسٹر لیکر آئی۔آخ جانتے ہیں یہ رجسٹر میں نے کئی بار پڑھا ہے اور خصوصا اس کے پہلے اور آخری صفحے کو ک۔کیونکہ پہلے میں آپ نے میرا ذکر اور آخری میں آپ نے کچھ ادھورا چھوڑا تھا۔

میرا دل کرتا تھا آپ واپس آکر یہ بحث پوری کریں۔

اس رجسٹر نے اور آپکے کردار نے مجھے آپکے قریب کر دیا۔حجاب چہک کر بولی۔جبکہ شہری حیران تھا یہ لڑکی اسکو کچھ زیادہ ہی اپنے اوپر سوار کر چکی تھی۔

اچھا تو یہ رجسٹر کسی اور لڑکی کو مت پڑھا دینا ورنہ اسے بھی مجھ سے محبت ہو جائیگی۔شہری اسے چڑاتے ہوئے بولا۔پہلی بات یہ کسی کو سمجھ نہیں آئیگا دوسری بات اگر کسی لڑکی نے آپکی طرف دیکھا بھی تو میں اسے ختم کر دونگی حجاب پیار اور جنون سے بھرے لہجے میں بولی۔اچھا اوکے اب میں چلتا ہوں۔دیر ہو رہی ہے نمبر ایکسچینج کر کے وہ نکل گیا۔جبکہ حجاب اسکی پشت دیکھ کر جلدی واپس آنے کی دعا کر رہی تھی۔اور پھر وہی رجسٹر مطالعہ کرنے لگی۔

برخوردار کہاں گم ہو تم سارا سبق گزر گیا مگر میں دیکھ رہا ہوں تم کوئی دلچسپی نہیں لے رہے۔ذھین ہونے کا یہ مطلب تو نہیں اپنی من مانی کرو۔میں سمجھ رہا ہوں استاد صاحب۔اگر آپ چاہیں تو سوال کر لیں۔شہری

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ادب سے بولا۔ چلو پھر چلو سناو سبق۔استاد صاحب مسکراتے بولے۔ سبق مشکل تھا استاد صاحب کو یقین تھا نہیں سنا پائے گا۔ مگر شہری کھڑا ہوا اور سبق کی ایسی تقریر کی کے سب دنگ رہ گئے اور تقریر کے بعد شہری نے سبق پر اعتراض کیئے۔استاد صاحب بس اسے تک رہے تھے اور شکایت لگانے جل رہے تھے۔اس سوال کے جواب میں کل دونگا۔استاد صاحب بظاہر پر عزم بولے۔اور انھیں یقین ہو گیا شہری سبق سن رہا تھا۔

مگر انھیں نہیں پتا تھا شہری شروع میں ہی سب مطالعہ کر لیتا ہے اور سارا سال ٹائم پاس کرتا ہے۔

واہ بھائی تمنے تو کمال کر دیا ہے زاہد چپکے سے بولا۔

میری شکایت کسنے لگائی تھی۔ شہری نے زاہد سے سوال کیا۔یار وہ سامنے فاخر بیٹھا ہے اسی نے لگائی ہے۔

یار یہ کسی دن مار کھائے گا۔شہری غصے سے بولا۔

بھائی صبر رکھو برداشت کرو یہ تمسے جلتا ہے جلنے دو۔زاہد ابھی سمجھا ہی رہا تھا کہ ایک لڑکا آیا آپ کو ناظم صاحب بلا رہے ہیں۔جی آتا ہوں۔شہریار کل ایک جیپ آپ کو لینے آئی تھی اور اس میں ایک لڑکی بیٹھی تھی۔

کیا میں پوچھ سکتا ہوں وہ کون تھی آپ دس دن سے غائب ہیں آپ کہاں رہتے ہیں رات کو آپ مدرسے بھی نہیں آرہے۔انچارج نے ایک ہی دم سوال کرڈالے۔ سر میں نے رات کو رکنا چھوڑ دیا ہے آپ میرا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ریکارڈ دیکھ لیں۔دوسری بات میں نے اطلاع کی تھی کہ میں اپنے معاملات کی وجہ سے کچھ دن غیر حاضر رہوں گا۔

مگر یہ اطلاع ہم تک تو نہیں پہنچی۔انچارج صاحب طنزیہ بولے۔سر میں نے اطلاع اور درخواست دیکر گیا تھا ۔ہو سکتا ہے کسی نے غائب کی ہو۔۔شہری نے ادب سے جواب دیا اور میرے پاس دو گواہ ہیں۔میں ثابت کردونگا۔زاہد اور کامران نے آکر گواہی دی درخواست کی۔اور وہ لڑکی کون تھی۔انچارج صاحب تفتیشی لہجے میں بولے۔سر پہلے آپ یہ بتائیں کہ آپ کو یہ خبر کسنے دی۔گاڑی کے شیشے بلیک تھے اس میں اندر کا کچھ نظر نہیں آتا اور گاڑی گیٹ سے کافی آگے جاکر رکی تھی اسکا مطلب کوئی پہلے ہی گاڑی کی تاڑ میں تھا اور گیٹ قریب چھپ کر یہ سب دیکھا۔شہری گویا ہوا۔فاخر نے بتایا یہ سب۔انچارج صاحب بولے۔شہری کا دماغ ابل گیا تو مطلب سر وہ تجسس کرتا ہے لڑکیوں کی تاڑ میں رہتا ہے واہ سر۔شہری طنز کرتے بولا۔آپ فاخر کو بلائیں پھر میں بتاونگا کہ وہ کون تھا۔

فاخر کو بلاو۔انچارج صاحب نے آرڈر جاری کر دیا۔اور کچھ دیر میں فاخر بھی موجود تھا۔سر اسکی تلاشی لیں میری درخواست اسی کے پاس ہے۔شہری کی بات سن کر فاخر کا رنگ بدل گیا۔تم مجھ پر الزام لگا رہے ہو نہیں میں تسلی کر رہا ہوں۔چیکنگ شروع ہوئی اور درخواست اسی کی جیب سے نکلی۔اب میں بتاتا ہوں وہ لڑکی کون ہے مگر اس سے پہلے میں فاخر سے پوچھونگا یہ میرا پیچھا کیوں کر رہا تھا۔شہری نے فاخر کو دیکھتے کہا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

۔سر اسکا اس لڑکی سے چکر ہے فاخر جلدی جلدی بولا۔اچھا تو اس لڑکی نے کس طرح کی ڈریسنگ کی تھی ۔شہری نے فاخر سے پوچھا۔سر خوبصورت عبایا میں تھی اور اسکی آنکھیں نظر آ رہی تھی۔فاخر بولا۔واہ فاخر اگر سیٹنگ ہی کرنی ہوتی تو میں جینز پہننے والی لڑکی سے کرتا برقعے والی سے میرا کیا مطلب۔تمنے مجھ پر اور ایک پردہ دار لڑکی پر الزام لگایا ہے تم جھوٹ بول رہے ہو۔وہاں کوئی لڑکی نہیں تھی تم مجھے پھنسا رہے ہو اور میری درخوات تمنے چرائی تھی تاکہ میں ذلیل ہو جاوں۔سر میں نے خود دیکھا تھا وہ لڑکی تھی بڑی بڑی آنکھوں والی براون چمکتی آنکھیں تھی۔فاخر اپنی صفائی میں بولا۔جبکہ شہری کی برداشت ختم ہو رہی تھی اسکی بیوی کے بارے میں ایسے کمنٹ وہ برداشت نہیں کر سکا تھا۔

آگے بڑھ کر اس نے فاخر کا گریبان تھاما اور شروع ہو گیا فاخر نے بھی جوابی کاروائی مگر شہری ایک ہی منٹ میں اسکے خدوخال بگاڑ دئے تھے وہ پہچان میں نہیں آ رہا تھا۔عدالت لگ چکی تھی۔فاخر نے بہت بڑی غلطی کی مگر شہریار آپ سے جو جوابی کاروائی ظہور پذیر ہوئی میں حیران ہوں۔فاخر کی طرف دیکھتے وہ بولے۔

فاخر کے ہونٹ پھٹے اور ناک سے خون جاری تھا کئی ہڈیاں مڑ چکی تھی۔آپ دونوں ایک دوسرے سے صلح کر لیں۔ورنہ آپ کو نکال دیا جائیگا۔انچارج صاحب فیصلہ سناتے بولے۔سر آپ کو یہ تکلف اٹھانے کی ضرورت نہیں میں خود جا رہا ہوں۔شہری جنونی انداز میں بولا اور اپنی درخواست کا پرچہ الٹا کیا اور اپنا مدرسہ چھوڑنے کا پرچہ ایک منٹ میں لکھ کر پکڑا دیا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یہ سب کر کے آپ کیا ثابت کرنا چاہتے ہیں شہریار میں آپ میں بہت ساری تبدیلیاں دیکھ رہا ہوں۔ سر اگر میں نے کچھ اور ثابت کرنے کی کوشش کی تو یہاں تماشہ لگ جائیگا۔ مگر آپ کا فیصلہ ٹھیک نہیں ہے۔ شہری ادب سے بولا۔ تو پھر تم بتاؤ کیا کریں شہری کے ارادے پختہ دیکھ کر وہ اپنا فیصلہ بدلنے پر مجبور ہوئے شہری جیسا اسٹوڈنٹ وہ کھو نہیں سکتے تھے اور شہری کی آنکھوں میں لگی آگ وہ دیکھ رہے تھے۔ سر فاخر مجھ سے معافی مانگے گا ورنہ اسے نکال دیا جائیگا۔ شہری اپنی عرض پیش کرتے بولا۔ اور جو آپ نے کیا۔ انچارج صاحب اسکو حیرانی سے دیکھتے بولے۔ سر اس نے خود حد پار کی ہے اگر ایسا مجھ سے بلاوجہ ہوتا تو تب آپ مجھے فارغ کر سکتے تھے اور میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں آئندہ ایسا کسی صورت نہیں ہوگا میں قابو رکھوں گا خود پر ۔شہری معصوم لہجے میں بولا۔ ٹھیک ہے شہری صحیح کہہ رہا ہے۔ باقی استاد بھی بولے وہ شہری کو نہیں کھو سکتے تھے۔ فاخر شہری سے معافی مانگو ورنہ آپ کو خارج کر دیا جائیگا۔ فاخر میں مدرسہ چھوڑنے کی ہمت نہیں تھی آگے بڑھ کر شہری سے معافی مانگی۔ ٹھیک ہے شہری اپنا منہ پھیرتے بولا۔ سب اپنی کلاس میں چلے گئے راستے میں فاخر کو روک کر شہری گویا ہوا۔ اگر آئندہ تمنے کوئی حرکت کی یا میرے خلاف زبان کھولی تو اگلی بار تمہاری لاش بھی نہیں ملیگی۔ یہ میری لاسٹ وارننگ ہے یاد رکھنا۔ شہری کہہ کر جا چکا تھا جبکہ فاخر کانپ اٹھا تھا۔ سب لڑکوں پر شہری کی دھاک بیٹھ چکی تھی انھیں پتا چل چکا تھا وہ کیا ہے۔ لہٰذا کسی کو ٹکر لینے کی جرات نہیں تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں گیارہ بجے ہبہ اور زینب کے پاس چار سے دس تک حجاب کے پاس اور باقی وقت گھر گزارونگا۔ شہری اپنا پلین بناتے سگریٹ کے کش کھینچنے لگا۔ اور تیسرے دن ٹائم چینج کرلونگا۔ شہری گھر داخل ہوا۔ کہاں تھے تم اتنی دیر۔ میں نے بتایا تو تھا فرینڈ کی شادی ہے جانا پڑا اور پھر باقی دن وہیں گزر گئے۔ شہری جواب دیکر آگے بڑھ گیا۔ ساڑھے تین بجے شہری گھر سے نکلا اور حجاب کے پاس پہنچ گیا۔ مگر حجاب کے سامنے آتے ہی اسکی آنکھیں حجاب کی آنکھوں پر جم گئی۔ السلام ابھی حجاب کا پورا نہیں ہوا تھا کہ شہری نے اسے ایک جھٹکے سے اپنے قریب کیا اور حجاب کانپ اٹھی۔ اگر آئندہ بعد تم میرے بغیر گھر سے باہر نکلی تو میں تمہاری ٹانگیں توڑ دونگا۔ تمہاری وجہ سے آج لڑائی ہوئی مدرسے میں وہ خبیث کتا تمہاری آنکھیں دیکھ کر کمنٹ کررہا تھا اور اتنے خوبصورت عبایہ پہننے کا بڑا شوق ہے تمہیں پردہ کرتی ہو یا اپنی نمائش کرنے کا شوق ہے آئندہ بعد یہ چمکیلے عبائے تم نہیں پہنو گی سمجھ گئی نا۔ شہری اسکی آنکھوں میں گھورتے بولا۔ وہ لڑکا اس دن تمہیں دیکھ چکا تھا۔ تم خود سدھر جاو۔ شہری اب نرم لہجے میں بولا۔ جبکہ حجاب بس سر ہلا کر رہ گئی تھی

کھانا کھالیا تمنے۔ شہری اس پر مہر ثبت کرتے بولا۔

نہیں۔ حجاب نے بند آنکھوں کے ساتھ ہی جواب دیا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وجہ۔میں آپکا ویٹ کر رہی تھی۔چلو پھر کھاتے ہیں۔شہری اسے آزاد کرتے ہوئے بولا۔آج بھی معمول کے مطابق حجاب نے نوالہ شہری کی طرف بڑھایا تھا۔اور شہری کو بھی بڑھانا پڑا۔اور کھانا اسی طرح ختم ہوا تھا

کھانے کے بعد برتن سمیٹ کر حجاب نکل گئی جبکہ شہری ہاتھ دھو کر ٹہل لگانے لگا۔اور تھوڑی دیر بعد حجاب نے انٹری ماری۔بلیک وائٹ قمیص شلوار اور بلیک دوپٹہ زیب تن تھا۔ایم سوری حجاب کے دیکھتے ہوئے شہری بولا۔کس بات پر۔حجاب نے نا سمجھی سے پوچھا۔وہ تمہیں ڈانٹا جو تھا۔شہری نے جواب دیا۔کوئی بات نہیں آپ کی ڈانٹ میں بھی پیار ہی تھا۔حجاب نے ادب سے جواب دیا۔اچھا چلو پھر پیار کر لیتے ہیں ۔اس کا دوپٹہ اتارتے وہ بولا جبکہ حجاب نے سر جھکا لیا۔

حجاب تمہارے بھائی کا رویہ کیسا تھا۔شہری نے اس کے بالوں کو الجھاتے ہوئے کہا۔جبکہ حجاب کے چہرے پر اداسی چھا گئی اپنے بھائی کے مظالم اس کو یاد آنے لگے

حجاب دفع کرو یہ بات اور خوش رہا کرو ایک مہر اس کے گال پر ثبت کرتے بولا۔جی۔کانپتی آواز میں حجاب نے۔جواب دیا۔ویسے تم کونسی کریم یوز کرتی ہو شہری اسکے نورانی چہرے پر ہاتھ پھیرتے بولا۔

میں نے کبھی کریم نہیں لگائی۔حجاب نے فوراً جواب دیا۔اچھا تو کیا تمنے ماسٹر پینٹ کروایا ہوا ہے کیا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

شہری مسکراتے بولا۔ جبکہ حجاب کا قہقہ بلند ہوا۔

اور حجاب ہنستی چلی گئی۔ شہری تو سیریس ہو گیا مگر حجاب کا قہقہ رکنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔

بس کرو کتنا ہنسو گی۔ آپ نے بات ہی ایسی کی ہے ہنسانے والی حجاب ہنستے ہوئے بولی۔ اور شہری اسکی ہنسی میں کھو گیا اور ہاتھ بڑھا کر اسے خود میں سمیٹ لیا اور اس پر اپنا پیار نچھاور کرنے لگا اور حجاب بھی اسے اپنا آپ سونپ چکی تھی۔

عصر کی نماز پڑھ کر دونوں فارغ ہو گئے۔ اور پھر دونوں نے چائے کا پرو گرام بنالیا۔ آمنے سامنے موجود تھے

۔

مجھے یہ سب سمجھادیں۔ حجاب وہی رجسٹر لا کر بولی۔ جی۔ تمنے سمجھا نہیں کیا۔ شہری نے چائے کی چسکی لیتے ہوئے کہا۔ سمجھ تو لیا ہے پر آپ اچھا سمجھائیں گے۔ حجاب پر جوش ہو کر بولی۔ آخر آپ نے لکھا ہے آپ زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ ہمم پھر شہری نے ایک گھنٹے میں اسے سمجھا دیا اور نا صرف سمجھایا بلکہ گھول کر پلا دیا۔

اچھا یہ والی دس ابحاث پوری کر دیں۔ حجاب نے گزارش کی۔ یار کہ لمبی اور پیچیدہ ابحاث ہیں اور وقت لینگی اور یہ تمہارے لئے اتنی فائدہ مند نہیں ہے پہلے بیسک مضبوط کر لو اس کے بعد تمہیں بہت سارے اسٹیپ لینے ہیں پھر کہیں جا کر تم کما حقہ اس کو سمجھا کرو گی بلکہ خود کیا کرو گی۔ شہری اسے سمجھاتے ہوئے بولا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

۔ٹھیک ہے۔اب آپ ہی مجھے پڑھادیا کریں گے۔حجاب پر عزم ہو کر بولی۔پڑھا تودوں مگر تمہارے اس کٹدار ہونٹ پر جو تل ہے ہے نا یہ مجھے مدہوش کر دیتا ہے۔حجاب سنتے ہی سر جھکا گئی۔

ہاں ایک صورت ہے اگر تم اپنے اس تل پر پنک کلر کا ماسٹر پینٹ کر والو تو پھر پریشانی نہیں ہو گی۔جبکہ حجاب کا پھر قہقہ بلند ہوا۔ویسے تم ہو تلوں کی دکان۔

شہری شرارت سے بولا تو حجاب اٹھ کر جانے لگی۔ارے رکو جناب کہاں چلدی۔حجاب بیٹھ گئی۔تم سیریس اور رویانا کرو روتے ہوئے تم اور زیادہ کیوٹ لگتی ہو اور جب تم سیریس ہو تو ایسا لگتا ہے جنگلی بلی ہے جو اپنا شکار کھا جائیگی۔شہری ہاتھ کو کانوں پر رکھتے بولا جبکہ حجاب کا قہقہ پھر بلند ہوا۔روز آیا کریں گے نا۔

تم کہو تو جایا ہی نا کروں حجاب کا دل رکھتے ہوئے بولا۔نہیں میں نے ایسا تو نہیں کہا۔حجاب ادب سے بولی ۔ایک دن چار سے دس تک اور دوسرے دن دس سے صبح تک تمہارے پاس ہی ہوں۔شہری فیصلہ بدلتے بولا۔

حجاب خوشی سے مسکرائی۔

مغرب عشا بھی ہو گئی۔حجاب نے کھانا رکھا اور دونوں نے ملکر کھانا کھایا اور انداز پرانا تھا دونوں ایک دوسرے کو کھلا رہے تھے۔پھر شہری نکلنے کی تیاری کرنے لگا۔اوکے حجاب میں کل دس بجے آونگا۔جی اور حجاب کے ماتھے پر مہر ثبت کرتے وہ نکل گیا۔جبکہ حجاب اسے جاتا دیکھ واپس آنے کی دعائیں کرنے لگی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آ گئے تم زینب غصے سے بولی۔ خیر ہے آج ہرنی جنگلی بلی بنی ہوئی ہے۔ زینب کو گھورتا دیکھ شہری اسے چڑاتے بولا۔ یار ایک دن ہی گیپ رہا ہے اور تم کاٹ کھانے لگی ہو۔ روز آیا کرو ہبہ نے آتے ہی آرڈر دیا۔ کیا حال ہے جنگلی بلی۔ شہری نے ہبہ کو چڑایا۔ تم یہ بلی والا سین ختم کر دو ورنہ اچھا نہیں ہو گا۔ زینب انگلیاں چٹخاتے بولی۔ کھانا کھاؤ گے ہاں بٹ ابھی نہیں۔ شہری نے جواب دیا۔ اور سناو ہبہ طبیعت کیسی ہے مجھے تو ٹھیک لگ رہی ہے میں بہت خوش ہوں تمنے خود کو سنبھال لیا ہے۔ حجاب اب چلی گئی۔ زینب نے پوچھا۔ ہمیں کیا لینا جائے نا جائے شہری نے جواب دیا وہ اب ہمارے راستے میں نہیں آئیگی۔ شہری گویا ہوا۔ اب ہم اپنی لائف سکون سے گزار سکیں گے۔ ہبہ گویا ہوئی جبکہ حجاب کا ذکر سن کر شہری کے چھکے چھوٹ گئے تھے۔ ویسے کیا ہو گا اسکا۔ زینب بولی۔ تڑپے گی حجاب۔ ہبہ سفاکی سے بولی جبکہ شہری کے دل کو کچھ ہو رہا تھا۔ میں تو کہتی ہوں اسکی زندگی برباد ہو مرے وہ۔۔ ہبہ اور سفاکی سے بولی۔ لگتا ہے اکیلے ہی زندگی گزارے گی یا پھر اپنی پھپھو کے بیٹے طلحہ سے شادی کریگی۔ زینب بولی۔ میں چاہتی ہوں اسکا بچہ اس سے الگ ہو جائے پھر اسے پتا چلے۔ ہبہ سفاکی کے ریکارڈ توڑتے بولی۔ اور شہری آپے سے باہر ہو گیا کیونکہ یہ ساری بد دعائیں بلواسطہ اسکو لگتی تھی۔ شٹاپ بکواس کرو اپنی تم دونوں کا دماغ خراب ہے کیا۔ شہری چیچ چھینکتے ہوئے بولا۔ تنگ آگیا ہوں یہ حجاب نام سن کر تنگ آگیا ہوں تم لوگوں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کواور کوئی کام ہے کیا نہیں بجائے اسکے کے ہم یہاں اپنی لائف انجوائے کریں تم مردے اکھاڑ رہی ہو ۔شہری کے اس طرح بولنے پر دونوں کی کانپ اٹھیں۔آج کے بعد حجاب کا ذکر نا سنوں میں آئی سمجھ۔اپنے کام سے کام رکھو۔شہری یہ کہتے ہی زینب کے روم میں چلا گیا۔

میم صحیح کہا ہے شہری نے اب جب سب ٹھیک ہے تو ہم کیوں پرانی باتیں کریں۔زینب نے ہبہ کو مخاطب کیا ۔ہمم صحیح کہا۔ہبہ نے سر ہلا کر جواب دیا۔

رات کے بارہ بج چکے تھے۔ہبہ زینب باہر تھیں جبکہ شہری بیڈ پر لیٹا اپنے مستقبل کے بارے میں سوچ رہا تھا ۔اتنی نفرت ہے ان دونوں کو حجاب سے اور حجاب کو ان دونوں سے۔اگر پتا چلا تو کیا ہوگا کیا ان دونوں میں سے کوئی ایڈجسٹ کرلے گا۔ہبہ اور زینب ایک ہیں جبکہ حجاب اکیلی ہے میں کیا کروں۔ابھی جسطرح چل رہا ہے چلنے دوں پھر جب وقت گزر جائیگا تو سب دیکھ لونگا۔تھوڑی دیر میں زینب بھی آگئی۔تم ناراض ہو۔

زینب بولی۔یار یہ سب کیا ہے حجاب حجاب۔شہری چڑتے ہوئے بولا۔اب آئندہ ایسا کچھ نہیں ہوگا۔ہمم ۔زینب شاور لینے چلی گئی اور نائیٹ ڈریس میں آگئی۔

اور شہری اسکا جائزہ لینے لگا۔۔ہمم کافی کیوٹ لگ رہی ہو۔شہری شرارت سے بولا۔زینب نے سر جھکا لیا۔

یار تم تو کافی پیچھے ہو ہبہ سے۔وہ اتنے آگے تعلق بنا چکی ہے اور تم شہری اسکا ہاتھ پکڑتے بولا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اب آج میں تمہاری چلنے نہیں دونگا شہری اسکے گال پر ہاتھ پھیرتے بولا۔ جبکہ زینب نے آنکھیں بند کرلی ۔شہری نے اسکو خود میں سمیٹ لیا جبکہ زینب کانپ رہی تھی۔ شہری آج نہیں ابھی اسکی زبان سے الفاظ ادا بھی نہیں ہوئے تھے کہ

شہری آج نہیں اس سے پہلے زینب جملہ مکمل کرتی شہری نے اسکے ہونٹ پر اپنی انگلی رکھ دی۔ میں نے کہانا آج تمہاری نہیں چلے گی۔ شہری شرارت سے بولا۔ فکر مت کرو کچھ نہیں ہوگا۔اور پھر شہری نے اسے خود میں سمیٹ لیا اور یہ انکی زندگی کی پہلی حسین رات تھی۔ صبح شہری کی آنکھ کھلی تو خود کو اکیلا پایا۔

ٹائم دیکھ کر وہ شاور لینے چلا گیا اور پھر ناشتے کی ٹیبل پر گیا۔ ہبہ زینب پہلے ہی اسکی منتظر تھی۔ کیسی ہو تم دونوں شہری نے آتے ہی سوال پوچھ ڈالا۔

ٹھیک ہیں جواب ہبہ نے دیا جبکہ زینب شرما رہی تھی۔

شہری تمہارا فائیٹ کا لاسٹ اسٹیپ باقی ہے اسے پورا کرو۔ ہبہ نے کہا۔ کتنا ٹائم لگے گا۔ شہری نے چائے کی چسکی لیتے کہا۔ بس تین منتھ لگیں گے۔ چلو ٹھیک ہے اگر تم دونوں کو میرے سامنے بھیگی بلی بننے کا شوق ہے تو سکھا دو۔ شہری دونوں کو چڑاتے بولا۔ کیا مطلب۔

زینب حیرانی سے بولی۔ مطلب اسکے بعد میں تم دونوں کو آسانی سے ہرا دیا کرونگا تمسے بڑا فائیٹر بن جاونگا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہاہاہاشہری قہقہ لگاتے بولا۔ تمہیں صرف اصول پتا چلیں گے ہار جیت کا فیصلہ اس پر ہے جو ان اصولوں جتنا اچھا استعمال کرے۔ ہبہ نے مسکرا کر جواب دیا۔

ہمم ویسے ہبہ زندگی میں پہلی بار تمنے عقل کی بات کی ہے ورنہ تو تم بونگیاں مارتی ہو۔ شہری کی اس بات

ہبہ غصے سے لال ہوگئی اور پاس پڑا پانی کا جگ شہری پر الٹ دیا۔ ظالم کھڑوس حسینہ تمہیں تو میں بتاتا ہوں شہری نے آملیٹ ہبہ کے منہ پر مل دیا۔ جبکہ زینب کا قہقہ بلند ہوا۔ شہری نے پاس پڑا جوس کا گلاس زینب پر الٹ دیا اب بتاو بچھو بہت مذاق اڑا رہی تھی ناہمارا تم بھی مزا چکھو۔ شہری انگوٹھا دکھاتے اسے بولا۔ زینب نے اپنا جوس کا گلاس اٹھالیا اس سے پہلے وہ شہری پر الٹتی شہری بولا یار مجھے دیر ہو رہی ہے میں نے جانا ہے ۔کوئی نہیں آج چھٹی کرلو۔ زینب نے جوس اس پر گراتے

کہا۔ یار بس کرو پہلے ہی دس دن چھٹی ہوئی ہے۔

ٹھیک ہے۔ کب آوگے۔ میں چار بجے آونگا۔ شہری نے جاکر شاور لیا اور جلدی جلدی اپنی منزل کی جانب روانہ ہوا۔ آج فاخر خاخر خاموش تماشائی تھا اس میں ہمت نہیں

تھی شہری کا کام بگاڑنے کی۔ شہری نے اسکی گیم اسی پر الٹ دی تھی۔ مدرسے سے فارغ ہوکر شہری گھر آگیا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور ٹھیک ساڑھے تین بجے وہ گھر سے نکل گیا اور چار بجے ہبہ زینب کے پاس تھا۔ اور سناؤ کیسی تم دونوں میں ٹھیک۔ زینب نے جواب دیا۔ جبکہ شہری ہبہ کے روم میں چلا گیا۔ کھانا کھاؤ گے ہبہ نے پوچھا۔ ہمم شہری نے جواب دیا۔ ہبہ کھانا لیکر آ گئی۔ کھانا کھاتے ہوئے شہری کو حجاب کی یاد آئی وہ خود اسے لقمے کھلاتی تھی۔

کھانا کیسا لگا۔ ہبہ نے سوال کیا بہت ٹیسٹی ہے اور اسکا ذائقہ کچھ چینج ہے شہری نے اپنی رائے دی۔ میں نے بنایا ہے ہبہ نے مسکرا کر کہا۔ اچھا اسکا مطلب ظالم کھڑوس حسینہ اب باورچن بن گئی ہے۔ شہری ہبہ اسکی طرف ناراض نظروں سے دیکھتی بولی۔ تم مجھے ظالم کھڑوس کیوں کہتے ہو ہبہ پنچ بنا کر بولی۔ تمنے مجھے تھپڑ جو مارا تھا اور تمنے جب گاڑی میں مجھے تیکھی نظروں سے دیکھا تھا ایسا لگ رہا تھا جیسے ابھی مجھے ہارٹ اٹیک ہو جائیگا۔ شہری دل پر ہاتھ رکھتے مظلوم لہجے میں بولا۔ اگر میں ظالم کھڑوس نہ ہوتی تو تمہیں کبھی نہیں ملتی ۔ ہبہ نے مسکرا کر کہا اور شہری اسکے لب لہجے میں ہی گم ہو گیا۔ جانتی ہو تمہیں حسینہ کیوں کہتا ہوں میں ۔ شہری نے پوچھا۔ تمہیں پتا ہو۔ ہبہ نے بھی اسی کی زبان میں جواب دیا۔ اسکا جواب تو پریکٹیکل کرکے دونگا میں۔ شہری نے شرارت سے کہا۔

اور پھر شہری نے اس پر پیار کی برسات شروع کر دی۔

شام کو عشا کی نماز کے بعد تینوں کھانے کی میز پر تھے۔ مگر آج شہری نے تھوڑا کم کھایا تھا کیونکہ اس نے حجاب کے ساتھ کھانا تھا اور اسے یقین تھا کہ حجاب اسکے بغیر نہیں کھائیگی۔ کھانا کھاتے ہی شہری نے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سگریٹ سلگالی۔ ہبہ اس سے پہلے کہ سگریٹ سلگاتی شہری نے اسکے ہاتھ سے سگریٹ لیکر پھینک دی آئندہ بعد تم سگریٹ نہیں لگاؤ گی ہبہ۔ شہری نے آرڈر جاری کر دیا جبکہ زینب کی خوشی کا ٹھکانہ ہی نہیں تھا وہ یہی چاہتی تھی۔ بٹ کیوں۔ تم بھی تو پیتے ہو۔ ہبہ نے جواب دیا۔ میرا مقابلہ خود سے مت کرو تم ایک لڑکی ہو آئی سمجھ اور اسی وجہ سے بچہ بھی۔ شہری نے جملہ ادھورا چھوڑا۔ دیکھو ہبہ مجھے لگتا ہے معیز کی کک اتنی پاور فل نہیں تھی مگر تمہارے اندر بھی کچھ کمزوری ہو گی ورنہ ابھی تو بچے کے اعضا ہی بنے تھے۔ آگے تم خود سوچو اور پھر میں نے اپنے گھر والوں کو تمسے ملوانا ہے تم بہو بنو گی اگر انھیں پتا چلا تو پتا نہیں کیا کیا باتیں کرینگے کریکٹر تمہارا اچھا ہے تم پردہ بھی کرنے لگی ہو اور جینز بھی چھوڑ دی ہے بس اب اس سگریٹ کو بھی چھوڑ دو ۔کچھ سچی کچھ کڑوی کچھ مسکے لگا کر شہری ہبہ کو قائل کرنے میں کامیاب ہوا۔

اور زینب اگر یہ سگریٹ پیئے تو مجھے بتانا۔ شہری نے زینب کو اسکے پیچھے لگا دیا۔ ہاور ہبہ نے بھی سگریٹ چھوڑنے کا عہد کر لیا کیونکہ بچے والی بات اسکے ذہن میں بیٹھ چکی تھی۔ دونوں سے ملکر شہری حجاب کی طرف روانہ ہوا۔ السلام علیکم حجاب نے مسکرا کر کہا۔

شہری نے سلام کا جواب دیا مگر اسکی تیاری دیکھ کر دنگ رہ گیا۔ لال کلر کی فراک لال دوپٹہ ہونٹوں پر سرخی ہار بندے سب کچھ پہنا ہوا تھا۔ ہبہ اور زینب بھی شہری کیلیئے تیار ہوتی تھی مگر اس لڑکی میں اور ہی کشش تھی بے قابو ہوتے شہری نے اسے ہگ کر لیا۔ کچھ دیر بعد اسکے تل پر مہر ثبت کر دی اور حجاب نے آنکھیں بند کر لی وہ اس پیار کو محسوس کرنا چاہتی تھی۔ کچھ دیر بعد شہری نے اسے آزاد کر دیا۔ دل تو نہیں کر رہا تھا پر

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حجاب کو کھانا کھلانا تھا۔ چلو کھانا کھاتے ہیں۔ شہری نے اسے کہا۔ آپ چلیں میں لگاتی ہوں۔ نہیں آج میں لگاؤں گا۔ شہری نے کہا اور اسے اپنی گود میں اٹھالیا اور وہ بس شہری کے چہرے کو تک رہی تھی۔

آکر اسے بیڈ پر بٹھادیا اور خود کھانا لے آیا۔ اور آج خلاف معمول نوالہ شہری نے اسکے منہ میں پہلے ڈالا تھا ۔ دونوں پیار سے ایک دوسرے کو نوالہ کھلانے لگے۔ کھانا کھانے کے بعد حجاب نے برتن سمیٹے۔ اور چائے بنا کر لے آئی۔ دونوں چائے پینے لگے۔ حجاب آپکے اور کوئی رشتے دار ہے۔ شہری نے پوچھا بس پھپھو اور انکا بیٹا ہے طلحہ۔ ہمم۔ تمنے انھیں شادی کا بتادیا۔ میں بتانا ضروری نہیں سمجھتی کیونکہ میں خود مختار ہوں مگر میں نے انھیں بتادیا ہے میں شادی کر چکی ہوں تاکہ وہ اپنے بیٹے کیلیئے میرے خواب دیکھنا چھوڑ دیں۔ حجاب تھوڑی سختی سے بولی۔ ان کو میری دولت سے پیار تھا مگر انکا ارادہ کامیاب نہیں ہوا انکے لڑکے نے مجھے دو سال پہلے پرپوس کیا تھا کہ میں تم سے پیار کرتا ہوں مگر میں نے اسکی اچھی طرح مرمت کی تھی پھر بھی شاید بھائی معیز نے میری نسبت اس سے طے کر دی تھی جہاں تک میرا خیال ہے مگر اللہ نے مجھے بچالیا میں اب ایک مضبوط ہاتھ میں ہوں مجھے میری محبت پاک محبت ملی ہے۔ آپ میرا نصیب ہیں آپ کے ساتھ ایسا لگتا ہے جیسے پوری دنیا میرے پاس ہیں۔ حجاب آخری چسکی لیتے بولی۔ حجاب ایک مسئلہ ہے یہ پاکستان کا قانون ہے اٹھارہ سے کم کی عمر میں شادی نہیں ہوسکتی اور ابھی تم سترہ کی ہو اگر انہوں نے کیس کرنا چاہا تو۔ شہری نے اندیشہ بتادیا۔ آپ فکر مت کریں میں نے ہڈی ڈالدی ہے نکاح نامے میں عمر ایک سال زیادہ اور ویسے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بھی تین منتھ بعد میں اٹھارہ کی ہو جاونگی۔اور میں نے انکوایڈریس نہیں دیا۔میری کوئی اسٹوڈنٹ انھیں کچھ نہیں بتائیگی۔پاکستان میں بہت سے قانون اسلام کے خلاف ہیں۔اب یہ ہی دیکھ لیں

اسلام کا قانون ہے بیٹا اگر زندہ ہے تو پوتے کو حصہ نہیں ملے گا مگر ہمارا پاکستان کہتا ہے کہ ملے گا کیونکہ وہ بچے یتیم ہیں مظلوم ہیں۔یہ تو نہیں ہو سکتا کہ

پاکستان کا قانون قرآن سے زیادہ لوگوں کا فکر مند ہے۔

حالانکہ اسلام نے ان بچوں کو دوسرے کے ہاتھوں میں دیا ہے اور دوسری بات بیٹے کا تعلق پوتے سے زیادہ مضبوط ہے۔تیسری بات میت کو اختیار ہے اپنے مال کا تیسرا حصہ جہاں دل چاہے خرچ کرے اگر وہ یہی پیسہ اپنے پوتے کو دے دے تو پوتے کو حصہ بیٹے سے زیادہ مل سکتا ہے تو اسلام کا قانون ہی لوگوں کا تحفظ کرتا ہے۔حجاب اپنی بات کہہ کر نکل گئی۔

جبکہ شہری بیڈ پر دراز ہو گیا تھوڑی دیر بعد حجاب بھی آگئی اور چینج کرنے جانے لگی مگر شہری نے اسے روک دیا۔تم بہت خوبصورت ہو۔شہری نے اسکی تعریف کی۔آپ کو پتا ہے جب سے مجھے آپ کا پیار ملا تب سے مجھے اپنے حسین ہونے کا احساس ہوا شہری کے سینے پر ہاتھ رکھتے بولی۔اللہ ہمیں اور ہماری اولاد کو خوب خوشیاں عطا فرمائے حجاب کھوئے لہجے میں بولی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ارے واہ تم تو بڑی تیز ہوا تنی جلدی بچوں پر بھی پہنچ گئی۔ شہری نے اسکے ماتھے پر مہر ثبت کی اور حجاب کو اندازہ ہوا وہ کیا بول گئی۔ کس لئے تیار ہوئی ہو۔ شہری نے سوال داغ دیا۔ آپ کیلیئے۔ حجاب نے آنکھ بند کر کے ہونٹ کو دانت سے کاٹتے کہا۔اور شہری نے فورا مہر ثبت کر دی اور پھر پورے چہرے پر مہر ثبت کی اور

اور اسے خود میں سمولیا۔

وقت گزر رہا تھا اور شہری اپنی فائیٹ کا لاسٹ اسٹیج مکمل کر چکا تھا اور اب تک کوئی بدمزگی پیدا نہیں ہوِی تھی سب کچھ ٹھیک چل رہا تھا اور حجاب بھی اٹھارہ کی اتیج کو پہنچ گئی تھی۔

شہری کے پیپر بھی ہو چکے تھے اور وہ اپنا آخری پیپر دیکر واپس آرہا تھا۔ روٹین میں وہی رکھونگا۔ بٹ بیچ میں چینج بھی ہو جائیگی اور آج اس نے وقت حجاب کے پاس گزارنا تھا۔

کیسے ہوئے پیپر آپکے۔ حجاب نے سوال کیا۔ اچھے ہوئے

شہری نے مسکرا کر کہا۔ چلیں میں کھانا لگاتی ہوں۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہمم۔شہری کہ کر فریش ہونے چلا گیا۔دونوں اپنے پرانے انداز میں ہی کھانا کھا رہے تھے۔کھانے کے بعد دونوں میز پر جمع تھے۔تو پھر اب ٹائمنگ کیا رہیگی۔حجاب نے پوچھا۔دیکھو میں سوچ کر بتاتا ہوں۔اب گھر وقت دینا پڑیگا بہت۔شہری نے جواب دیا۔اچانک حجاب کی آنکھیں بند ہونے لگی اور وہ بیہوش ہوگئی۔حجاب حجاب شہری چلایا۔جلدی سے اسے گود میں اٹھا کر بیڈ پر بلایا اور اپنی فرینڈ روما کو فون کر دیا۔کہاں ہو تم اتنے دن ہوگئے تمہارا کوئی پتا نہیں ہے شہری۔روما غصے سے بولی وہ میڈیکل مکمل کر چکی تھی اور شہری کی کبھی گرل فرینڈ تھی۔یار اسوقت تم جلدی آو پیشنٹ کو دیکھنا ہے۔شہری فکر مند ہو کر بولا۔اچھا آتی ہوں۔کچھ منٹ بعد وہ آگئی اور حجاب کو دیکھ کر حیران رہ گئی اور شہری کو بھی۔یہ کون ہے لڑکی۔بیوی ہے میری۔شہری نے جواب دیا۔کتنی سویٹ ہے یار۔روما حیرت میں آکر بولی اور تمنے شادی کرلی بتایا بھی نہیں اور وہ بھی چھپ کر۔یار وہ سب بعد میں بتاونگا۔

تم چیکپ کرو۔ہمم۔خوشخبری جناب باپ بننے والے ہو۔

روما مسکرا کر بولی۔کیا شہری اچھل پڑا میرے خیال یں کوئینز ہیں دو بچے ہیں۔جبکہ شہری کو ایسا لگا جیسے آسمان ٹوٹ پڑا ہو۔اسکا بہت خیال رکھنا بہت پیاری بیوی ہے تمہاری۔روما شہری کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر بولی جبکہ شہری ایسے دور ہوا جیسے وہ کوئی اچھوت ہو۔کیا ہوا شہری۔دور رہو مجھ سے تمہیں پتا نہیں میں شادی شدہ ہوں۔شہری غصے سے بولا۔یار کوئی نہیں دیکھ رہا انجوائے کرتے ہیں۔روما آنکھ مارتے بولی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

روما پلیز میں سب کچھ چھوڑ چکا ہوں مجھے فورس مت کرو اچھا جناب نہیں کرتی۔ روما سنجیدہ ہو کر بولی لگتا ہے اپنی اس بیوی سے بڑا پیار کرتے ہو ویسے بھی اتنی خوبصورت لڑکی میں نہیں دیکھی اب تم اور۔ کسی کی طرف کیسے دیکھ سکتے ہو۔ روما حجاب کی طرف اشارہ کرتے بولی۔ تم جاو اب پلیز۔ شہری نے اسکی منت کی۔ اسے ڈر تھا حجاب نا جاگ جائے وہ اور مزید سچ کا سامنا نہیں کرنا چاہتا تھا۔ بیوی سے ڈرتے ہو۔

روما حیرانی سے بولی۔ بیوی سے نہیں اسکے آنسو سے ڈرتا ہوں۔ کیا ہوا شہری کچھ بات ضرور ہے تم پریشان ہو ۔ ورنہ ایسی خوشخبری سن کر تو بندہ خوشی سے پاگل ہو جاتا ہے۔ بتاتا ہوں مگر تمنے یہ بات کسی اور کو بتائی تو میں تمہیں جان سے مار دونگا۔ شہری دھمکی دیتے بولا۔ ہمم اوکے نہیں بتاتی۔ اور پھر شہری نے ساری کہانی سنا ڈالی۔ روما کے پاوں سے زمین نکل گئی۔ تمنے تین بیویاں رکھ لیں اور تینوں دشمن۔ شہری تمنے خود کو پھنسا لیا ہے اگر یہ بات ان میں سے کسی کو پتا چلی تو کیا ہوگا۔ روما حیران ہو کر بولتی گئی۔ خیر میری مدد تمہارے ساتھ جب بھی ضرورت ہو مجھے کال کرنا۔ اور شہری تمہاری دونوں بیویاں مظلوم ہیں مگر یہ لڑکی زیادہ ٹوٹی ہوئی ہے اسکا صرف تم سہارا ہو وہ دونوں ایک ہیں تو یہ لڑکی اکیلی ہے تم کچھ بھی ہو جائے اسکا ساتھ مت چھوڑنا اسکا خیال رکھو اور جتنا جلدی ہو گھر والوں سے کہ کر ان میں سے کسی ایک سے شادی کرو۔ ہمم شہری نے سر ہلا دیا۔ اوکے میں چلتی ہوں۔

جب بھی کوئی کام ہو مجھے بتانا۔ اور اسے باہر لیکر مت نکلنا کیونکہ تمہارے کلب کے فائیٹر میں سے کسی نے دیکھا تو سب بگڑ جائیگا۔ آخری مشورہ دیتے وہ نکل گئی۔ جبکہ شہری اپنی سوچ میں مگن تھا۔ روما کی بات اسکے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دماغ میں گونج رہی تھی اپنی بیوی سے بہت پیار کرتے ہو نہیں میں اسکے آنسو ڈرتا ہوں۔ کیا مجھے حجاب سے محبت ہو گئی ہے۔ شہری سوچتے ہوئے بولا۔

میں تو اس سے انتقام لینے چلا تھا مگر ارادہ بدل کر صلح کا راستہ نکالا۔ پھر مروت میں نکاح کر لیا۔ اور ہمدردی دیتے اسکے ساتھ وقت گزارا اور اب محبت نونونورو میری سوچ کی ترجمانی کر گئی ہے حجاب اکیلی ہے مجھے اسکا ساتھ دینا ہے اگر ہبہ زینب کو پتا چلا تو کیا میں حجاب کو بچاؤنگا کیا ہبہ زینب کے خلاف بغاوت کرونگا دماغ سوچ رہا تھا جبکہ دل کہ رہا تھا پوچھ رہے ہو یا بتا رہے ہو۔ پھر اسے ہر لمحہ یاد آنے لگا حجاب کو کھانا خود کھلانا اسکے بغیر رات کا کھانا نا کھانا۔ سخت لہجے پر اس سے معزرت کرنا اسکو دیکھ کر بے قابو ہو جانا۔ میں تو اسے حجاب کی خوبصورتی کا تاثر دے رہا تھا۔ مگر یہ تو محبت نکلی۔ نونو شہری مکا دیوار میں جڑتے بولا۔ شہری روم میں آیا تو وہ حسینہ دنیا سے بے خبر ہو کر سو رہی تھی۔ مجھے قابو کرنا چاہئے تھا کم سے کم بچوں کے معاملے میں یہ میں نے کیا کر دیا اپنے دل میں خود کو ملامت کرتے وہ حجاب کے پاس بیٹھ گیا۔ میرا خیال ہے دو بچے ہیں شہری کے دماغ میں روما کا جملہ آیا۔ بے اختیار شہری کا ہاتھ اسکے پیٹ پر چلا گیا اور شہری مسکرا کر محسوس کرنے لگا اور جھک کر ایک مہر اسکے ماتھے پر ثبت کی اور حجاب جاگ گئی اور شہری کو اسطرح اپنے پاس دیکھ کر مسکرا اٹھی اپنے پیٹ پر سرسراہٹ محسوس کر کے اس نے دیکھا تو شرم سے لال ہو گئی۔ جی میں تو میز پر تھی۔ اور پھر میری آنکھوں کے گرد اندھیرا سا آیا اور میں بیہوش ہوئی تھی۔ حجاب بولی ہاں تم بیہوش ہوئی تھی میں نے لیڈی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ڈاکٹر کو بلایا تھا اور اس نے بتایا کہ تم ماں بننے والی ہو شہری نے مہر اسکے ماتھے پر لگاتے کہا جبکہ حجاب نے شرم سے آنکھیں بند کرلی اور جانتی ہو اس نے کیا کہا۔ کیا۔ حجاب نے نا سمجھی سے پوچھا۔

اس نے کہا میرا خیال ہے دو بچے ہیں۔ جبکہ حجاب نے اپنا ہاتھ بے اختیار اپنے پیٹ پر رکھ دیا۔ تھینکس حجاب تمنے مجھے سب سے اچھا تحفہ دیا ہے۔ آئی لو یو شہری نے بے اختیار ہو کر اظہار کر دیا تھا۔ جبکہ حجاب نے اتنی ساری خوشیوں پر اللہ کا شکر ادا کیا۔ ایک میرا بچہ اور ایک آپکا۔ حجاب مسکرا کر بولی۔ کیا مطلب شہری نے نا سمجھی سے کہا ایک آپ پر جائیگا اور ایک مجھ پر۔

اچھا شہری نے اچھا کو لمبا کیا تمہیں اپنا خود بہت خیال رکھنا ہے۔ شہری نے مہر ثبت کی۔ ایک کا نام احمد اور ایک عبدالقادر حجاب نے نام بھی ڈیسائیڈ کر لئے۔

ہمم شہری نے ہاں میں سر ہلا دیا اور پھر حجاب کو سونے کی تلقین کی اور جب وہ سو گئی تو شہری چلا گیا۔ صبا تم جانتی ہو میں بہت خوش ہوں میں ماں بننے والی ہوں ڈاکٹر نے کہا دو بچے ہیں۔ اللہ نے مجھے ہبہ زینب سے اچھا شوہر دیا ہے۔ حجاب جنون میں بولتی جا رہی تھی جبکہ صبا اس کی خوشیوں کی دل ہی دل میں دعا کر رہی تھی ۔ شہری اپنی روٹنگ بدل چکا تھا ایک مہینے اس نے صرف صبح گیارہ سے رات گیارہ آیا کرتا تھا اور اسی دوران وہ دونوں کے پاس وقت گزارتا تھا۔ عید کے بعد اسنے ہبہ سے اپنے گھر والوں کو ملانے کا سوچا تھا کیونکہ حجاب پریگنٹ تھی اور زینب کے آگے پیچھے کوئی نہیں تھا جبکہ ہبہ کے رشتے دار موجود تھے دونوں کی کاسٹ ایک

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تھی۔ لہذا شہری نے ہبہ سے ہی گھر والوں سے ملکر شادی کرنی تھی پھر میں زینب سے بھی شادی کر لونگا یا لے آونگا ہبہ راضی ہو گی تو کوئی مجھ پر اعتراض نہیں کر سکے گا۔ اور حجاب کو میں سامنے نہیں لاونگا اور حجاب کو کہدونگا کہ شادی میری مجبوری ہے تمہارے آگے پیچھے کوئی ہے نہیں اور بچے دیکھ کر لوگ اعتراض کریں گے۔ مگر یہ سب میں حجاب سے ڈلیوری کے بعد کرونگا۔ اور پھر زندگی جب تک ہے میں صحیح موقعے پر پر حجاب کو سامنے لاونگا۔ شہری پر عزم ہو کر مسکرایا۔۔

وقت گزرتا گیا اور آخر کار حجاب کی ڈلیوری کا بھی دن آگیا۔ روما گھر پر ہی آئی تھی اور اسکے ساتھ دو تین نرس بھی تھیں۔ ہسپتال جا کر میل ڈاکٹر کو اسنے بلانے کی زحمت نہیں کی تھی اپنی بیوی کا علاج وہ صرف عورت سے ہی کروانا چاہتا تھا۔ تھوڑی دیر بعد روما باہر آئی مبارک ہو شہری دو بیٹے ہوئے ہیں۔ روما مسکرا کر بولی جبکہ شہری نے اللہ کا اور پھر روما کا شکریہ ادا کیا۔ وقت پر لگا کر گزر چکا تھا۔ میں مل سکتا ہوں۔

شہری نے مسکراتے پوچھا ہاں مل سکتے ہو کوئی پروبلم نہیں ڈلیوری نارمل ہوئی ہے۔ شہری اندر پہنچا تو دیکھا ایک بچہ دائیں اور ایک بائیں طرف ہے جبکہ حجاب اسے دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔ آگے بڑھ کر ایک مہر حجاب کے ماتھے پر ثبت کی۔ ارے حجاب واہ ایک تمہارے جیسا ہے اور ایک میرے جیسا۔ جی میں نے دیکھ لیا ہے حجاب مسکرا کر بولی۔ جو آپ کے جیسا ہے وہ میرا ہے اور جو میرے جیسا ہے وہ آپکا ہے۔ حجاب نے چہکتے ہوئے کہا تا کہ میرے والا آپ کو میری اور آپ کے والا مجھے آپکی یاد دلائے۔ ہمم شہری نے محبت سے اسے دیکھا۔ اور دونوں بچو کو پیار کیا۔ ساتوں دن دونوں کا عقیقہ کیا اور نام بھی رکھ دئے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہبہ اب تمہیں گھر والوں سے ملنا ہے میں تمسے سب کے سامنے شادی کرونگا اور پھر زینب کو بھی رکھ لینگے۔

ٹھیک ہے۔ تم ایسا کرنا کل اپنے۔ گھر والوں کو میرے گھر پر بھیج دینا میرے گھر والے قبول کر لینگے کیونکہ تم میں ایسی کوئی وجہ نہیں جس سے تم ریجیکٹ ہو۔ ہماری فیملی ایک کاسٹ کی ہے کوئی مشکل نہیں۔ ہمم۔

ہبہ نے جواب دیا۔ کل ہبہ کے نے گھر پر بتادیا۔ ماں باپ کی اکلوتی بیٹی تھی ہبہ۔ حامد صاحب نے ہاں کر دی

۔

بیشک لڑکا غریب تھا مگر انکی بیٹی کی پسند تھا اسکی پسنیلیٹی دیکھ کر وہ مان گئے تھے۔ شکیل صاحب شہری کے والد نے بھی ہاں کر دی کیونکہ لڑکی خوبصورت امیر اور ایک ہی کاسٹ تھی۔ اور تین منتھ بعد شادی کی ڈیٹ فکس ہو گئی۔ اور تین منتھ بعد شہری بھی اپنی پڑھائی مکمل کرنے والا تھا۔ اور تین منتھ نعد شہری نے حجاب کو بھی قائل کرنا تھا۔

لو ہبہ اب تم سب کے سامنے میری دلہن بنو گی۔ شہری نے اسے دیکھتے ہوئے کہا ہاں تو کیا ہوا۔ ہبہ چڑ کر بولی

۔

ہبہ میرا اپنے کزنوں سے رشتیداروں سے کوئی تعلق نہیں اور تمہارا بھی نہیں ہونا چاہئے۔ پردہ ضروری ہے۔

ہم اپنی زندگی گزاریں گے اور ٹھیک چار سال بعد میں زینب سے شادی کے متعلق بتادونگا۔ شہری نے اپنا پلین بتایا۔ وہ کیوں۔ زینب حیرانی سے بولی۔ وہ اس لئے کہ مجھے اپنے بھائی بہن کی شادی کرنی ہے اگر میں نے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سب شو کر دیا تو لوگ باتیں بنائیں گے میں چاہتا ہوں اس سے پہلے میرے بھائی بہن اپنے رشتے میں بندھ جائیں۔اسکے بعد میں آزاد ہوں کوئی میرا کچھ نہیں اکھاڑ سکتا۔اور نا میری وجہ سے کسی کا کام بگڑے گا۔

اگر میں نے پہلے شو کر دیا گھر والے میرے خلاف ہونگے میں نے انھیں نقصان پہنچایا۔شہری نے اسکو اپنا عذر بتایا۔ہمم ٹھیک ہے۔زینب مسکرا کر بولی۔

وقت کبھی نہیں رکتا آخر کار ہبہ شہری کی دلہن بن کر آگئی اور آتے سب کو اپنے زیر کر لیا مگر صرف شہری کی فیملی کو اس کے علاوہ وہ کسی کو منہ نہیں لگایا کرراکرتی تھی۔شہری کے حکم پر وہ سختی سے عمل پیرا تھی۔حجاب مجھے شادی کرنی ہے دوسری کیونکہ تم ماں بن چکی ہو اگر میں بچے لیکر جاونگا سب باتیں بنائیں گے میرے گھر والوں پر اثر پڑیگا اور ہم ہائی کلاس نہیں جو یہ سب برداشت کرے مجھے پتا ہے تم میری بات سمجھ جاوگی مگر یہ مت سوچنا کہ تمہیں چھوڑ رہا ہوں بس مجبوری سمجھو پلیز۔کوئی تمہاری جگہ نہیں لے سکتا۔تم سمجھ رہی ہو نا میں کیا کہ رہا ہوں۔ غلطی میری ہے مجھے کنڑول کرنا چاہیئے تھا۔شہری اسکے ہاتھ پکڑ کر بولا۔اور حجاب کو یقین کرنا پڑا کیونکہ اس نے بھی حجاب کی ایک آواز پر اس سے شادی کی تھی۔اگر بچوں یا فیملی کا معاملہ نا ہوتا تو میں کبھی نا کرتا۔شہری افسردہ لہجے میں بولا۔جی میں آپکی بات سمجھ رہی ہوں اگر آپ چاہتے تو بغیر اجازت بھی کر سکتے تھے مگر آپ نے پوچھا اس سے ثابت ہوا آپ کے دل میں چور نہیں ہے حجاب اسکا ہاتھ دبا کر بولی۔سب کلئیر ہو چکا تھا اب چار سال گزرنے کا انتظار تھا اس کے بھائی کی شادی ہو جائے پھر زینب کے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بارے میں شو کر دونگا اور وقت آنے پر حجاب کے بارے میں بھی۔ پھر میں آزاد ہو جاونگا۔ شہری پر عزم ہو کر بولا۔

وہ جہاز میں آنکھیں بند کر کے بیٹھا تھا کہ اچانک آواز آئی ویلکم ٹو پاکستان۔ خوشی سے اس نے آنکھیں کھول دی۔ حجاب میں آرہا ہوں۔ وہ اسلام آباد پورے دو سال بعد آیا تھا وہ باہر پڑھائی کرنے گیا تھا دینی۔ ارے واہ میرا بچہ آگیا حائمہ بیگم اپنے لاڈلے طلحہ کو دیکھتی بولی۔

وہ بلاشبہ حسن کی تصویر تھا اور مصر جا کر اس کی رنگت اور نکھر آئی تھی۔ بہت یاد کیا تمہیں۔ حائمہ خاتون نم لہجے میں بولی۔ میں نے بھی موم۔ موم میں معیز حجاب سے ملکر آتا ہوں۔ بیٹا وہ یہاں پر نہیں ہیں۔ اچھا موم جب آجائیں تو آپ حجاب کا ہاتھ مانگیں گی۔

جبکہ حائمہ کا دل بند ہو گیا۔ بیٹا دراصل بات یہ ہے۔

اب تم حجاب کو بھول جاو وہ تمہاری نہیں ہو سکتی۔ آپ معیز سے بات تو کریں۔ طلحہ ایک آس لئے بولا۔

بیٹا اگر معیز ہوتا تو مسئلہ ہی اور تھا میں تو معیز سے بات کر چکی تھی اور وہ ہاں بھی کر چکا تھا مگر۔

مگر کیا امی۔ طلحہ کو اپنا دل بند ہوتا محسوس ہوا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بیٹا تمہیں تو پتا ہے وہ کسی ہبہ حجاب سے اسکی دشمنی تھی اس کے شوہر نے اسے قتل کر دیا کیونکہ معیز زینب کو اٹھا کر لیجانے والا تھا۔پہلے گل قتل ہوئی پھر معیز اور پھر حجاب نے اسکا بدلہ لینا چاہا مگر قصور اسکے بھائی کا تھا اس لئے کچھ کر نا سکی۔اور پھر حجاب نے شادی کر لی مجھ تک اسنے شادی کی خبر پہنچائی مگر اپنا ایڈریس نہیں دیا پتا نہیں اسنے کہاں شادی کی ہے اور کس سے کی ہے بہر حال جس سے بھی کی بہت اچھا لڑکا ہے اور حجاب اسکے ساتھ بہت خوش ہیں۔حائمہ بیگم نے روبورٹ کی طرح سب بتا دیا۔جبکہ طلحہ لڑ کھڑا کر صوفے پر گرا ۔آپ نے مجھے کیوں نہیں فون کیا۔بیٹا حجاب کسی سے شادی نہیں کر سکتی مجھے یقین تھا مگر وہ لڑکا مجھے نہیں پتا تھا کہ حجاب شادی کر لیگی۔اب تم اسے بھول جاو اور اپنی زندگی شروع کرو۔حائمہ نے اسے سمجھایا۔کیسے شروع کروں اتنے سال تڑپا ہوں میں انتظار کیا میں نے مگر وہ کیسے کسی غیر سے شادی کر سکتی ہے۔کاش موم آپ حجاب کی دولت کے چکر میں نا ہوتیں اور اسکے ساتھ رویہ اچھا رکھتی تو آج ہم خوش ہوتے وہ پرائے گھر نا جاتی۔جو ہو گیا سو ہو گیا اب کچھ نہیں ہو سکتا اور حجاب نے اس لڑکے سے محبت کی ہے کہ تم اپنے دماغ میں بٹھالو۔میں حجاب سے بات کرونگا۔یہ کہتے ہی اسنے فون ملایا۔انجان نمبر سے کال دیکھ کر حجاب نے شہری کے ہاتھ میں فون پکڑا دیا۔جی کون ہو تم۔شہری نے سخت لہجے میں پوچھا جبکہ طلحہ کا دل بند ہو گیا۔میں حجاب کا کزن طلحہ۔طلحہ نے اپنا تعارف کروا دیا۔تو بتائیں کیوں فون کیا۔شہری نے اسپیکر کھولتے ہوئے کہا۔مجھے حجاب سے بات کرا دو۔جی بولو کیا کام ہے مجھ دے۔حجاب کی آواز آئی۔حجاب تم نے شادی کر لی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تم ایسا کیسے کر سکتی ہو میں تم سے کرتا تھا اتنے سال گھر۔سے دور رہا تمہیں میرے جذبات پر یقین نہیں تھا کیا معیز کا پتا چلا۔اللہ تمہیں صبر دے۔ طلحہ جنونی انداز میں بولتا گیا۔دیکھو طلحہ تعزیت کا شکریہ مگر یہ تعزیت تم دو سال بعد کر رہے ہو۔ نمبر دو میں اپنے معاملے میں خود مختار ہوں جس سے چاہوں شادی کروں۔ نمبر تین مجھے تمہارے جذبات سے کوئی لینا دینا نہیں میں شادی کر چکی ہوں میں نے اپنی محبت سے ہی شادی کی ہے ۔ہمارا حصہ تو دے دو۔ حائمہ بیگم بولی۔

کونسا حصہ جی آپ کا ابو کی جائیداد میں کوئی حصہ نہیں ہے کیونکہ بیٹا بیٹی کے ہوتے بہن حصہ نہیں ملتا۔

معیز کے مال میں تو ہے نا ہمارا حصہ۔ طلحہ نے جواب دیا۔ لگتا ہے طلحہ تمنے علم میراث پڑھا نہیں ہے یا ٹھیک سے نہیں پڑھا۔بھائی معیز کی وراثت میں آدھا حصہ میرا ہے کیونکہ ماں باپ اور اولاد نہ ہو تو بہن بھائی کو حصہ ملتا ہے۔آدھا حصہ تو مجھے مل گیا اور رہی دوسرے آدھی کی بات تو جب تک ذوالفرض موجود ہو ذوی الارحام کو نہیں ملتا۔ لہذا باقی بھی میرا ہوا۔

حجاب یہ کہ کر فارغ ہوئی پھر بولی آپ کی ماں مجھے کبھی اپنی بہو نا بناتی اور نا میں بنتی اس لئے آپ کو یہ سب بھول جانا ہے۔ میں آپ کیلئے غیر محرم ہوں یہ آخری بار بات ہو رہی ہے آئندہ آپکا فون نا آئے ورنہ آپ مجھے جانتے ہیں مجھے قتل کرنے میں زیادہ وقت نہیں لگتا۔جی او کے فون رکھتی ہوں۔ حجاب نے فون بند کرتے ہی زمین پر پٹخ دیا میرے لئے نیو سم نکلوادیں مجھے ان لوگوں کی آواز بھی پسند نہیں حجاب لال آنکھوں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سے بولی۔ شہری جو کب سے طلحہ کو برداشت کر رہا تھا۔ حجاب کا یہ غصہ دیکھ کر مسکرا اٹھا۔ ٹھیک میں آج ہی نکلواتا ہوں۔ ممی ماما پاپا آپ تے بیتے نخ مدھے مالا اے۔

آپ کے بیٹے نے مجھے مارا ہے دو سالہ احمد روتا ہوا شہری کے پاس آ گیا بلاشبہ وہ حجاب کی فوٹو کاپی تھا اور شہری کی جان بھی۔

حجاب تم اپنے بیٹے کو سمجھالو الٹا لٹکا دونگا اسے۔ شہری غصے سے بولا۔ اتنے عبدالقادر بھی آ گیا۔ پاپا ماما تو تتھ مت تہنا۔ ولنہ اتے نہی تو لودا۔ پاپا ماما کو کچھ مت کہنا ورنی اسے نہیں چھوڑ نگا۔ عبدالقادر منہ بنا کو بولا وہ شہری کی کاپی تھا اور حجاب کی جان۔

کیوں مارا آپ نے بھائی کو حجاب نے اسکا کان ہلکا سے کھینچتے پوچھا۔ میلے دات تھیل نہی لاہا تھا یہ۔ یہ میرے ساتھ کھیل نہیں رہا تھا۔۔ عبدالقادر انگلی احمد کی طرف کرتے بولا۔ ارے شہری یہ تو آپ پر گیا ہے نا ۔ حرکتیں بھی آپکے جیسی ہیں۔ حجاب شہری کو چڑاتے بولی۔ اوہ تو یہ تم پر گیا ہے بہت شریف ہے۔ شہری طنز کرتے بولا۔ کبھی غرور نہیں کیا۔ حجاب اپنا دوپٹہ سیٹ کرتے گویا ہوئی۔ چلو بیٹا ہم کھیلتے ہیں حجاب عبدالقادر کی ناک دبا کر بولی۔ جبکہ عبدالقادر صاحب احمد کو انگوٹھا دکھانے لگے۔ ابے تیری تو۔ شہری نے اسے ڈرایا تو بھاگ کر حجاب کے سینے سے لگ گیا۔ بچہ دل دیا۔ بچہ ڈر گیا۔

احمد ہنستے ہوئے بولا۔ جبکہ حجاب کو تو آگ لگ گئی۔ کتنی بار کہا ہے مت ڈرایا کریں مگر آپ یہ رو رہا ہے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حجاب نے اسے ہٹایا تو وہ بن آواز کے رو رہا تھا۔ ادھر آو میرا بچہ ایم سوری۔ شہری نے عبدالقادر کو خود سے چمٹا لیا اور حجاب نے احمد کو۔ یہ دونوں ان دونوں کی جان تھے اور دونوں ہی ایک دوسرے کی جان تھے۔۔

جبکہ طلحہ کی تو دنیا اجڑ گئی تھی۔ موم سب آپکی وجہ سے ہوا آپ اسے پیار محبت دیتی تو کبھی وہ مجھ سے الگ نا ہوتی۔ آج بھی آپ نے اس سے صرف دولت کی بات کی ہے نا اسکا حال پوچھا نا کچھ اور اب اسکا فون نمبر بند ہے اسنے سم بند کر دی ہو گی۔ طلحہ نم لہجے میں بولا۔ تم اب اس سے رابطہ مت کرنا ورنہ تم اسے جاتے ہو جان سے مار دیگی وہ جو کہتی ہے کرتی بھی ہے۔ میں نہیں چاہتی میرا بیٹا مجھ سے دور ہو سب کچھ تو چلا گیا ہے۔ حائمہ بیگم نم لہجے میں بولی۔

ایک سال بعد ہبہ کو بھی اللہ نے اولاد سے نوزا۔ سب گھر والے خوش تھے اور لڑکا ہبہ کی فوٹو کاپی تھا۔

لو ہبہ تمہیں اللہ نے اولاد دی وہ بھی بیٹا اتنا خوبصورت بلکل تمہارے جیسا ہے۔ بس کھڑوس نا ہو۔ شہری ہبہ کو چڑاتے ہوئے بولا۔ ہبہ نے کہنی شہری کر دے ماری۔ آئی ظالم کھڑوس حسینہ۔ شہری کراہ کر بولا۔ تم کھڑوس مت کہا کرو مجھے ورنہ اچھا نہیں ہو گا۔ بس یار تین منتھ بعد شادی ہے پھر ہم زینب تمہیں بھی لیجائینگے

۔ایم سوری زینب تمنے کافی تکلیف براداشت کی ہمارا خیال رکھا اگر گھر کا مسئلہ نا ہوتا تو میں کبھی اسطرح نا کرتا ۔پہلے تمہاری قدر میرے دل میں زیادہ تھی اب محبت بھی زیادہ ہے۔ یہ تو ہونا ہی تھا بٹ آپکا اظہار محبت

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دیکھ کر مجھے بہت خوشی ہوئی ہے۔انھیں نہیں پتا تھاہبہ یہ سب سن رہی ہے۔زینب سے زیادہ شہری محبت کرتا ہے یہ سن کر اسے تکلیف ہوئی تھی مگر اسنے بروقت سنبھال لیا۔بیشک زینب نے قربانیاں دی وہ میں نہیں دے سکتی تھی زینب اس پیار کے لائق ہے۔

پھر وہ دن بھی آہی گیا جب شہری زینب کو گھر لے آیا۔باتیں کرنے والو نے ہبہ سے باتیں کی مگر ہبہ نے سب کا منہ بند کر دیا۔جب مجھے مسئلہ نہیں تو تم کو کیا تکلیف ہے۔ہبہ شہری کی کزن فائقہ کو غصہ کرتے بولی ۔

اب کام آسان تھا شہری پورا دن حجاب کے ساتھ گزار لیتا تھا۔پھر ایک سال بعد زینب کو بھی خدا نے بیٹا دیا ۔اسمعیل۔وہ شہری اور زینب کی ہاف کاپی تھا آنکھیں ماتھا شہری جیسا تھا جبکہ گال ناک ہونٹ زینب جیسے تھے۔لو شہری تمہارا حصہ بھی آگیا۔ہبہ شرارت سے بولی۔ہمم۔شہری نے مختصر جواب دیا۔

ہبہ زینب اپنی جگہ خوش تھی دونوں اللہ نے اولاد دی تھی۔یار یہ ابراھیم تو بڑا شرارتی ہے بلکل اپنی ماں پر گیا ہے۔شہری ہبہ کو چڑاتے بولا۔جبکہ ہبہ بھڑک گئی۔

مجھ پر نہیں تم پر گیا ہے پورا شرارتی ہے۔مجھے صبح سے دو بار کاٹ لیا ہے اسنے۔ہبہ ابراھیم کو دیکھتے بولی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

شہری کے بالوں سے کھیل رہا تھا۔ میرا بیٹا ہے تو مجھ پر ہی جائیگا نا۔ شہری زینب کو آنکھ مارتے بولا۔ بیٹا پاپا اچھے ہیں یا ماما۔ زینب نے سوال پوچھا۔ پاپا اتے ماما گندی۔ ابراہیم شہری کی گال پر کس کرتے بولا۔ جبکہ ہبہ کا منہ کھل گیا۔ اب تم میرے پاس مت آنا۔ ہبہ غصے سے ابراہیم کو دیکھتے بولی۔ تو تی ماما تے پاس داوندا۔ چھوٹی ماما کے پاس چلا جاونگا۔ ابراہیم زینب کی طرف اشارہ کرتے بولا۔ جبکہ زینب کا قہقہ بلند ہوا۔

تم دونوں میرے بچے کو بگاڑو گے۔ ہبہ زینب کو گھورتے ہوئے بولی۔ نہیں بہت اچھا ہو گا ابراہیم۔ اچھا میں ابراہیم کو باہر لے جا رہا ہوں شہری ہبہ زینب کو خبردار کرتے نکل گیا۔ حجاب نے شہری اور بچے کو ایک ساتھ دیکھا تو حیران ہوئی یہ کون ہے۔ ہمارا بچہ ہے۔ ابراہیم۔ اس سے پہلے حجاب اور سوال پوچھتی احمد بھاگتا ہوا آیا اور آکر شہری سے لپٹ گیا۔ پاپا آ گئے بھائی احمد نے چیخ ماری تو عبدالقادر بھی آ گیا۔ پاپا یہ کون ہے پانچ سال کا عبدالقادر ابراہیم کو دیکھ کر بولا۔ بیٹا یہ آپکا چھوٹا بھائی ہے۔ شہری نے مسکرا کر کہا۔ پاپا مجھے دیں نا۔ نہیں بیٹا ابھی چھوٹا ہے گر جائیگا۔ یہ میرا بھائی ہے احمد بولا نہیں میرا بھائی عبدالقادر بھی غصے میں آ گیا۔ پہلے اسے میں نے دیکھا تھا۔ احمد غصے سے بولا۔ ہاتھ تو میں نے لگایا ہے نا۔ عبدالقادر نے اپنا کالر سیٹ کرتے کہا۔

یہ تم دونوں کا بھائی ہے اوکے آپ دونوں ہی اس سے کھیلا کرو گے۔ شہری حجاب کی طرف دیکھتے بولا۔

اسے پکڑو حجاب کو شہری نے آرڈر دیا۔ جبکہ حجاب اس بچے کو غور سے دیکھنے لگی یہ بچہ اسے کسی کی یاد دلا رہا تھا ۔ آپ اسے یہاں کیوں لائے۔ حجاب نے سوال کیا۔ کیا مطلب کیوں لایا تمہیں کوئی اعتراض ہے آخر یہ ہمارا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

خون ہے ہمارے بچوں کو یہ سب آہستہ پتا ہونا چاہیئے تاکہ بعد میں پرابلم نا ہو۔ ہمم ٹھیک ویسے بھی اب وقت آگیا ہے۔ بچے بڑے ہو رہے ہیں تمہیں بھی اپنے گھر ہونا چاہیئے۔ چھ سال ہو چکے ہیں یہ چوری چھپے کا کھیل اب ختم کرنا ہے میں نے۔ شہری پر عزم ہوتے بولا۔ کیا وہ مجھے ایکسیپٹ کر لیگی۔ حجاب نے پوچھا۔ کرنا ہو گا میں کوئی رسک نہیں لے سکتا۔ اور اگر بالفرض تم لوگوں کی نہیں بنتی تو نا بنے مگر بچوں کی بنی چاہئے میں بچوں کو معاملے میں کسی قسم کی کوتاہی برداشت نہیں کرونگا۔ بچوں کا کوئی قصور نہیں بچوں اس معاملے میں کسی نے بھی نقصان پہنچایا میں اسے نہیں چھوڑ نگا۔ شہری جنونی انداز میں بولا۔ مجھے تو بچے سے کوئی مسئلہ نہیں یہ بچہ میرا ہی ہے حجاب ابراہیم کے گال چومتے بولی جبکہ وہ بھی ہنسنے لگا۔

تم اپنی بات سے نہیں پھرو گی حجاب۔ ہمم پر آپکی بیوی کے بارے میں کچھ نہیں کہ سکتی۔ ٹھیک ہے پھر عبد القادر اور احمد ملوانے لے جا رہا ہوں گھر والوں سے۔

جی میں بھی چلوں۔ نہیں ابھی نہیں۔ پہلے بچوں کو ملوا دوں تاکہ بچوں کو دیکھ کر انکا دل نرم ہو۔ ہمم حجاب سر ہلا کر بولی۔ چلو بچو آج آپکو کسی سے ملوانا ہے۔ دوپہر کا وقت تھا سب سو رہے تھے سوائے ہبہ زینب کے ۔شہری اندر داخل ہوا تو ہبہ اور زینب کا منہ کھل گیا۔ ایک تو ابراہیم تھا جبکہ دو بچے اور تھے ہبہ تو دیکھ کر دنگ رہ گئی ایک شہری کی فوٹو کاپی تھا دوسرا حجاب کی۔ یہ بچہ تو بلکل حجاب سے ملتا ہے شہری کون ہے یہ ہبہ تجسس سے بولی۔ بیٹا اپنی ماما کو سلام کرو دونوں بچے ڈرتے ہوئے اور سلام کے ساتھ ہاتھ آگے بڑھایا۔ ہمم بہت پیارے ہیں۔ میں نے تم دونوں کو ایک سچ بتانا ہے جو میں نے چھ سال سے چھپایا ہے۔ یہ میرے ہی بچے ہیں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تیسری بیوی سے۔ کیا ہبہ کے پاوں تلے زمین نکل گئی جبکہ زینب حیرانی سے شہری کی طرف دیکھتے بولی۔ یہ کیاڈرامہ ہے شہری کونسی کہانی ہے اگر یہ مذاق ہے تو بہت برا مذاق ہے۔اور اگر سچ ہے تو بہت کڑوا تمنے شادی کی بتایا بھی نہیں واہ تمہیں ہمپر بھروسہ نہیں تھا کیااور ہمارے پاس کس چیز کی کمی تھی تمنے اتنا بڑا دھوکا دیا۔زینب بولتی جارہی تھی۔

پہلے پوری میری بات سنو پھر بولنا۔شہری نے تحمل سے کہا۔اب اور کونسا ڈرامہ باقی ہے شہریار۔ ہبہ چیخی تھی۔آواز نیچی رکھو ہبہ ورنہ اچھا نہیں ہوگا۔شہری تیش میں آگیا۔اچھااوہ تو سناو کیا کہانی ہے ہم بھی تو سنیں کیا گل کھلایا ہے تمنے۔زینب طنز کرتے بولی۔

میں جب حجاب سے صلح کرنے گیا تھا تو بال چہرے کے مکمل صاف کروادئے تھےاور نقلی عینک بنوائی تھی جس سے حجاب مجھے پہچان نا سکی اور پھر میں نے باتوں میں اسے قائل کرلیاویڈیو کے ذریعے اس نے مان لیا کہ اسکا بھائی قصوروار تھااور میں واپس آگیا مجھے لگا حجاب چلی گئی ہے مگر۔۔۔۔ مگر کیا ہبہ تجسس سے بولی ۔مگر وہ نہیں گئی تھی اس دن اس نے مجھ سے ایک علمی سولا کیا تھا جسکا جواب میں نے لکھ کردیا۔ بیس دن بعد وہ مدرسے آئی تھی اور مجھے اٹھا کر لے گئی مجھے لگا وہ مجھے پہچان گئی ہے مگر اس نے پہچانا نہیں تھا۔اور پھر گاڑی میں اسنے مجھے پرپوس کردیا۔اس نے کہا وہ بہت ٹوٹی ہوئی ہے اسکا اب کوئی نہیں رہا اسے مجھ سے محبت ہوگئی ہے میں اس سے نکاح کروں وہ بلکل بے بس تھی مجھے اس سے نکاح کرنا پڑا اور۔ بس شہریار بس آگے بتانے کی ضرورت نہیں آگے پھر تمنے اس کے ساتھ راتیں گزاری ہیں جسکا نتیجہ سامنے ہے۔واہ شہری میں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بچہ کھونے کے صدمے میں تھی اور تم نئے بچے پیدا کر رہے تھے پان سال کے بچے ہیں یہ۔ تمنے سارے حقوق حجاب کو دے دئے۔ اب پتا نہیں تمنے نکاح کیا ہے یا۔۔۔ اس سے پہلے زینب کے الفاظ مکمل ہوتے شہری نے ایک تھپڑ زینب کو دے مارا۔ پہلی بار شہری نے ہاتھ اٹھایا تھا۔ یہ دیکھو نکاح نامہ تمہیں شرم نہیں آئی اس طرح کی بکواس کرتے۔ ہبہ نے آگے بڑھ کر پیپر پکڑے اور حیران رہ گئی۔

مجھے ڈر تھا کہ تم لوگ اسطرح کے بہتان لگاوگے اسی لئے میں نے انھیں چھپائے رکھا۔ میں مجبور تھا اگر میں نکاح سے انکار کرتا یا اپنی حقیقت بتاتا تو حجاب کسی کو نا چھوڑتی کتنا نقصان ہوتا۔ میں نے یہ سب مجبور ہو کر کیا ہے۔ اور ہبہ میں نے اسی لئے یہ سب نہیں بتایا تم بچہ کھونے کے صدمے میں ہو مگر ان سب میں کس کا قصور ہے۔ اور اگر اسی وقت سب بتاتا تو یا حجاب مرتی یا تم دونوں۔ بولو بتاو میں کیا کرتا۔ میں پھنس گیا تھا۔ وہ لڑکی ایک دم بے بس تھی اسکی آواز لڑکھڑائی ہوئی تھی۔ تم دونوں بتاو تمہیں کسی چیز کی کمی کی میں ن ۔ تمہیں اپنا گھر دیا تمہیں زیادہ وقت دیا۔ آج پورے پندرہ دن بعد میں اس سے ملنے گیا۔ تم سے تو ایک دن کا بھی گیپ برداشت نہں ہوتا اس لڑکی کے بھی خواب ہونگے۔ میرے بچوں کو رشتے ملیں مگر سب تم دونوں کو ملا وہ مر رہی تھی میں شوق سے اسکے قریب نہیں گیا بلکہ اسکا درد کم کرنے گیا۔ بولو کیا کرتا میں اور تمنے بغیر سوچے مجھ پر اتنا بڑا الزام لگا دیا۔ اگر تم یہ سمجھتی ہو زینب کے مجھ پر تمہارا کوئی احسان ہے تو مت بھولو کہ میرے بھی تم پر احسان ہیں۔ تم لوگوں کیلئے میں نے فائیٹ کی ہے تم لوگوں کو نام کما کے دیا ہے۔ اور ہبہ پیار کا اظہار پہلے تمنے مجھ سے کیا تھا اور زینب میں نے تمہیں اپنی زندگی میں جگہ دی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور تم لوگوں کا شاید اپنی بات یاد نہیں ہے تو یاد دلا دوں میں نے کہا تھا کوئی زبردستی نہیں ہوگی میں جو چاہونگا کرونگا تو جب شادی کرلی تو تمہیں کیا مسئلہ ہے۔اور لاسٹ بات کسی بھی بچے کے ساتھ زیادتی نیں ہوگی یہ ہمارے مسائل ہیں ان سب میں اگر کسی کا نقصان ہوا تو میں نقصان کرنے والے کو نہیں چھوڑ نگا۔ پھر چاہے تم دونوں میں سے کوئی ہو یا پھر حجاب۔

رات کو اس مسئلے پر بات ہوگی۔ شہری کہ کر جانے لگا تو کسی نے اسکی شلوار پکڑلی شہری نے نظر موڑی تو دیکھا احمد سر جھکائے ہوئے تھا دونوں بچوں کا رنگ اڑا ہوا تھا۔ کیا ہے شہری غصے سے بولی۔ پاپا وہ نئی ماما رو رہی ہیں انھیں چپ کروادیں۔ زینب کا طرف اشارہ کرتے وہ کانپ کر بولا تھا۔ جبکہ شہری اور ہبہ نے حیرانی سے ایک دوسرے کو اور پھر اس بچے کو دیکھا۔ زینب نے سر جھکایا ہوا تھا مگر آنسو اس کی قمیض بھگو رہے تھے وہ بے آواز رو رہی تھی۔ شہری آگے بڑھا اور اسکا چہرہ تھوڑی سے پکڑ کر اوپر کیا۔ ایم سوری زینب میں نے ہاتھ اٹھایا مگر تمہیں اتنا بڑا بھتان مجھ پر نہیں لگانا چاہیئے تھا مجھے تمسے قطعی اس بات کی امید نہیں تھی۔ اسکے آنسو صاف کرکے شہری جانے لگا مگر پھر رک گیا۔

تم دونوں رات کو ماما کے پاس جاوگے۔ جی جی۔ دونوں نے سر ہلایا۔ پاپا وہ میں نے ابراہیم کے ساتھ کھیلنا ہے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

عبدالقادر بولا جبکہ شہری نے آس سے ہبہ کی طرف دیکھا ابراہیم اسی کی گود میں تھا۔ میں کھیلو نگا وہ میرا بھائی ہے احمد بول پڑا۔ میں نے پہلے اسے پہلے ہاتھ لگایا تو میں ہی کھیلو نگا عبدالقادر نے اسکا گریبان پکڑ لیا۔ میں تمسے بڑا ہوں بدتمیزی مت کرو۔ احمد نے روب جمایا۔ صرف بیس منٹ بڑے ہو آپ مجھ سے۔ عبدالقادر نے کالر چھوٹتے ہوئے کہا۔ جبکہ اس بات پر زینب کو بھی سر اٹھانا۔پڑا۔ کوئینز تھے یہ دونوں شہری بول کر نکل گیا۔ جبکہ ہبہ اور زینب کو ایک اور جھٹکا لگا تھا

ابھی ابراہیم سو رہا ہے جب جاگے گا پھر کھیل لینگے۔ احمد نے سمجھایا اور پھر دونوں چلتے ہبہ کے پاس آئے یہ تو بلکل ابراہیم جیسی ہیں۔ احمد نے جرات کر کے

ہبہ کے گال پر ہاتھ پھیر دیا جبکہ ہبہ دنگ رہ گئی۔ اوئے یہ میرے والی ماما ہیں احمد نے عبدالقادر کو چھیڑنا چاہا تو کیا ہوا یہ میرے والی ہیں۔ عبدالقادر زینب کے

پاس آگیا اور اسکے گال کو مسلنے لگا ان دونوں میں سے کسی نے بھی اسے نہیں چھڑایا۔ میرے والی زیادہ پیاری ہے عبدالقادر بول پڑا نہیں میرے والی زیادہ پیاری ہیں۔ دونوں پھر لڑ پڑے ہم باہر گھوم سکتے ہیں ۔احمد نے ہبہ کو پوچھا۔ ہبہ نے سر ہلا کر جواب دیا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دونوں ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر نکل پڑے۔

اور تھوڑی دیر بعد بھاگتے ہوئے آئے وہ کسی بچے کے رونے کی آواز آرہی ہے۔اوہ شٹ اسمعیل اٹھ گیا۔ہبہ دوڑتی گئی کمرہ کھولا تو وہ رو رہا تھا جبکہ زینب اب بھی خاموش تھی تھوڑی دیر بعد ہبہ اسمعیل کو لیکر انٹر ہوئی۔اوئے جا تو لے ابراہیم کو۔اسمعیل میرا بھائی ہے عبدالقادر نے اس پر احسان کرتے کہا۔

دونوں سارے دن کودتے رہے۔اودھم مچاتے رہے۔

رات کو تینوں جمع تھے اور ساتھ چاروں بچے بھی۔

جبکہ ان بچوں کی شرارت ختم نہیں ہو رہی تھی۔ایک نے ہبہ کو اور ایک نے زینب کو تھام رکھا تھا بلاشبہ انھیں پہلی بار رشتوں کا احساس ہوا تھا۔

پہلے کچھ سوال جواب ہونگے اور پھر ہم اپنا فیصلہ سنائیں گے۔ہبہ بولی۔ہمم پوچھو۔ہو سکتا ہے حجاب نے ہمارا گھر توڑنے کیلئے تمسے شادی کی ہو وہ تمہیں جانتی ہو۔نہیں جانتی وہ مجھے اگر جانتی ہوتی تو کبھی مجھ سے شادی نہیں کرتی اسکی نظر میں اسکا دشمن منیب تھا شہری نہیں۔وہ خود کئی بار کہچکی ہے مجھے منیب سے سخت نفرت ہے۔شہری نے جواب دیا۔

ٹھیک ہے شہری ہم تمہیں معاف کرتے ہیں حالات کے پیش نظر تمنے جو کیا سو کیا وہ ہونا تھا۔مگر۔ہبہ بول کر خاموش ہوئی۔کیا تم حجاب کو چھوڑ سکتے ہو۔ہبہ نے سوال کرتے پانی کا گلاس منہ سے لگایا۔تم اپنی غلطی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سدھار لو۔ جبکہ شہری کو لگا کہ اس پر آسمان ٹوٹ پڑا ہو۔ نہیں چھوڑ سکتا۔ کیوں اب تو وہ اکیلی بھی نہیں دو بچے ہیں اسکے۔ ہبہ طنز کرتے بولی۔ بات ایک ہی ہے وہ پھر اکیلی ہو جائیگی کیا تم چاہتی ہو میرے یہ دونوں بچے بغیر باپ کے پرورش پائیں۔ شہری دونوں کو دیکھتے بولا۔ تم حجاب سے محبت کرتے ہو۔ ہبہ نے مٹھی بھرتے پوچھا۔ صرف سچ بولو گے۔ شہری خاموش بولو شہری خاموش کیوں ہو زینب جو تب سے خاموش تھی پکار اٹھی۔ ہاں کرتا ہوں۔ شہری نے جواب دے دیا۔

ہمیں چھوڑ سکتے ہو۔ ہبہ نے سوال کیا۔ سوچ بھی نہیں سکتا۔ شہری نے فوراً جواب دیا۔ ٹھیک ہے پھر شہری حجاب سے ہمارا کوئی تعلق نہیں نارکھنا چاہتے ہیں مگر اگر تم اسے لاتے ہو تو ہم تمہیں روکیں گے نہیں ۔ ہمارے دل میں جو اس کیلئے نفرت ہے وہ برقرار رہیگی۔ ہبہ نے اپنا فیصلہ سنا دیا باقی بچوں کے معاملے میں ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ ہبہ تھکے لہجے میں بولی۔ میم آپ کیا کہہ رہی ہیں زینب بولی۔ دیکھو زینب یہی ہم سب کے حق میں بہتر ہیں کیا تم چاہتی ہو یہاں پر خونریزی ہو میں پہلے ہی اپنا بچہ کھو چکی ہوں۔ ہم اپنے بچوں کو بغیر باپ کے نہیں رکھ سکتے۔ پھر شروع کیں ہم تینوں کا فیصلہ بھی یہی تھا۔ تم طلاق لے لو گی اور اکیلے زندگی گزار لو گی مگر بچے کا کیا ہاں۔ اور تمہیں کیا لگتا ہے ہم چلے جائینگے تو کیا حجاب نہیں آئیگی۔ بلاشبہ آئیگی اور ہمارے حق پر قابض ہو گی ہم یہ سب نہیں چھوڑ سکتے جس آگ میں ہم جل رہے ہیں وہ بھی جلے گی جب اسے پتا چلے گا کہ اسکا شوہر ہی ہمارا شوہر ہے اور اسکے بھائی کا قاتل ہے تو اس پر کیا گزرے گی۔ میں وہ سب

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دیکھنا چاہتی ہوں۔ ہبہ مسکراتے ہوئے بولی جبکہ شہری کو آگ لگ گئی۔ یہ دونوں انتقام چکر میں تھی۔ طلاق کا مشورہ کس کا تھا۔ شہری دھاڑا۔

میرا ہبہ ڈھٹائی سے بولی پر اب نہیں اب ہم بھی ساتھ ہیں۔ شہری نے آگے بڑھ کر ہبہ کا گلا دبا دیا زینب چھڑوانے آئی تو اس نے کا بھی دبا دیا۔ اگر میں طلاق نا دیتا تو پھر کیا کرتی تم۔ شہری نے غصے سے بولا خلع لیتی اب زینب نے جواب دیا تو شہری نے گرفت اور مضبوط کر دی دونوں کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے تو شہری نے دونوں کو چھوڑ دیا اور زور سے میز پر لات ماری اور میز ٹوٹ گئی۔ تم دونوں ایسا کیسے کر سکتی ہو میرے ساتھ طلاق کا خیال آیا بھی کیسے ہاں کیا تمہیں میری محبت پر شک ہے یا اب تمہیں مجھ سے محبت ہی نہیں بولو جواب دو جس ڈھٹائی سے تم دونوں نے جواب دیا ایک بار بھی سوچا مجھ پر کیا گزرے گی میں کیسے رہونگا تم دونوں کے بغیر۔ کیا تم رہ لو گی میرے بغیر اس نے دونوں سے پوچھا جبکہ شہری کا لہجہ آج نم تھا آنکھوں میں آنسو بھر رہے تھے۔

ہم تو بس تمہیں ڈرا رہے تھے کہ تم حجاب کو چھوڑ دو شاید مگر تم اپنی بات کے پکے نکلے۔ ہبہ گویا ہوئی۔ اوہ تو مطلب تم مجھے بلیک میل کر رہے تھے۔ شہری پھر غصے سے بولا۔ بس کر دو بہت ہو گیا اب یہ قصہ ختم کر دو ۔ ہم حجاب کے معاملے میں دخل نہیں دینگے تم سے جو غلطی ہوئی ہمنے معاف کر دی۔ بھول جاو سب۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

زینب غصے سے بولی۔ ٹھیک ہے۔ میں پھر حجاب کے پاس جا رہا ہوں اسکو سب بتانے۔ شہری سنجیدگی سے بولا

۔

یہ تکلف تمہیں اٹھانے کی ضرورت نہیں شہریار حجاب خود آ گئی ہے۔ تینوں نے اس آواز کی سمت دیکھا تو دنگ رہ گئے۔ مسکراتے چہرے سے وہ سامنے کھڑی تھی۔

حجاب تم میری بات سنو میں تمہیں بتانے ہی والا تھا سب کچھ تم یہاں کیسے۔ دیکھو پرانی باتیں بھول جاو۔

میں تمہیں یقین دلاتا ہوں تمہارے ساتھ زیادتی نہیں ہو گی شہری آگے بڑھ کر حجاب کو تھامتا اس سے پہلے حجاب نے کک ماری اور شہری نیچے گرا۔ تم مجھے بیوقوف سمجھتے ہوا اپنے دشمنوں کے ساتھ رہو نگی۔

حجاب نے قہقہ بلند کیا۔ تمہیں کیا لگتا ہے تمنے شادی کر کے مجھے سہارا دیا ہے یا میں نے تمسے پیار کیا ہے نو شہریار نو جس وقت تم میری گاڑی کے سامنے آئے تھے میں تمہیں پہچان گئی تھی تمہارے سارے ڈراموں سے واقف ہوں تمہیں جان کر میں اپنے بنگلے میں لے گئی تھ ء جان سے مارنے کیلیئے۔ کمرے میں میں تمہیں مارنے آئی تھی۔ مگر تم نے میرے بھائی کا گناہ ثابت کر دیا جس پر میں تمہیں چاہ کر بھی نہیں مار سکی کیونکہ ایک بے گناہ کو میں نہیں مار سکتی تھی لہسزا میں نے تمسے اور تمہاری بیویوں بدلہ لینے کا سوچا۔ اور اسکا مجھے ایک ہی حل نظر آیا تمہاری زندگی میں گھس جاوں۔

تو پھر کیسا لگا میرا کھیل۔ حجاب سگریٹ سلگا کر بولی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جبکہ شہری کو ایسا لگا جیسے آسمان ٹوٹ پڑا ہو اور ہبہ زینب دمبخود تھی۔ شہری میں اٹھنے کی بھی ہمت نہیں تھی ۔میں سگریٹ نہیں پیتی مگر آج جیت کی خوشی میں پہلی اور آخری بار پی رہی ہوں۔اور پھر مسٹر شہریار بے بسی کا ڈھونگ کر کے آپ سے شادی کر لی مگر میں جانتی تھی آپ مجھ سے بیزار ہو اس لئے رونا دھونا کر کے آپ کو قریب کر لیا اور پھر بچے۔

مجھے شادی میں انٹرسٹ نہیں مگر اتنی ساری دولت کا وارث اور سہارا بھی چاہیئے وہ بھی مل گیا۔ کش پہ کش کھینچ کر وہ دھماکے کر رہی تھی۔ پھر مجھے پتا چلا آج آپ اپنی بیگم صاحبہ کو بتانے آئے ہیں اور مجھے پتا تھا یہ دونوں تکلیف میں ہونگی اور وہی ہوا تم تینوں اسطرح دیکھ کر مجھے بہت خوشی ہو رہی ہے۔ تمنے مجھے ہر جگہ پر دھوکا دیا گل کو مارا معیز کو مارا۔

اور اب تم برباد ہو۔ مجھے لگا تھا تم تینوں لڑ پڑو گے ایک دوسرے سے اور طلاق ہو جائیگی جیسا کہ روما کو میں نے کہتے سنا تھا اور پھر میں تمہارے سامنے آ ونگی مگر تم تینوں پھر ایک ہو گئے لہٰذا مجھے تم تینوں کے سامنے آنا پڑا۔ حجاب سیگریٹ پھینک کر بولی۔

اب میں چلتی ہوں تم سے طلاق نہیں لونگی یقیناً تم دینا بھی نہیں چاہو گے لہٰذا میں اپنے بچے لیکر جا رہی ہوں ۔چلو بچو اس سے پہلے حجاب بچوں کی طرف آتی شہری تیر کی تیزی سے اٹھا اور رکھ کر ایک تھپڑ حجاب کو مارا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دونوں بچے کچھ سمجھ رہے تھے اور کچھ نہیں۔اوہ شہریار واہ لگتا ہے انتقام کی آگ لگ گئی ہے مگر اب مجھے بھی جوابی کاروائی کرنی ہوگی سر نیچے کر کے اس نے شہری کو کک ماری اور شہری پھر نیچے گرا۔

ہبہ آگے بڑھی جوابی کاروائی میں تو شہری نے روک دیا۔نو ہبہ اس سے صرف میں نمٹوں گا۔حجاب تمنے میرے ساتھ دھوکا کر کے اچھا نہیں کیا میرے جزبات کے ساتھ کھیلا ہے تمنے۔دیکھنا میں تمہارا کیا حشر کرونگا تمہاری اب کھال ادھیڑ دونگا اور یہ میرے بچے ہیں میں بھی دیکھتا ہوں تم اسے کیسے لیکر جاتی ہو۔شہری نے واسکوٹ اتار دی۔اور دونوں لڑپڑے حجاب نے شہری کو پنچ مارا جسے شہری نے فورا بلاک کر کے اسکا ہاتھ جھٹکا اور رکھ کر ایک زوردار تھپڑ مارا اور حجاب کے منہ سے خون کا فوارا۔اور وہ زمین پر گری زینب دونوں بچوں کو لے جاو اور جا کر چھپاو وہاں الگ الگ جگہ چھپانا۔ابھی شہری باتوں میں تھا حجاب نے اٹھتے ہی شہری کو کک لگائی اور فورا زینب کے سامنے آئی۔میرے بچے ادھر دو ورنہ۔۔۔شہری فورا اٹھا اور جا کر پیچھے سے حجاب کا گلہ دبا دیا مگر حجاب نے فورا مکا

دکھایا اور پیٹ میں دے مارا۔تو شہری کی گرفت ڈھیلی پڑ گئی۔حجاب گھومی تو شہری نے فورا اسکے سر میں اپنا سر دے مارا حجاب کی ناک سے خون جاری ہوا جبکہ اس دوران زینب بچوں کو لے گئی تھی۔حجاب کو بچے چائے تھے لہزا اس نے گن نکال کر شہری پر تان لی خبردار جو کوئی آگے آیا ورنہ مروگے۔شہری آگے بڑھنے لگا تو ہبہ نے اسے روک لیا شہری پلیز۔ہبہ روتے ہوئے بولی۔اسے لیجانے دو۔ہبہ بولی۔نو ہبہ بکواس بند

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کرو میں اپنے بچوں کو کہیں جانے نہیں دونگا یہ دونوں اوف باتوں میں لگے تھے حجاب فورا روم سے نکلی اور روم لوک کر دیا۔اور فورا بچوں کو ڈھونڈتے نکلی ایک بچے کو زینب چھپا آئی تھی بیٹا یہاں سے مت نکلنا ۔زینب نے احمد کو نصیحت کی۔جی موم۔میں عبدالقادر کو لے جاتی ہوں اسکا ارادہ عبدالقادر کو الماری میں چھپانے کا تھا مگر عین وقت پر حجاب پہنچ گئی اور گن کا دستہ زینب کے سر میں مارا وہ بیہوش ہوئی چلو بیٹا ماما لینے آئی ہیں۔عبدالقادر کو اسنے رگ دبا کر بیہوش کر دیا اور لے گئی ورنہ یہ بچہ بھی اسکے ہاتھ سے جاتا۔

ہبہ شہری دروازہ توڑنے میں لگے تھے اور آخرکار کامیاب ہوئے۔مگر دیر ہو چکی تھی زینب بیہوش تھی۔پانی مار کر زینب کو ہوش میں لایا گیا۔شہری عبدالقادر کو میں چھپا رہی تھی اچانک حجاب نے گن میرے سر پر ماری ۔میں نہیں بچا پائی اسے۔احمد کدھر ہے۔اسے میں نے اوپر گیلری میں چڑھایا تھا۔شہری وہاں پہنچا تو احمد ادھر ہی تھا میرا بچہ میری جان۔شہری اسے سینے سے چمٹائے رو پڑا۔جلدی چلو ہمنے اسے ڈھونڈنا ہے مگر حجاب نکل چکی تھی۔شہری حجاب والے گھر آیا تو وہ وہاں بھی نہیں تھی۔حجاب تم کو ہقاف بھی چلی جاو تو میں تمہیں وہاں سے بھی نکال لونگا۔شہری نم آنکھوں سے بولا۔ڈھونڈو حجاب کو شہری نے سب فائیٹروں کو ہدایت کر دی اور خود بھی ہاتھ پیر مارنے لگا۔

میم ہم کہاں جا رہے ہیں مریم بولی۔مریم ہم تمہارے آبائی شہر جا رہے ہیں۔حجاب نے کپڑے سے اپنی ناک سے نکلا خون بند کیا۔میم آپ شہری سے ہار گئی۔مریم حیرانی سے بولی۔ہاں مریم میں اس سے ہار کر آ رہی ہوں اگر میں مزید رکتی تو میرا دوسرا بچہ بھی میرے ہاتھ سے نکل جاتا۔میں نے ان کو درد دینا ہے اور وہ

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دے دیا ہے احمد کا چہرہ شہری کو ہمیشہ میری یاد دلائے گا وہ تڑپے گا۔ حجاب مسکرا کر بولی۔ میم کیا آپکو شہری کی یاد نہیں آئیگی عبدالقادر کی صورت میں۔

مگر میں صرف اپنے شوہر کو یاد کرونگی منیب کو نہیں۔ میم کیا شہری آپ سے پیار کرنے لگا تھا۔ ہم سب سے زیادہ۔ حجاب نے فخر سے جواب دیا۔اور میم آپ۔۔۔

مجھے کیوں ایسا لگتا ہے آپکے دل میں شہری کیلیئے بہت کچھ ہے اور آپ بھی اس سے پیار کرتی ہیں مگر آپ بدلے کی آگ میں جل گئی ہیں۔۔۔ گاڑی چلاو آگے دیکھ کر۔

حجاب نے سختی سے کہا۔ میم شہری کو اگر یہ پتا چلا میں ملوث ہوں تو وہ مجھے زندہ نہیں چھوڑیگا اور میری عزت بھی ائیگی۔ مریم حجاب کو خبردار کرتی بولی کچھ نہیں ہوگا میں ہوں۔ میم آپ ہی تو ہیں آپ کیلیئے کچھ بھی کرسکتی ہوں۔ مریم نے موڑ کاٹتے کہا۔

حجاب نے میاں چنوں میں بنگلہ لیا تھا دولت کی کمی نہیں تھی۔ میم یہ میاں چنوں ہے اچھا شہر ہے اور محفوظ بھی۔ ہم سنا تو بہت ہے۔ کئی فائیٹر بھی حجاب کے ساتھ تھے۔ اتنی دیر میں عبدالقادر بھی جاگ گیا۔ ماما ہم کدھر ہیں۔ پاپا کہاں ہیں اور بھائی احمد کدھر ہیں۔ بیٹا آپکے پاپا اب ہمارے ساتھ نہیں ہیں اب ہمنے اکیلے رہنا ہے۔ نہیں پاپا کو لیکر آو۔ عبدالقادر رونے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

لگا۔بیٹاآپکے پاپاایک دن آہی جائینگے فکر مت کرواورا گرآپ مجھے چھوڑ گئے تو ماما اکیلی ہو جائینگی۔

حجاب اس کی ناک دبا کر بولی اور آخرکار کامیاب ہو گئی وہ ایک بچہ ہی تھا اسے قابو میں کرنا مشکل نہیں تھا پھر وہ حجاب کا لاڈلہ بھی تو تھا۔حجاب نے اپنا ضروری سامان دیکھا تو اس میں ایک رجسٹر پر نظر پڑی اور نظر پڑتے ہی حیران رہ گئی یہ رجسٹر کیسے آ گیا۔اور یہ وہی رجسٹر تھا جسے شہری نے خاص طور پر اس کیلئے لکھا تھا۔بے اختیار اس نے رجسٹر اٹھایا۔

اور سینے سے لگالیا۔میں اس بار تمسے ہارنا نہیں چاہتی تھی شہری اس لئے اتنا کچھ کر گئی۔اب پتا نہیں زندگی میں ہم ملینگے یا نہیں۔بہت پیار کرتی ہوں میں تمسے اور نا ہی میں نے تمکو دھوکا دیا ہے مگر جب میں اس رات تمہارا پیچھا کرتے تمہارے گھر تک آئی اور تمہاری بات سنی تو مجھ سے برداشت نہیں ہوئی۔اس لئے جھوٹ کا سہارا لیکر تمہیں تکلیف پہنچائی۔ورنہ جب تم مجھے ملے تھے۔تو میں تمہیں پہچان نہیں سکی تھی۔بھائی کا قاتل محبت بن گیا مجھ سے برداشت نہیں ہو سکا۔اس لئے تمسے جھوٹ بول گئی تا کہ تم دماغی طور پر ہار جاو۔حجاب آنسو صاف کرتے بولی۔

کیا ہوا کچھ پتا چلا بھائی شہری کچھ پتا نہیں چلا۔

نور نے جواب دیا اوکے اپنی تلاش جاری رکھو۔

شہری نے کہتے ہی فون بند کر دیا۔دیکھا شہری اس نے تمہیں دھوکا دیا انتقام کیلئے شادی کر لی۔ہبہ بولی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نونو ہبہ میں نہیں مان سکتا مجھے یقین نہیں آ رہا۔ کیا وہ مجھے پھنسانے کیلئے اپنے ہاتھ سے کھانا کھلاتی تھی کیا اس نے رونا دھونا کر کے میرا دل جیتا کیسے مان لوں میں۔ میں نے اسکے ساتھ سات سال گزارے ایک ایک بات سے واقف ہوں میں اتنی پنچ حرکت وہ کیسے کر سکتی ہے مجھے ایسا لگتا ہے وہ جھوٹ بول کر گئی ہے وہ حقیقت کو ایکسیپٹ نہیں کر پائی اس لئے ہمیں تکلیف دیکر چلی گئی۔ وہ تو بہت نیک تھی کبھی اونچی آواز میں مجھ سے بات نہیں کی اپنے ہاتھ سے مجھے کھلایا میری ہر بات مانتی تھی وہ۔ اور آج وہ مجھ پر ہاتھ اٹھا کر گئی ہے کیسے کر سکتی ہے وہ۔ شہری اپنا مکا دیوار میں چسپا کرتے بولا میں بہت برا حشر کرونگا اسکا ایک بار میرے ہاتھ آجائے وہ۔ شہری جنون میں بول رہا تھا۔ احمد کیسا ہے۔ شہری نے زینب سے پوچھا۔ یار اپسیٹ ہے اور عبدالقادر اور حجاب دونوں کو بہت مس کر رہا ہے بہت کوشش کی ہے سنبھالنے کی مگر اسے چپ لگ گئی ہے ۔ تم فکر مت کرو میں اور ہبہ اسکا بہت اچھا خیال رکھیں گے کچھ دنوں بعد ابراہیم اسمعیل سے کھیلے گا سیٹ ہو جائیگا۔ اور عبدالقادر کیسا ہو گا وہ تو مجھ سے ایک دن میں ہی چپک گیا تھا۔ زینب کو وہ یاد آنے لگا۔ اب مجھے مریم کا استعمال کرنا ہے۔ مریم بتائیگی کہ حجاب کدھر ہے اسلام آباد میں صبا کو کچھ نہیں پتا۔ مریم سے پوچھ تاچھ کرنی ہو گی۔

شہری پرعزم ہو کر بولا۔ یار یہ مریم کا تو نمبر ہی نہیں مل رہا بند جا رہا ہے۔ تمہیں مریم کے آبائی شہر کا پتا ہے۔

نہیں۔ زینب نے جواب دیا۔ کیا مطلب تمنے اسکا ریکارڈ لینا بھی ضروری نہیں سمجھا وہ لڑکی ہمارے کام کی تھی۔ شہری زینب کی طرف افسوس کرتے بولا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یار کوئی بھی مریم کا پتا نہیں جانتا۔ ہبہ پریشانی سے بولی۔ اب کیا ہو گا مریم کو ڈھونڈنا ہو گا مجھے۔ بھائی وہ سیسی ٹیوی کیمرے کی تصویر مل گئ ہے۔ اپنی نے شہری کو خبر دار کیا۔ گڈ اور جب ویڈیو دیکھی تو دنگ رہ گئے مریم ہی حجاب کیساتھ تھی وہ دونوں گاڑی نکال رہے تھے۔ یہ دیکھتے ہی شہری آگ بگولا ہو گیا اور سامنے پڑے لیپ ٹاپ کو اٹھا کر توڑ دیا۔ مریم تمنے بھی غداری کی کاش میں نے تمہاری مدد نا کی ہوتی تو مجھے شاید یہ دن نا دیکھنا پڑتا۔ تمہاری تو میں زندگی تباہ کر دونگا۔ آج حجاب کو گئے چھ ماہ ہو گئے تھے۔ مگر اسکا کوئی سراغ شہری کے پاس نہیں تھا اور نا مریم کا

ہم بس چھ منتھ اور رکیں گے ادھر اور پھر اپنی آبائی شہر چلیں گے۔ شہری نے اپنا فیصلہ سنایا۔

ٹھیک ہے ویسے بھی اب ادھر کوئی نہیں ہے ہمارا فیملی میں نے پہلے ہی شفٹ کر دی تھی۔ اب ہم بھی چلتے ہیں۔

اور حجاب اور عبدالقادر۔ زینب نے پوچھا انکی تلاش جارہ رہے گی ویسے بھی حجاب اپنے بچے کو باہر نہیں پڑھائیگی گھر پر ہی پڑھائے گی اور وہاں ہم چپکے سے نکلیں گے اگر کوئی غدار ہو تو پتا نا چل سکے۔ شہری پر سوچ لہجے میں بولا۔ جبکہ ہبہ زینب نے سر ہلانے پر اکتفا کر لیا۔ اور چھ مہینے بعد وہ لاہور جیسے شہر کو۔ خیر آباد کہ کر اپنے آبائی شہر کی طرف چل دئے۔

شہری چنوں آ گیا ہے۔ ہبہ نے آنکھیں بند کئے شہری کو دیکھتے کہا۔ ہمم ہبہ۔ چلو سامان اتارو۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

شہری چنوں نہیں آنا چاہتا تھا مگر اسکی مجبوری تھی۔

آخر اسنے یہیں لوٹ کر آنا تھا آج حجاب کو الگ ہوئے ایک سال گزر چکا تھا۔ مگر شہری کو یقین تھا وہ حجاب کو پالے گا۔ شہری کیا تمہیں یقین ہے حجاب کو ڈھونڈ لوگے۔ زینب بولی۔ ہاں یقین ہے۔ بٹ کیسے۔ جس تقدید نے الگ کیا ہے وہی ملائے گی۔ شہری کھوئے لہجے میں بولا۔

تم جانتی ہو اس خواب کا ایک حصہ پورا ہو گیا میرا پیارا مجھ سے الگ ہو گیا۔ مگر خواب کا دوسرا حصہ ابھی باقی ہے میری اس سے ضرور ملاقات ہو گی۔ شہری مسکرا کر بولا۔ کیا وہ پیارا حجاب ہی تھا۔ زینب تجسس سے بولی ۔ہمم۔ شہری نے مختصر جواب دیا۔ ایک بار میرے ہاتھ آجائے اسکا وہ حشر کرونگا کہ اسکی روح کانپ جائیگی ۔مریم اور ہری کا شہر ایک تھا۔

آج گھر میں گھما گھمی تھی آج احمد نے قرآن پاک حفظ کر لیا تھا زینب اور ہبہ نے اسکی تعلیم میں کوئہ کمی نہیں چھوڑی تھی۔ گیارہ سال کا یہ لڑکا بہت ہی کیوٹ اور معصوم تھا ہبہ زینب نے اس کو فائیٹ بھی سکھائی تھی اسکی تعلیم کیلیئے کچھ ٹیچرز بھی رکھے تھے جبکہ ابراھیم اسمعیل بھی قرآن ناظرہ ختم کر چکے تھے۔ مگر یہ دونوں اب بھی شرارتی تھے جبکہ احمد صاحب سنجیدگی کی مثال تھے وہ پورا حجاب پر گیا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ماما میں اچھا لگ رہا ہوں نا اسمعیل نے ہبہ سے پوچھا وہ ہبہ سے زیادہ اٹیچ تھا ہاں جی میرا بیٹا بہت پیارا لگ رہا ہے۔ ہبہ مسکرا کر بولی۔ دیکھ لو بھائی جان میں آپ دونوں سے زیادہ پیارا ہوں۔ اسمعیل ابراھیم اور احمد کو چڑاتے بولا۔ اور بس رہنے دے میرے بھائی احمد سب سے پیارے ہیں۔ ابراھیم نے اسکو انگوٹھا دکھاتے کہا

۔

جبکہ احمد نے ایک نظر گھور کر دیکھا۔ ہاہا کھڑوس بھائی اسمعیل اسکی ٹوپی اتا کر بھاگ گیا۔ ماما یہ مار کھائے گا مجھ سے کسی دن۔ احمد غصے سے بولا۔ بھائی فکر نا کرو میں پہلے ہی تیار تھا اس بے وقوف کی ٹوپی میرے پاس ہے ابھی دوڑ کر آئے گا۔ ابراھیم فاتحانہ انداز میں بولا تو زینب کا قہقہ بلند ہوا۔ تم دونوں اسکا خیال رکھا کرو چھوٹا ہے بھائی۔ زینب بولی۔ ماما اسکی حرکتیں بڑوں جیسی ہے ابراھیم منہ چڑا کر بولا۔ خبر دار جو اسمعیل کو کسی نے کچھ کہا۔ ہبہ غصے سے

بولی۔ وہ سب کا لاڈلہ تھا۔ اوئے میری ٹوپی واپس کر۔

اسمعیل نے ابراھیم کو غصے سے ابراھیم کو کہا۔ نہیں تو یہ قورمے کی پلیٹ تیرے کپڑوں پر الٹ دونگا ۔ اسمعیل پوری تیاری سے آیا تھا۔ ابراھیم دے دو اسکی ٹوپی۔ احمد نے آرڈر جاری کیا۔ لو اپنی ٹوپی۔ ابراھیم نے ٹوپی دے دی۔ اب بھائی کی ٹوپی دے دو۔ ابراھیم زچ ہو کر بالا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یہ میرا اور بھائی کا معاملہ تم دور رہو۔اسمعیل ہنستے ہوئے بولا۔چھوڑو اسے میرے پاس دوسری ٹوپی ہے بلکل ایسی احمد مسکرا کر بولا۔جبکہ اسمعیل کا منہ بن گیا۔

اگر عبدالقادر بھائی ہوتے تو وہ میرا ساتھ دیتے اور تم دونوں کو ہراتے۔اسمعیل منہ بنا کر بولا۔تو ہبہ زینب کا منہ کھل گیا جبکہ احمد کی مسکراہٹ بھی پھیکی پڑ گئی وہ آگے بڑھا اور اسمعیل کو گلے لگا لیا۔ہم ہیں نا تمہارے پاس ہم تمہارے بھائی ہیں اور عبدالقادر بھی واپس آجائے گا۔بھائی وہ کب آئینگے۔ابراھیم بھی گلے لگ کر بولا۔آجائینگے بیٹا۔زینب بڑھ کر اسکے سر پر ہاتھ رکھا۔اب تم دونوں رونا مت شروع کرنا ورنہ سارا سرمہ پھیل جائیگا۔ہبہ سب کو مسکرا کر بولی۔

دونوں نکل گئے۔جبکہ احمد اندر ہی تھا ادھر آو بیٹا ہبہ نے اسے بلایا۔تم مس کرتے ہو نا عبدالقادر کو۔جی ماما۔

میرا بچہ بہت سمجھدار اور ہمت والا ہے۔زینب اسکے سر پر ہاتھ پھیرتے بولی۔ارے واہ ماں بیٹے کا پیار ہی ختم نہیں ہو رہا۔شہری نے انٹری ماری۔احمد آگے بڑھا اور شہری کے گلے لگ گیا۔واہ کتنا پیارا میرا بیٹا بابا کی جان۔احمد مسکرانے لگا۔کھانا کھایا آپ نے۔شہری نے اسکے سر پر بوسہ دیکر کہا۔نہیں پاپا آپکے ساتھ ہی کھاونگا۔احمد نے سر جھکا کر جواب دیا اور اسے لگا جیسے حجاب اسکے سامنے کھڑی بول رہی ہے۔وہی آواز وہی چہرہ وہی ادب۔ہمم چلو۔دونوں ساتھ ہی کھانے لگے اتنے میں ابراھیم اسمعیل نے بھی انٹری ماردی۔

اوئے میں بھائی کے ساتھ بیٹھونگا ابراھیم بولا۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Roshan Mustaqbil| By Sheriyar Qureshi (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تورو کا کسنے ہے جاجب عبدالقادر بھائی آئینگے تو میں ان کے ساتھ بیٹھونگا۔اسمعیل نے ٹوپی سے نکلتے بال کو اندر کرتے کہا۔جبکہ شہری کا کھاتا ہاتھ رک گیا۔

شہری نے غصے سے چمچ پھینکا اور اٹھ کر جانے لگا۔

پاپا آپ کھانا کھائیں ورنہ میں بھی نہیں کھاونگا۔احمد اٹھتے ہوئے بولا۔شٹاپ بکواس بند کرو اور دفع ہو کر کھاو۔زیادہ ایکٹنگ کرنے کی ضرورت نہیں۔شہری نے انگلی اٹھا کر غصے سے بولا۔اور نکل گیا۔ تمکو کتنی بار کہا ہے پاپا کے سامنے عبدالقادر کا ذکر ہیں مت کیا کرو۔

تم دونوں کی سمجھ میں ایک بات نہیں آتی۔احمد نے ان دونوں کو غصے سے دیکھ کر کہا اور خود بھی اٹھ کر چلا گیا۔جبکہ ہبہ احمد کی طرف اور زینب شہری کی طرف گئی۔شہری یہ سب کیا ہے تم بچوں کو سامنے تو۔کنٹرول کیا کرو۔نہیں ہوتا کنٹرول انتقام کی آگ لگی ہوئی ہے۔وہ مجھ سے میرا بچہ لے گئی مجھے دھوکا دے گئی۔وہ میرے ہاتھ آجائے بس ایک بار اسکی زندگی اجاڑ دونگا پتا نہیں کہاں چھپ کر بیٹھی وہ۔تمنے احمد کے ساتھ ٹھیک نہیں کیا وہ تم سے بہت اٹیچ ہے تمہیں پتا بھی ہے۔زینب اسکے سینے پر سر رکھ کر بولی۔ہمم مگر اسکے سارے انداز حجاب جیسے ہیں وہ بلکل حجاب کی طرح مجھ سے پیش آتا ہے تو مجھے حجاب کی یاد آجاتی میں کیا کروں مجھے ایسا لگتا ہے حجاب میرا مذاق اڑرہی ہے وہ بہت لمبی چال چل کر گئی ہے۔

اسکا کہیں پتا نہیں چل رہا۔شہری سرخ ہو کر بولا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میرے بچے پاپا کی بات کا برا نہیں ماننا تمہیں پتا ہے ناوہ عبدالقادر کو بہت یاد کرتے ہیں اور انسے برداشت نہیں ہوتا۔ ہبہ احمد کے سر پر ہاتھ پھیر کر بولی۔

وہ کب آئینگے ماما اور پاپا کہتے ہیں میں ڈراما کر رہا تھا۔

وہ سنجیدہ لہجے میں بولا۔ بیٹا وہ غصے میں تھے آپ کو تو پتا ہے ناوہ آپ سے بہت پیار کرتے ہیں آپ نے کھانے سے انکار کیا تو انہیں غصے آیا۔ ہبہ نے اسے پیار سے سمجھا دیا۔ جی ماما اور احمد ہبہ کے گلے لگ گیا۔

مبارک ہو میم عبدالقادر حافظ بن گیا۔ مریم نے حجاب دیکھتے ہوئے کہا۔ ہم اتنے میں عبدالقادر نے انٹری ماری بلیک جینز بلیک شرٹ بلیک کیپ اور شیشے کی عینک لگائے وہ موجود تھا حجاب نے سب کچھ سکھایا تھا۔

تمنے پینٹ شرٹ کیوں پہنی ہے۔ حجاب غصے سے بولی۔ کیا ہے موم میری آمین ہو چکی ہے اب مجھے تنگ مت کریں۔ وہ منہ بنا کر بولا۔ جبکہ مریم اسکی تیاری دیکھ کر دنگ تھی۔ پورا شہری ہے بے اختیار اسکے منہ سے نکلا۔ حجاب نے فخر سے اسے دیکھا۔ بیٹا تم کہاں جا رہے ہو۔

حجاب نے پوچھا۔ باہر جا رہا ہوں پورے گیارہ سال کا ہوں کوئی بچہ نہیں ہوں آج پہلی بار تو جا رہا ہوں اوکے جلدی آنا۔ حجاب اسے سمجھاتے بولی۔ اب حجاب کو ڈر نہیں تھا کیونکہ اتنے سالوں تک شہری کا کچھ پتا نہیں تھا اور عبدالقادر بھی بڑا ہو گیا تھا۔ میم آپ یہ کیا پڑھ رہی ہیں۔ مریم نے پوچھا۔ یہ شہری نے لکھا تھا۔ حجاب افسردہ ہو کر بولی۔ میم آپ شہری سے پیار کرتی ہیں نا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہمم۔ حجاب نے مختصر جواب دیا۔ میں نے شادی محبت میں ہی کی تھی بس بعد میں جب شہری کے بارے پتا چلا تو میں نے انتقام کیلئے جھوٹ بولا۔ حجاب افسردہ بولی۔ میم آپ نے زیادتی کی ہے۔ مریم اسے دیکھتے بولی ۔ہمم غلطی ہے مجھے پتا ہے پر اب جو ہوا سو ہوا۔

تمنے شادی نہیں کی۔ حجاب نے پوچھا۔ میم کوئی اچھا نہیں لگا۔ ہمم صحیح۔ حجاب بول پھر پڑھنے لگی۔

عبدالقادر باہر نکلا تو مسکرا اٹھا۔ دو گلیوں سے آگے جانے کی اسے اجازت نہیں تھی۔ گلی لڑکے حیران تھے اسے سب پہلی بار ہی دیکھ رہے تھے۔ اسکی اٹھان پندرہ سال کے لڑکے کی سی تھی۔ تم نئے ہو ادھر۔ ایک لڑکا آگے بڑھ کر بولا۔ نہیں اور یہ کہ کر وہ آگے بڑھ گیا۔ ایک گلی پار کر کے دوسری میں انٹر ہوا تو کچھ بچے اسے دو لڑکوں سے الجھتے نظر آئے۔ اوئے ہماری بال دے دو۔ جبکہ ایک تین لڑکوں میں سے ایک لڑکا ہاتھ میں بول لیکر لہرا رہا تھا۔ جا اسمعیل تو بھائی احمد کو بلا کر لا جبتک میں اسے دیکھتا ہوں۔ ابراھیم قمیص کے بازو چڑھا کر بولا۔

ہاں میں لاتا ہوں۔ اسمعیل جاتا اس سے پہلے ایک لڑکے نے اسے پکڑ لیا۔ اس دن تمنے ہم پر پانی پھینکا تھا۔ ایک لڑکا بولا۔ چھوڑ دو ان دونوں کو۔ سب نے مڑ کر دیکھا تو ایک نیا لڑکا دیکھ کر حیران ہوئے۔ تم اپنا کام کرو ۔ایک لڑکا غصے سے بولا۔ چھوڑ دو ورنہ اچھا نہیں ہو گا۔ عبدالقادر چشمہ اتار کر بولا۔ ان میں سے ایک لڑکا عبد القادر کی طرف بڑھا تو عبدالقادر کک ماری اور وہ لڑکا نیچے گرا اب وہ تینوں ابراھیم اسمعیل کو چھوڑ کر اس پر

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ٹوٹ پڑے۔ چلو احمد بھائی کو بلا کر لاتے ہیں اسمعیل فورا بھاگا۔ بھائی بھائی وہ تین لڑکے ہمیں تنگ کر رہے تھے لڑائی ہو گئی ہے اور ایک لڑکا بیچ میں آگیا وہ تینوں سے لڑ رہا ہے۔ اسمعیل جلدی جلدی بولا احمد بھاگ کر گلی میں آیا تو حیران ہوا دیکھا تینوں لڑکے زمین پر پڑے تھے اور وہ وہ لڑکا ان کو ٹھوکریں مار رہا تھا۔ ہمیں چھوڑ دو آئندہ نہیں کرینگے مگر اس لڑکے پر جنون سوار تھا جبکہ ابراھیم بھی کک مارنے میں مصروف تھا۔

ابراھیم احمد چیخ کر بولا۔ بھائی احمد ابراھیم بھاگ کر اسکے پاس پہنچا۔ بس کرو لڑکے۔ احمد نے عبدالقادر کو مخاطب کیا۔ مگر وہ نہیں سن رہا تھا۔ احمد آگے بڑھا اور اسے اپنے پاس کھینچ لیا۔ چھوڑو مجھے اسنے میرے پاپا کو گالی دی ہے اسے نہیں چھوڑ نگا وہ ایک اور ٹھوکر مار کر بولا۔ چلو نکلو تم دونوں آئندہ بعد اگر نظر آئے تو تمہیں چھوڑ نگا نہیں احمد نے پاس پڑے لڑکوں کو کہا تو وہ لڑکھڑا کر نکل گئے۔ اپنے آپ پر قابو رکھو ہر جگہ فائیٹ یوز نہیں کرتے احمد عبدالقادر کو سمجھایا۔

بھائی آپکا شکریہ ابراھیم آگے بڑھ کر بولا۔ آپ کو پہلی بار دیکھا ہے یہاں۔ ابراھیم نے سوال کیا۔ میں نیا نہیں ہو

بس آج پہلی بار گھر سے نکلا ہوں۔ عبدالقادر اپنی عینک پہنتے بولا۔ ویسے تو ہم کسی کو دوست نہیں بناتے بٹ آپ نے ہماری مدد کی تو اب ہم دوست ہیں۔ اسمعیل ہاتھ آگے کرتے بولا۔ ہم ٹھیک ہے۔ عبدالقادر نے بھی اپنا ہاتھ آگے بڑھا دیا۔ اور پھر ابراھیم نے بھی۔ اور پھر احمد نے بھی۔ تمہارا نام کیا ہے۔ احمد نے اسے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مخاطب کیا عبدالقادر۔ جبکہ تینوں کو جھٹکا لگا۔ میرا نام ابراھیم ہے اور یہ میرا چھوٹا بھائی اسمعیل۔ اور یہ ہمارے بڑے بھائی احمد ہیں۔ گڈ۔ عبدالقادر نے مسکرا کر کہا۔ ویسے میں دوستی نہیں کرتا بٹ تمہارا نام پیارا ہے اس لئے اب سے میں بھی تمہارا دوست ہوں۔ احمد نے مسکرا کر کہا۔

چلو پھر کھیلتے ہیں۔ ہم اسمعیل عبدالقادر کی طرف اور ابراھیم احمد کی طرف تھا۔

اوکے فرینڈ چلتے ہیں۔ مغرب کا ٹائم دیکھ کر احمد بولا۔

ہم میرا گھر سامنے ہے احمد نے اشارہ کیا۔ اور میرا گھر

یہ اسی گلی کے کنارے پر ہے۔ عبدالقادر نے اشارہ کر دیا۔ اپنے گھر کی طرف چل دیا۔

اوکے بائے وہ تینوں اپنے گھر کی طرف اور عبدالقادر اپنے گھر کی طرف چل دیا۔

آ گئے تم آتے ہی حجاب چیخ پڑی کیا ہوا موم۔ آج پہلے دن ہی تم لڑ کر آرہے ہو ان بچوں کی مائیں میرے پاس آئیں تھی۔ اور اتنی بری طرح مارا ہے تمہیں سمجھایا ہے نا فائیٹ یوز مت کروانکو پیسے دیکر واپس بھیجا میں نے ۔کیا وہ ادھر آئے تھے انھیں چھوڑ نگا نہیں میں۔

وہ اپنی عینک اتار کر بولا۔ شٹاپ کیوں لڑے تم۔ حجاب نے اسکو دیکھتے ہوئے کہا۔ موم وہ دو بچوں کو تنگ کر رہے تھے۔ تو ان بچوں کا کوئی اور نہیں تھا کیا جو تم کو د پڑے۔ موم وہ دونوں بچے اکیلے تھے۔ عبدالقادر

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نے اپنی صفائی دی۔تو اتنا برا کیوں مارا۔ حجاب غصے سے بولی۔اس نے پاپا کو گالی دی تھی۔یہ کہتے ہوئے عبدالقادر نے مٹھی بھیچ لی اور چشمہ اسکے ہاتھ میں ہی ٹوٹ گیا اور شیشہ اسکے ہاتھ میں گھس گیا اور ہلکی سی چیخ نکلی کیا ہوا۔حجاب پریشانی سے بولی۔عبدالقادر نے ہاتھ کھولا تو خون نکل رہا تھا۔اف میرے خدا تم بلکل اپنے باپ پر گئے ہو اور فوراپٹی کی۔چلو میرے ساتھ کسنے گالی دی تھی۔پچاس ساٹھ فائیٹروں کے ساتھ حجاب پہنچ گئی۔تم لوگ مجھے جانتے نہیں ہو تو جان لو اس شہر کے بڑے بڑے بزنس مین میرے پارٹنر ہیں کئ کلب میرے ہیں۔آئندہ بعد کسی نے میرے بیٹے کو ہاتھ لگایا تو زندہ گاڑدونگی میرے شوہر کو گالی دی تو اچھا نہیں ہونگا ہم لوگ قتل کرتے ہوئے وقت نہیں لگاتے یاد رکھنا گاڑی میں بیٹھے بیٹھے ہی وہ گویا ہوئی۔جبکہ سارے علاقے میں خوف پھیل گیا۔جتنے فائیٹر تھے سب کے ہاتھوں میں گن تھی سب ڈر رہے تھے۔

لاسٹ وارننگ ہے میری۔یہ کہ کر حجابنے گاڑی بھگائی۔

اگلے دن عبدالقادر پھر اپنے وقت پر نکلا تو حجاب نے روک لیا۔کہیں نہیں جاوگے تم۔حجاب غصے سے بولی۔

کیوں۔اس نے سوال کیا اس لئے کہیں تم پھر نا لڑو۔

حجاب اسے دیکھتے بولی۔موم کل جو آپ نے دھمکی دی ہے اس لیے اب کوئی مجھے نہیں چھیڑیگا اور کل میں نے تین دوست بنائے تھے سامنے ہی رہتے ہیں میں ان کے پاس جارہا ہوں۔وہ بہت اچھے ہیں اور میرے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جتنے ہی ہیں عبدالقادر نے اسکے سارے اعتراض ہوا میں اڑا دئے اور چل پڑا۔ چلو بھائی کھیلنے کا ٹائم ہو رہا ہے

اسمعیل ابراھیم احمد کے پاس آکر بولے۔ ہم چلو چلتے ہیں۔

تینوں باہر نکلے تو عبدالقادر کو اپنے انتظار میں پایا۔

تم تینوں کہاں چل دئے زینب نے انکا راستہ روک دیا۔

ہم اپنے دوست کے پاس کھیلنے جا رہے ہیں۔احمد نے جواب دیا۔ تم تو کبھی کھیلنے نہیں جاتے احمد۔

زینب حیرانی سے بولی۔ موم کل ہمنے دوست بنایا تھا بہت اچھا لڑکا ہے میری عمر کا ہے سامنے ہی رہتا ہے۔

کل اسنے ابراھیم اسمعیل کی وجہ سے تین لڑکوں کو پیٹا تھا کیا اسٹائل تھا اسکا۔ بلیک جینز بلیک شرٹ بلیک کیپ اور عینک لگائے پورا ہیرو لگ رہا تھا اور مارتے ہوئے پورا ڈون لگ رہا تھا میں نے ان لڑکوں کو چھڑا لیا ورنہ تو مر ہی جاتے بیچارے۔احمد نے مسکرا کر ساری کہانی سنا دی۔ موم وہ بھائی احمد کی طرح پیارا ہے وہ سامنے کھڑا ہے۔زینب نے سوراخ سے دیکھا مگر اسکی پیٹھ زینب کی طرف تھی۔ ٹھیک ہے جاو۔زینب نے اجازت دی۔

یار تم کب سے کھڑے ہو ادھر۔احمد نے پوچھا۔بس پانچ منٹ ہوئے ہیں۔ عبدالقادر عینک ٹھیک کرتے بولا

۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

چلو پھر کھیلتے ہیں۔وہ کھیل رہے تھے سامنے سے کچھ لڑکے آئے مگر عبدالقادر کو دیکھتے ہی ڈر گئے۔اور بھائی کیسے ہو۔ڈرتے ہوئے بولے۔جبکہ عبدالقادر نے سر ہلا کر جواب دیا اور اشارے سے جانے کو کہا اور وہ چپ چاپ نکل گئے۔یار تم تو ڈون بن گئے ہو دو دن میں احمد بولا۔

ہمم اس نے سر ہلا کر کہا۔بھائی احمد کو بھی بہت اچھی فائیٹ آتی ہے ابراھیم بولا۔اچھا۔۔۔عبدالقادر نے لمبا کرتے بولا۔یار تم دونوں بھی فائیٹ سیکھو۔عبدالقادر نے کہا۔ہم بھی سیکھیں گے۔بٹ ابھی نہیں۔اسمعیل ہاتھ ملتے بولا۔ارے کچھ نہیں ہوتا ہم دونوں تم دونوں کو سکھائیں گے سامنے پارک میں جا کر۔فکر مت کرو عبدالقادر اسکے گال کھینچتے بولا۔بٹ اس کے لئے ٹائم چاہیئے۔ہمم صحیح کہا۔مگر پاپا کو پتا چلا تو ماریں گے فائیٹ کے بھی تو رول ہوتے ہیں یہ ابھی بچے ہیں ہمم صحیح کہا احمد تمنے ابھی کچھ وقت لگے گا۔عبدالقادر دونوں کو دیکھتے بولا۔تمہارے گھر کون کون ہے۔احمد نے پوچھا میری ماما ہیں بس۔عبدالقادر نے جواب دیا۔

اور پاپا کدھر اور انکا نام کیا ہے۔پاپا کا نام سن کر عبدالقادر کی آنکھیں لال ہو گئی میرے پاپا کا نام منیب ہے ۔عبدالقادر بولا وہ کام کے سلسلے میں باہر ہیں۔

حجاب نے اسے یہی نام بتایا تھا۔میرے پاپا کا نام شہر یار ہے اور ہماری دو ماما ہیں۔زینب ہبہ۔احمد نے مسکرا کر کہا۔ہمم عبداالقادر نے جواب دیا۔چلو آج کچھ کھاتے ہیں۔تم دونوں کیا کھاو گے۔عبدالقادر نے ابراھیم اور اسمعیل سے پوچھا۔لیز اور بوتل اور جیلی اور نمکو۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اسمعیل بول کر خاموش ہوا۔اسمعیل احمد غصے سے بولا۔بھائی کیا ہوا ہم دوست ہیں۔ابراھیم نے ڈرتے ہوئے کہا۔احمد آپ کیا لوگے عبدالقادر نے پوچھا۔میں یہ چیزیں نہیں کھاتا۔احمد بولا۔چلو آج کھالو میں لیکر آتا ہوں۔سامنے والی دکان پر جاکر نمکو بسکٹ جمبو کولڈرنک اور جیلی کا ڈبہ لے آیا۔اتنا سارا سامان۔

احمد حیرانی سے بولا تو کیا ہوا یار کھاو موج کرو۔

چاروں ملکر بیٹھ گئے اور خوب کھانے لگے۔مزا آگیا۔

ابراھیم بولا۔کہ تو ایسے رہے ہو جیسے کبھی نہیں ملتا۔

اسمعیل نے اسکا منہ چڑایا۔تیری تو میں ابراھیم نے بوتل کا گلاس اس پر الٹ دیا۔اوئے رک تجھے تو میں اسمعیل نے بوتل اس پر الٹ دی۔پاگل ہو تم دونوں احمد غصے سے بولا مگر وہ دونوں لگے پڑے تھے ابراھیم نے دوسری بوتل اس پر پھینکی مگر اسمعیل ہٹا اور وہ بوتل عبدالقادر پر گر گئی۔اوہ ایم سوری سوری احمد ابراھیم نے ڈر کر کہا جبکہ عبدالقادر مسکرا رہا تھا۔کوئی بات نہیں یار میرے بھائیوں جیسے ہیں یہ۔اور پھر اپنا گلاس اس نے احمد پر الٹ دیا۔احمد حیران ہو گیا۔میں نے سوچا تم ہی رہ گئے ہو تمہیں بھی نہلا دیا جائے۔

عبدالقادر مسکرا کر بولا جبکہ احمد سے کوئی جواب نہیں بن رہا تھا۔یار کچھ نہیں ہوتا بچوں کے ساتھ بچہ بننا پڑتا ہے اتنی سختی بچوں پر اچھی نہیں۔بچے کھیلینگے نہیں تو کیا کرینگے۔عبدالقادر نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا ۔مگر اب کیا کرینگے یار ہم بھیگ گئے ہیں۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

احمد بولا۔ کچھ نہیں ہوتا یار۔ عبدالقادر بولا۔

چلو پھر چلتے ہیں۔ سب اپنے گھر نکلے۔

یہ کیا حالت بنا رکھی ہے تمنے۔ زینب غصے سے بولی۔

تینوں بھیگے ہوئے تھے اور نمکو بسکٹ کا ڈبہ ہاتھ میں تھا۔ یہ کس نے دیا تمہیں۔ ہبہ بولی۔

وہ ہمارے دوست نے آج چیزیں لی تھی سب کے ساتھ۔ بیچ میں اسمعیل نے میرا مزاق اڑایا۔ تو میں نے اس پر بوتل الٹ دی پھر اس نے مجھ پر الٹی۔ پھر ابراھیم نے پھینکی تو ہمارے دوست پر گر گئی۔ پھر اسنے مجھ پر پھینک دی۔ احمد بول کر خاموش ہوا۔ اور احمد تمنے کچھ نہیں بولا۔ ہبہ حیرانی سے بولی۔ میں کیا بولوں ماما دوست ہے میرا یہ سب ہوتا ہے پھر ابراھیم نے بھی تو اس پر پھینکی تھی۔ احمد نے جواب دیا۔ اچھا چلو کھانا کھاو۔ زینب بولی۔ ہمیں بھوک نہیں۔ اسمعیل بولا۔

کیوں کیا کھایا تمنے۔۔۔۔ ہبہ غصے سے بولی۔ بوتل نمکو جیلی لیز۔ ابراھیم گنوانے لگا۔ تم لوگ باہر سے کھا کر آ گئے اور احمد تمہیں کیا ہو گیا تم بھی بچے بن گئے ہو۔ تو کیا ہوا ایک دن باہر سے کھا لیا۔ ایک ایک ڈبہ اب بھی انکے ہاتھ میں تھا۔ جاو اپنی حالت درست کرو شہری نے دیکھ لیا تو اچھا نہیں ہو گا۔ زینب غصے سے بولی۔

ایک ہزار تو خرچ ہوا ہو گا چیزوں میں۔ زینب نے احمد سے پوچھا۔ جی ماما۔ احمد نے بولا۔ کوئی امیر ہی لگتا ہے ۔ ہبہ بولی۔ ہاں موم بٹ دل کا بھی اچھا ہے احمد مسکرا کر بولا۔ اور فورا نہانے کیلئے چل دیا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یہ کیا حالت بنائی ہے عبدالقادر۔ حجاب چیخ پڑی۔ موم بس کھیل کھیل میں ہو گیا۔ کیا مطلب انہوں نے تم پر بوتل پھینک دی۔ حجاب نے غصے سے کہا۔ موم بچے ہیں وہ آپس میں کھیل رہے تھے تو مجھ پر گر گئی۔

آج کوئی لڑکا تو نہیں آیا۔ حجاب نے پوچھا نہیں موم۔

میں بس ان تینوں سے کھیلتا ہوں اور کسی سے نہیں۔

عبدالقادر بول کر فریش ہونے چلا گیا۔

اگلے دن وہ پھر ادھر ہی تھے۔ یار یہ ہزار روپے لو ماما نے دیئے ہیں۔ کس لئے عبدالقادر نے پوچھا۔ یار وہ تمنے کل۔

احمد نے آگے بولا۔ یار کوئی بات نہیں ہے تم رکھو یہ اگلی پارٹی میں کام آئینگے۔ عبدالقادر آنکھ مار کر بولا۔

ہاں ہاں اگلی پارٹی کیلیئے ابراھیم اسمعیل نے بھی ہاں کر دی۔ پر کریں گے کب بھائی اسمعیل عبدالقادر کی گود میں لیٹتے بولا۔ ابھی تو نہیں۔ ایک دو دن بعد۔ روز کریں گے تو گھر والے بولیں گے۔ عبدالقادر اسکو گد گدی کرتے بولا۔ جبکہ اسمعیل کا ہنس کر برا حال ہو گیا۔

چلو ٹھیک ہے احمد کو بھی ہاں کرنی پڑی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پہلے وقت عصر سے مغرب تک کا ہوتا تھا اور اب تین بجے سے مغرب تک ہو چکا تھا۔ اور آہستہ وہ ایک۔ دوسرے کے قریب ہو رہے تھے۔ آخر کار دو سال گزر گئے۔

کل میری سالگرہ ہے تو کل بڑی پارٹی ہو گی۔ عبدالقادر مسکرا کر بولا۔ بھائی ہو گی۔ کدھر۔ اسمعیل بولا۔ یار میرے گھر ہو گی۔ عبدالقادر بولا۔ یار تمہارے گھر۔ احمد نے سوال کیا۔ ہاں یار دو سال ہو گئے ہماری دوستی کو ایک دوسرے کے گھر نہیں گئے۔ عبدالقادر بولا۔ چلو پھر اجازت لینگے پاپا سے۔ ابراھیم بولا۔ لازمی آنا ہے ۔ ورنہ اکیلے کوئی پارٹی نہیں ہوتی۔ عبدالقادر بول کر چلا گیا۔

سب کھانے پر جمع تھے پاپا وہ ایک کام ہے۔ کیا بیٹا۔

شہری نے احمد کی طرف دیکھا وہ کل ہمارے فرینڈ کی سالگرہ ہے تو اسنے ہمیں انوائٹ کیا ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو۔ احمد بول کر خاموش ہو گیا۔ آپکا کونسا دوست ہے۔ شہری نے پوچھا۔ پاپا دوست ہے دو سال پرانا۔ وہ پہلی بار نکلا تھا گھر سے ابراھیم اسمعیل کو لڑکے تنگ کرتے تھے اس نے انکو خوب مارا پھر ہماری اس سے دوستی ہو گئی بہت اچھا ہے پاپا۔ احمد بول کر خاموش ہوا۔ پاپا ہم بہت پارٹیز کرتے ہیں خوب انجوائے کرتے ہیں ابراھیم ایک ہی ٹیون میں بولا۔ اور پاپا بہت اچھا فائیٹر اور کیوٹ ہے بلکل احمد کی طرح۔ اسمعیل نے بھی اپنا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حصہ ڈالا۔ گھر پر کون ہوتا ہے اسکے۔ شہری نے پوچھا۔ پاپا بس اسکی ماما ہوتی ہے اور اسکے پاپا کہیں گئے ہوئے ہیں۔ احمد نے جواب دیا۔ پاپا بہت امیر ہے ہماری طرح ابراھیم بولا۔ اور ڈون ہے ڈون لڑکے ڈرتے ہیں اس سے بھائی احمد کی عمر کا ہے کیا ڈریسنگ کرتا ہے وہ۔

اسمعیل نے جواب دیا۔ رہتا کدھر ہے۔ شہری نے اگلا سوال کر دیا۔ پاپا یہ ہماری گلی کے کنارے والا ہی گھر ہے۔

احمد نے جواب دیا۔ ٹھیک ہے چلے جانا پر جلدی واپس آنا اور کوئی گفٹ بھی لے جانا۔ شہری اٹھ کر چلا گیا۔

موم کل میرے وہ والے فرینڈ آئیں گے تیاری اچھی رکھ لیجئے گا۔ عبدالقادر بول کر چلا گیا۔

اگلے دن تینوں عبدالقادر کے گھر موجود تھے۔ یار تمہاری ماما کدھر ہیں۔ احمد نے پوچھا۔ بھائی وہ قرآن پڑھ رہی ہیں عالمہ ہیں سالگرہ سے احتیاط کرتی ہیں۔

یار تمہیں پارٹی دینی تھی عبدالقادر مسکرا کر بولا۔

چلو پھر شروع کرتے ہیں۔ ہے پی برتھ ڈے ٹو یو۔ اسمعیل گا رہا تھا پہلے احمد کو کیک کھلایا پھر ابراھیم کو پھر اسمعیل کو۔ مگر اسمعیل نے کیک عبدالقادر کے منہ پر مل دیا یہ کیا کیا احمد غصے سے بولا مگر عبدالقادر نے آگے بڑھ کر احمد کے منہ پر مل دیا۔ ابراھیم کہاں پیچھے رہتا اسنے اسمعیل کو رنگ دیا اور پھر چاروں نے سارے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیک کا ستیاناس کر دیا۔ شور سن کر حجاب آئی تو دیکھ کر دنگ رہ گئی کسی کا چہرہ بھی پہچان میں نہیں آرہا تھا۔ کیا ہو رہا ہے یہ سب۔ حجاب چیخی مگر عبدالقادر نے آگے بڑھ کر اسکے منہ پر بھی ہاتھ مل دیا۔

حجاب کا چہرہ بھی پہچان میں نہیں تھا۔ موم انجوائے ہو رہا ہے جبکہ وہ تینوں ڈر گئے تھے۔ حجاب نے جب ان تینوں کو دیکھا تو کچھ بھی نہیں کہ سکی یہ تینوں ڈرے ہوئے تھے اور بچے ہی تھے۔ تم تینوں کہاں رہتے ہو بیٹا ۔حجاب پوچھنے لگی۔ ہم سامنے گلی کے کنارے پر رہتے ہیں۔ احمد نے جواب دیا۔اور تم دونوں حجاب ان بچوں کی طرف دیکھتے بولی۔۔ ہم بھائی ہیں تینوں۔

احمد نے ہی جواب دیا۔ چلو تم لوگوں کیلیئے کھانا لگاتی ہوں پر اب کوئی شرارت نہیں کرنا۔اوکے عبدالقادر آپ آو اور کھانا لے لو۔ نہیں آنٹی یہ اسمعیل لے آیگا اسے ہمارے ساتھ رہنے دیں۔ جاوا سمعیل جی بھائی۔

پہلے آپ اپنا منہ دھو لو۔ حجاب اور اسمعیل نے منہ دھویا جبکہ اسمعیل بولا۔اوہ آپ تو میری دونوں ماما سے بھی زیادہ پیاری ہو۔اسمعیل نے تعریف کی۔ حجاب نے مسکرا کر اسکو سامان دیا۔ سب نے کھانا کھایا۔اور گپے ہانکنے لگے سوائے عبدالقادر کے کسی نے بھی منہ نہیں دھویا تھا۔اچانک حجاب نے آواز دی بیٹا آپ تینوں کوئی لینے آیا ہے آپ کے پاپا ہے جائیں۔ تینوں باہر نکلے تو عبدالقادر بھی ساتھ آیا۔السلام علیکم انکل

عبدالقادر نے کہا شہری نے سلام کا جواب دیا اور عبدالقادر کی طرف دیکھا اسکا چہرہ پہچان میں نہیں آرہا تھا جبکہ عبدالقادر کو شہری کا چہرہ کچھ خاص نظر۔ہیں آیا کیونکہ شہری نے بلیک عینک لگائی ہوئی تھی تینوں کو لیکر

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

شہری چل دیا۔جب گھر میں انٹر ہوئے تو ہبہ زینب کا منہ کھل گیا۔کیا حالت کی ہے تمنے کپڑوں کی۔لوفروں والا انداز ہے زینب چیخ پڑی۔

یہ ساری آپکے لاڈلے اسمعیل کی حرکت ہے احمد نے اسمعیل کو دیکھا۔کیا اسمعیل تم اتنے شرارتی ہو گئے ہو ہبہ ہاتھوں کو کانوں پر لگا کر بولی۔اوئے صرف میں۔ہیں ابراھیم بھی۔میں نے تو صرف عبدالقادر بھائی کو لگایا تھا انہوں نے مجھے نہیں لگایا بلکہ مجھے اس ابراھیم نے لگادیا اور بھائی عبدالقادر نے احمد کو اور پھر بھائی احمد نے ابراھیم کو۔میں نے سوچا کپڑے تو خراب ہو گئے تھوڑا انجوائے ہی کر لوں۔اسمعیل منہ بنا کر بولا۔جبکہ تینوں کا دماغ عبدالقادر پر اٹک گیا تھا۔اور اسکی ماں نے تمہیں شور مچانے پر کچھ نہیں کہا۔شہری بولا وہ آئی تھی مگر اس نے اپنی موم کے منہ پر مل دیا۔احمد بولا۔ہاں موم سے یاد آیا اسکی ماما بہت بہت کیوٹ ہیں وہ آپ دونوں سے بھی زیادہ کیوٹ ہیں۔

اسمعیل بول کر چلا گیا جبکہ دونوں کھڑے رہے۔باپ کا نام کیا ہے اسکے۔شہری چیخ کر بولا۔دونوں بچے کانپ گئے۔پاپا وہ وہ۔کیا وہ وہ شہری پھر چیخا۔

پاپا منیب نام بتایا تھا اسنے ابراھیم کانپ کر بولا۔

جاو تم دونوں یہاں سے۔شہری نے اشارے سے کہا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

شہری کیوں غصہ کر رہے ہو تمہاری سمجھ نہیں آئی۔ ہبہ بولی۔ یار تمنے سنا نہیں اسکا نام عبدالقادر ہے اور اسکی ماں بہت حسین ہے اور اسکے شوہر کا نام منیب ہے۔ شہری کھوئے لہجے میں بولا۔ تو اس میں کونسی بڑی بات ہے عبدالقادر کئی بچوں کا نام ہوتا ہے دنیا میں بہت سے بچے حسین ہیں انکی مائیں حسین ہیں اور باپ کا نام منیب ہے۔ زینب نے تحمل سے جواب دیا۔

اور تمہارا نام تو شہری ہے۔ ہبہ نے اسکو یاد دہانی کروائی ہاں ہے بٹ حجاب کے سامنے تو دویوز کئے تھے اور ان دونوں بچوں کو میرا نام پتا تھا۔ حجاب میں تمہیں چھوڑ نگا جو کھیل ہمنے کھیلا وہ وہی کھیل کھیل رہی ہے۔ شہری ہو سکتا ہے کوئی اور ہو ایسا نا ہو ہم جائیں اور کوئی ہنگامہ کھڑا ہو جائے۔ ہبہ بولی۔ بے وقوف سمجھا ہے کیا مجھے ۔ شہری غصے سے بولا۔

احمد شہری کی آواز آئی تو وہ بھاگتا ہوا آیا۔ جی پاپا۔

مجھے ایک ایک بات سچ بتاو گے آپ اور اگر آپ نے بیچ میں جھوٹ بولا تو یہ بیلٹ دیکھ رہے ہو چمڑی ادھیڑ دونگا۔ جبکہ احمد کے چہرے کا رنگ اڑ چکا تھا۔

یہ سب کیا ہے شہری۔ زینب غصے سے بولی۔ مگر شہری نے ہاتھ اشارے سے اسے خاموش کروا دیا۔ تمہیں عبدالقادر کا چہرہ یاد ہے وہ کیسا دکھتا تھا۔ اور تمہیں کیا کیا یاد ہے صرف سچ بولو گے۔ شہری غصے سے بولا۔

پاپا آپکے جیسا دکھتا تھا بلکل۔ احمد نے سر جھکا کر کہا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور یہ عبدالقادر تمہارا دوست یہ کیسا دکھتا ہے۔

پاپا وہ وہ احمد کا رنگ اڑ گیا۔بچہ ڈرا ہوا ہے شہری کیا کر رہے ہو۔ ہبہ نے بیچ میں ٹانگ اڑا دی۔ تم چپ۔ شہری نے انگلی اٹھا کر کہا۔ بولو کیسا دکھتا ہے۔۔ شہری پر سکون تھا۔ مگر احمد خاموش۔۔۔بکو جلدی۔ شہری نے اسکا ہاتھ دبوچتے ہوئے کہا۔ پاپا ایم سوری وہ ہمارا عبدالقادر ہی ہے میں اسے ایک نظر میں پہچان گیا تھا مگر جب اسنے اپنے باپ کا نام منیب بتایا تو مجھے لگا شاید میری غلطی ہے۔ وہ بلکل آپ کی کاپی۔۔ہے۔احمد یہ کہ کر رونا شروع ہو گیا۔ تمنے اسکی ماں کو دیکھا ہے ماما وہ اسے دیکھنے سے پہلے عبدالقادر نے کیک مل دیا تھا۔

میں نہیں دیکھ سکا۔احمد نے اپنی صفائی پیش کر دی۔

تم بلکل اپنی ماں پر گئے ہو احمد۔ جاوا سمعیل میرے پاس بھیجو۔ بلکہ تم یہیں رکو۔ اسمعیل۔۔جی پاپا۔

تمنے عبدالقادر کی ماما کو دیکھا ہے نا۔ شہری نے پیار سے پوچھا۔ جی جی پاپا آپ انھیں پہچان لوگے۔ میں ویڈیو دکھاتا ہوں آپکو۔ شہری روم میں گیا اور لیپ ٹاپ لے آیا۔ اور ویڈیو چلا دی۔ یہ ویڈیو شہری نے دوبارہ نکل وائی تھی اور موبائل میں بھی سیف تھی۔

ویڈیو چلی بیٹا یہی ہے عبدالقادر کی ماما۔ شہری نے حجاب کو قریب سے دکھاتے کہا۔ غور سے دیکھو۔

پاپا یہ ہی ہے۔ آپکے پاس یہ ویڈیو کہاں سے آئی۔ اسمعیل نے اگلا سوال کیا۔ جاو یہاں سے۔ ایک منٹ رکو۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیا احمد نے آپکو عبدالقادر کے بتانے سے منع کیا تھا۔ شہری احمد کو دیکھتے بولا۔ نہیں پاپا۔ اسمعیل نے جواب دیا اب تم جاو۔ شہری نے اجازت دی۔

ہبہ ابراھیم کو بلاو۔ ہبہ بس افسوس سے دیکھتی ابراھیم کو۔ بلالائی۔ کیا احمد نے آپکو عبدالقادر کے بارے میں بتانے سے منع کیا تھا۔ شہری نے اس سے بھی وہی سوال کیا۔ جی نہیں پاپا۔ ابراھیم نے جواب دیا۔

جاو تم۔۔۔ ابراھیم بھی نکل گیا۔ احمد وہ ہمارا عبدالقادر ہی ہے اور وہ اسکی ماں حجاب ہے کاش تمنے مجھے تب بتایا ہوتا جب تم اس سے ملے تھے اب میری بات غور سے سنو آپ۔ آپ کسی بھی صورت میں حجاب کے سامنے نہیں جاوگے۔ اور کل تم عبدالقادر کو یہاں لیکر آوگے جبکہ احمد آنسو بہا رہا تھا۔ پاپا جب وہ اپنے پاپا کا نام بتا رہا تھا تو اسکی آنکھوں میں غصہ تھا۔

احمد روتے ہوئے بولا۔ ہمم شہری کی آنکھیں لال ہو چکی تھی۔۔۔۔۔ پاپا آپ ماما کو سزا دینگے۔۔۔ احمد روتے ہوئے بولا۔۔۔ یہ تمہارا مسئلہ نہیں ہے جتنا کہا ہے اتنا کرو۔ شہری نے اسے انگلی اٹھا کر کہا۔۔۔ اور ہاں ابراھیم اسمعیل کو ابھی پتا نہیں چلنا چاہیئے اس سے پہلے شہری آگے بولتا ہبہ نے پیچھے اشارہ کیا۔ شہری نے مڑ کر دیکھا تو ابراھیم اسمعیل پیچھے ہی کھڑے تھے وہ چھپ کر سب سن رہے تھے۔ پاپا کیا وہ عبدالقادر بھائی ہیں

۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہاں بچو ہبہ نے جواب دیا۔ بات سنو تم ابراھیم تم اسکی ماما کے پاس نہں جاوگے سمجھے صرف اسمعیل جائیگا۔

جی پاپا۔ کل تم تینوں اسے یہاں لیکر آوگے۔

جی پاپا چلو اب سب سو جاو۔ شہری نے آرڈر جاری کر دیا اور وہ سب نکل گئے۔ دیکھا تم دونوں نے اسنے میرے ساتھ کیا کھیل کھیلا ہے مجھے منیب بنا دیا تا کہ کوئی عبدالقادر تک نا پہنچ سکے اگر نام شہریار ہوتا تو آج دو سال مجھے ویٹ نا کرنا پڑتا۔ شہری مکا اپنے ہی ہاتھ پر مارتے بولا۔ وہ میرے آس پاس تھی چند قدم آگے مگر میں بے خبر رہا اور آٹھ سال جلتا رہا۔ حجاب اپنے برے دن گننا شروع کر دو تم۔ شہری نم لہجے سے بولا۔

شکر خدا کا عبدالقادر کا پتا۔ چل گیا وہ بلکل تم پر تھا شہری اور اب بھی تم پر ہی ہے۔ احمد بتا رہا تھا تمہارے جیسی ڈریسنگ کرتا ہے ڈون وہ ڈون۔ زینب مسکرا کر بولی۔ جبکہ شہری کوئی کجواب نہیں دے رہا تھا۔

ہبہ زینب جا رہی تھی جب ایک آواز پر رک گئی۔ تھینکس ابراھیم تمنے مجھے بچا لیا پاپا سے ورنہ وہ بہت مارتے ۔

بھائی آپ نے کیوں منع کیا تھا بتانے سے۔ ابراھیم بولا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یار مجھے ڈر لگتا ہے پاپا ماما کو نہیں چھوڑینگے۔اسی لئے نہیں بتایا تھا۔بٹ بھائی پاپا بہت ذھین ہیں دیکھا کیسے تہ تک پہنچ گئے۔ابھی ابراھیم کی بات پوری نہیں ہوئی تھی کہ دروازہ کھل گیا۔ہبہ اور زینب چلتی ہوئی آئیں اور دونوں کو رکھ کر ایک تھپڑ مارا۔ماما ابراھیم کو مت ماریں میری غلطی ہے۔احمد سنجیدہ ہو کر بولا۔

تم دونوں کو شرم نہیں آئی دھوکا کرتے۔ تمہیں پتا ہے تمہارے پاپا کتنے صدمے میں ہیں۔ہبہ غصے سے بولی

۔

ماما میں نے یہ سب ماما کو بچانے کیلیئے کیا ہے پلیز آپ بچالیں ماما کو اگر عبدالقادر بھی گیا تو ماما ٹوٹ جائینگی اور میں انھیں سزا ہوتے نہیں دیکھ سکتا۔وہ تیز تیز رونے لگا۔چپ شہری نے سن لیا تو آفت آجائیگی۔

تم بلکل ماں پر گئے ہو احمد تمنے ثابت کر دیا۔یہ ان دونوں کا معاملہ ہے میرے بچے صبر سے کام لو۔تم واقعی بہت ہمت والے ہو زینب اسے سینے سے لگا کر بولی۔شہری صرف اپنی کرتا ہے وہ کسی کی نہں سنتا بٹ پھر بھی ہم کوشش کریں گے ہبہ اسکے سر پر ہاتھ پھیرتے پھیرتے بولی اور آنسو بہانے لگی۔

اگلے دن عبدالقادر سے پہلے ہی تینوں موجود تھے اور پھر عبدالقادر بھی آگیا بلیک پینٹ ریڈ شرٹ ریڈ کیپ اور بلیک گلاسس لگائے وہ پورا شہری تھا۔

کیسے ہو فرینڈ ٹھیک تم سناو احمد نے پوچھا۔ہم بھی ٹھیک۔بھائی آج آپ کے لئے بہ

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بھائی آج آپ کیلیئے گفٹ ہے۔اسمعیل مسکرا کر بولا۔

کونسا گفٹ کل دیا تو تھا۔عبدالقادر نا سمجھی سے بولا۔

میرے پاپا آپ کو دینگے۔ابراھیم اسکے چشمے کو اتارتے بولا۔یار تمہیں پاپا نے بلایا ہے ابھی چلو۔احمد مسکرا کر بولا۔یار ماما نے منع کیا ہے کسی کے گھر نہیں جانا۔

وہ افسردہ ہو کر بولا۔تو پھر ٹھیک ہے اب سے ہماری دوستی ختم ہم بھی تو تمہارے گھر آئے ہی تھے۔احمد غصے سے بولا۔اچھا یار میں اجازت لیکر آتا ہوں۔

عبدالقادر چشمہ ابراھیم سے لیکر بولا۔لو جی اجازت کیا تم کھیلنے آئے ہو مغرب تک چلے جانا۔اب دوبارہ اجازت لوگے کیا۔اسمعیل نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا۔چلو پھر۔وہ زچ ہو کر بولا۔اور اپنا چشمہ لگا لیا۔

زینب کھانے کی تھالی لیکر آرہی تھی مگر مقابل کو دیکھ کر دنگ رہ گئی اور تھالی اس کے ہاتھ سے چھوٹ گئی۔

اوہ مائے گوڈ تم تو بلکل شہری جیسے ہو۔جبکہ تھالی گرنے کی آواز سن کر ہبہ آئی کیا ہوا زینب یہ تھالی کیوں گر گئی۔۔زینب نے انگلی سے اشارہ کیا۔ہبہ نے جب اشارے کی جانب دیکھا تو وہ بھی دنگ رہ گئی۔ریڈ شرٹ بلیک پینٹ ریڈ کیپ بلیک گلاسز لگائے وہ پورا شہری تھا۔اور ہبہ کو وہ پارٹی والا شہری لگا۔زینب آگے بڑھی اور اسکے گال پر ہاتھ پھیرنے لگی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

شہری شہری وہ آگیا وہ عبدالقادر وہ بلکل تمہارے جیسا ہے۔ ہبہ نے بھاگ کر آتے ایک ہی سانس میں کہا۔

جبکہ شہری نے فوراً دوڑ لگائی اور صحن میں دیکھ کر ایک قدم نا اٹھا سکا۔ وہ بس سامنے کھڑے عبدالقادر کو دیکھ رہا تھا۔ سامنے والی شخصیت کو دیکھ کر عبدالقادر کو بھی اپنی عین اتارنی پڑی شہری وہیں گھٹنوں پر بیٹھ گیا اور اپنے ہاتھوں کو کشادہ کر دیا۔ آنکھیں نم تھی۔ میرا بچہ شہری نے لڑکھڑاتی آواز میں کہا۔ عبدالقادر ٹرانس کی سی کیفیت میں بڑھا اور سیدھا شہری سے جا لگا۔ پاپا میرا بچہ دونوں کے رونے کی آواز گھر میں گونج رہی تھی۔ پاپا آپ مجھے چھوڑ کر کیوں گئے آپ کو میری یاد کیوں نہیں آئی آپ ماما کو کیوں مارنا چاہتے تھے۔ جبکہ شہری کی زبان یہ جملے ادا کر رہی تھی۔ کہاں تھا میرا بچہ میں نے ہر جگہ ڈھونڈا ہر وقت آپ کو یاد کیا۔ اور آپ میرے اتنے قریب تھے میں دیکھ نہیں سکا آپکو پاپا کی جان۔ دونوں رو دھو کر الگ ہوئے تو احمد آگے بڑھا بھائی جان۔ اور دونوں رو پڑے میں نے بہت مس کیا بھائی میں نے بھی۔ ابراھیم اور اسمعیل بھی گلے لگ گئے تھوڑی دیر بعد سب الگ ہوئے۔

آؤ کھانا کھاؤ زینب نے سب کو بلایا۔ ابراھیم عبدالقادر کے پاس بیٹھتا اس سے پہلے اسمعیل بولا اوئے اپنے بھائی کے پاس جا عبدالقادر میرا بھائی اسمعیل منہ بنا کر بولا۔ جاتا ہوں جاتا ہوں ابراھیم غصے سے بول کر اٹھ گیا۔ اوئے میرا بھائی زیادہ پیارا ہے عبدالقادر دیکھ لے۔ اسمعیل ابراھیم کو چڑا کر بولا۔ اب ہم تمہیں بتائیں گے بچو اب تم دونوں مجھ سے نہیں جیت سکتے۔ اسمعیل دونوں کو مخاطب کرتے بولا۔ جبکہ عبدالقادر

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

خاموش بیٹھا تھا۔ کیا ہوا تم بہت چپ ہو۔ احمد نے اسے مخاطب کیا۔ پاپا آپ نے میرے سوال کے جواب نہیں دیئے۔ وہ سر نیچے کرتے بولا۔ جبکہ سب کو جھٹکا لگا۔ بیٹا میں نے تمہیں نہیں چھوڑا تمہاری ماں مجھ سے تمہیں چھین کر لے گئی تھی۔ میں نے تمہیں ہر جگہ ڈھونڈا میرے فائیٹر آج بھی تمہاری تلاش میں ہیں وہ مجھ سے الگ ہونا چاہتی تھی تم دونوں کو چھیننا چاہتی تھی احمد تو بچ گیا مگر وہ تمہیں زینب سے چھین کر لے گئی یہ تمہاری وہی ماما ہے جس کیلئے آپ دونوں لڑتے تھے زینب کے سر میں آج بھی اس گن کا نشان ہے۔ اگر تمہیں میری بات پر یقین نہیں تو زینب ہبہ سے پوچھو اور اگر اس پر بھی یقین نہیں تو میرے فائیٹروں سے پوچھو اور اگر ان خر بھی یقین نہیں تو مریم سے پوچھنا جس نے تمہاری ماں کی میرے خلاف مدد کی تھی اور اگر مریم نا سہی تو اپنی ماں حجاب سے پوچھنا وہ تمہیں سب بتا ئیگی صرف دو دن صبر کرو تمہاری ماں خود تمہارے سامنے اپنے تمام جرموں کا اقرار کریگی۔ شہری غصے میں آ کر بولا۔ ماما ایسا کیوں کرینگی۔ عبدالقادر اپنا سر اٹھا کر بولا۔ ان سب کے جواب تمہاری ماں دیگی۔

میں ابھی ماما سے جا کر پوچھتا ہوں۔ عبدالقادر اٹھنے لگا۔ نو نو بیٹا نو پہلے میں مریم سے حساب کرونگا پھر تمہاری ماں جواب دیگی۔ ذرا صبر کرو۔ شہری انگلی کے اشارے سے بیٹھنے کو کہتے بولا۔ عبدالقادر بیٹھ گیا مگر اسکا چہرہ غصے سے سرخ ہو چکا تھا۔ میں تمہارا وہ حال کرونگا حجاب تمہیں افسوس ہوگا اپنے پیدا ہونے پر تمہاری کھال ادھیڑ لونگا تم نے میرے بچے کے دل میں میرے لئے نفرت ڈال دی۔ شہری اٹھ کر جانے لگا۔ پھر رک گیا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جانتے ہو تمہاری ماں نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا تھا گن اٹھائی تھی مجھ پر۔شہری کا لہجہ اس بار لڑ کھڑایا ہوا تھا۔پاپا مریم آنٹی کہاں رہتی ہے میں جانتا ہوں۔

عبدالقادر اٹھ کر شہری کے پاس پہنچ گیا۔عبدالقادر نے ایڈریس دے دیا۔ٹھیک تم اپنی ماما کو کچھ نہیں بتاوگے

سمجھ گئے۔میں مریم کو لاتا ہوں یہاں پر۔ابھی آئیگی وہ۔شہری پر عزم ہو کر بولا۔تم جا کر کھیلو۔نو پاپا جبتک میں یہ سب کلئیر نہیں کر لیتا میں سکون نہیں لو نگا۔عبدالقادر سر جھکا کر بولا۔

مریم چار بجے گھر سے نکلی تھی وہ روز ہی سامان لینے کیلیئے جاتی تھی۔وہ سامان لیکر نکلی ہی تھی کہ اپنے سامنے دو لڑکیاں دیکھ کر حیران ہوئی۔نور اینی۔تم دونوں یہاں۔ہمم بہت ڈھونڈا ہے تمہیں آج تمہارا کھیل ختم ۔چپ چاپ ہمارے ساتھ چلو شہری تمہارا انتظار کر رہا ہے اگر چپ چاپ چلوگی تو صحیح ورنہ۔۔۔نور نے جملہ ادھورا چھوڑا۔۔۔لو جی میں نے کونسا جرم کر دیا جو ڈر و نگی چلو میں خود چلتی ہوں۔مریم انکے ساتھ بیٹھ گئی وہ اپنا پلان ترتیب دے رہی تھی۔شہری کو کیا پتا میں نے حجاب کو چھپایا تھا اور مجھے مزاحمت نہیں کرنی ورنہ انکو حجاب کا پتا چل جائیگا۔

مگر وہ نہیں جانتی تھی شہری سب جان چکا ہے۔اتنے میں کسی نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا تو وہ ہوش و حواس بیگانہ ہو گئی۔میم یہ آگئی مریم۔نور اسے سامنے لٹا کر بولی۔ہمم اسکو زمین پر ہی لٹادو۔ہبہ حقارت سے بولی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

۔آگئی مریم ہبہ نے آکر بتایا۔سب صحن میں جمع ہو گئے۔ہوش میں لاواسکو۔شہری بولا۔اینی نے پانی مارا تو وہ اٹھ گئی اور کئی چہرے ایک ساتھ دیکھ حیران ہو گئی۔مگر اسے جھٹکا تب لگا جب عبدالقادر کو شہری کے ساتھ دیکھا۔ارے تم لوگ ادھر خیر ہے یہاں کیا کر رہے ہو وہ ہبہ کی طرف بڑھی مگر ہبہ رکھ کر اسکے منہ پر تھپڑ مارا تو وہ گر گئی۔زینب آگے بڑھی اور ایک زوردار ٹھوکر دے ماری۔گھٹیا انسان میں نے تمہاری عزت کی حفاظت کی تمہیاری عزت بچائی تمہاری جان بچائی اور تمنے ہمارے ساتھ غداری کی۔زینب اسے ٹھوکر پے ٹھوکر مار رہی تھی۔شہری آگے بڑھا اور اسے بالوں سے دبوچتے کھڑا کیا۔تمہیں یاد ہے نا میں نے کہا تھا حجاب کے معاملے سے دور رہنا اور تمہاری وجہ سے اگر ہمیں کوئی نقصان ہوا تو تمہارے ساتھ میں معیز والا سلوک کرونگا۔مریم اب کانپ اٹھی تھی۔زینب ویڈیو چلاو۔زینب نے لیپٹاپ لاکر ویڈیو آن کی جس میں مریم حجاب گاڑی میں لیکر عبدالقادر کو بھاگ رہی تھی۔دیکھو عبدالقادر یہ ویڈیو اچھی طرح دیکھو۔

اب تم کسی کو منہ دکھانے لائق نہیں رہو گی میں تمہاری بوٹی بوٹی نوچ لونگا۔شہری جنون میں بولا۔چاروں بچے کانپ رہے تھے اپنے ماں باپ کا یہ روپ وہ پہلی بار دیکھ رہے تھے۔معاف کردو مجھے چھوڑدو مریم عزت جانے کے خوف سے ہار مان چکی تھی۔مگر وہاں سب بے رحم تھے۔۔وہ رو رہی تھی چیخ رہی تھی ۔شہری نے ایک تھپڑ اور رکھ کر مارا۔ایک شرط پہ چھوڑ نگا تمہیں۔

تم عبدالقادر کو سب سچ بتاو گی جو کچھ حجاب نے کیا تھا۔اور اگر تمنے کچھ اونچ نیچ کی تو میں ابھی تمہیں روم میں اٹھا کرلے جاونگا پھر آگے تم خود سمجھدار ہو کنواری ہو کو ناجائز بچہ پیدا کرو گی تم شہری اسکے بالوں کو دبوچتے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بولا۔بتاتی ہوں پھر مریم نے ساری کہانی دہرائی۔بیٹا آپکی ماما آپکو چھین کر لے گئی تھی وہ اپکے پاپا کو ذلیل کرنا چاہتی تھی پھر ہم بھاگ کر یہاں آ گئے۔وہ رو کر بتا رہی تھی۔لے جاو اسکو اور باندھ دو۔نورا نی اسکو اٹھا کر لے گئی۔

فکر مت کرو عبدالقادر سب آج ہی ہو گا آج ہی آپکی ماما آئیں گی اور اقرار کریگی۔شہری پر عزم ہو کر بولا۔

آج آپ گھر جاوگے اور اپنی ماما کی لائبریری تلاش کروگے۔

حجاب تمہارا کھیل ختم شہری منہ میں ہی بولا تھا عبدالقادر گھر چلا گیا۔بیٹا کھانا کھاو۔موم مجھے بھوک نہیں ہے ۔کیا کہا کہاں سے کہا یا تمنے کھانا۔حجاب غصے سے بولی۔موم ویسے ہی بھوک نہیں ہے۔ہمم۔دوست کیسے ہیں تمہارے۔حجاب نے پوچھا ٹھیک ہیں وہ۔

کون کون ہے انکے گھر تین بھائی ہیں انکی ماما دو ماما ہیں اور انکے پاپا۔عبدالقادر نے تحمل سے جواب دیا۔

ہمم کیا نام ہیں انکے۔ابراھیم اسمعیل احمد۔

نام تو بہت پیارے ہیں انکے۔۔بچے بھی اچھے ہیں بس تھوڑے شرارتی ہیں۔حجاب بولی۔تم ہی کھلاتے ہو یا وہ بھی کچھ کھلاتے ہیں حجاب نے اسکے گال کھینچتے کہا۔

سب آپس میں مل بانٹ کر کھاتے ہیں پہلے دن جب

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں نے ہزار کی چیز لی تھی۔ تو اگلے دن انہوں نے ہزار روپیہ بھیج دیا۔ تو تمنے رکھ لیا کیا۔ نہیں موم۔ ہمنے وہ اگلی پارٹی کیلیئے سیو کر دیا تھا۔ عبدالقادر بولا۔

کسی دن چلیں گے انکے گھر۔ حجاب بولی۔ جبکہ عبدالقادر کا کے چہرے کے تاثرات بگڑے۔ موم کب جائینگے۔ عبدالقادر بولا۔ ہمم دیکھو کل پرسوں چلتے ہیں۔ لوگ اچھے لگ رہے ہیں۔ حجاب پر عزم ہو کر بولی۔

جبکہ احمد کی حالت بگڑی ہوئی تھی۔ پاپا نے اس آنٹی کے ساتھ اتنا برا سلوک کیا تو ماما کے ساتھ کیا کرینگے۔

احمد افسردہ ہو کر بولا۔ وہ سب ایک ساتھ بیٹھے تھے جبکہ شہری موجود نہیں تھا۔ بھائی مجھے تو ڈر لگ رہا ہے ۔ابراھیم بولا۔ کیا پاپا اتنی پیاری لڑکی کو برا ماریں گے اسمعیل بھی افسردہ تھا۔ جبکہ ہبہ زینب الگ پریشان تھی ۔موم آپ پاپا سے بات کریں ناوہ ماما کو معاف کر دیں۔ احمد زینب کو مخاطب کرتے بولا۔

بیٹا اچھے کی امید رکھو مجھے امید تو ہے شہری معاف کر دے گا۔ ہبہ کھوئے لہجے میں بولی۔ ہم کوشش کریں گے اسے سمجھانے کی۔ بٹ حجاب نے بہت بڑی غلطی کی ہے سب کچھ ٹھیک ہو رہا تھا مگر اسنے سب خراب کر دیا۔

زینب افسوس کرتے بولی۔ میں ماما کو سزا ہونے نہیں دونگا۔ احمد کھڑا ہو گیا۔ بیٹا تم اس معاملے میں ناپڑو وہ اندونوں میاں بیوی کا معاملہ ہے کہیں ایسا نا ہو پاپا

آپ سے ناراض ہو جائیں۔ زینب اسے سمجھاتے بولی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ آپکی ماما سے بہت پیار کرتے ہیں ہیں سب سے زیادہ کرتے ہیں اب دیکھو کیا ہوتا ہے۔ ہبہ نے ایک آس جگائی۔

کیا پاپا سب سے زیادہ حجاب ماما سے پیار کرتے ہیں۔ ابراھیم نے حیرانی سے پوچھا۔ جی بلکل زینب نے جواب دیا۔ وہ ہیں بھی تو کتنی پیاری معصوم سی۔ اسمعیل بولا۔ اب دیکھو کیا ہو گا۔ ہبہ پر سوچ لہجے میں بولی۔

جبکہ شہری روم میں کھڑا تھا وہ اس روم میں آتا تھا۔

آہ حجاب تم ایسا بھی کر سکتی ہو میں نے کبھی سوچا نہیں تھا کس کس جرم کی معافی دوں تمہیں۔ دھوکا دینے کی ۔ مجھ پر ہاتھ اٹھانے کی۔ بچہ چھین کر لے جانے کی یا پھر میرے بچے کے دل میں میرے لئے نفرت ڈالنے کی۔ تم ایسا کر سکتی ہو رمہیں یاد نہیں آتی میری۔ تمہاری خاطر میں ساری دنیا سے لڑ پڑا۔ ہبہ زینب کی مخالفت مول لی۔ تمہیں سہارا دیا۔ تمہیں اپنا سب کچھ دیا تمہاری جان بچائی مگر تمنے میری پیٹھ پر اتنا بڑا وار کیا ہر تیسری رات میں نے تمہیں یاد کیا کیا تمنے مجھے یاد کیا تمہیں شہری نظر نہیں آیا۔ میں تمہیں اتنی آسانی سے معاف نہیں کرونگا حجاب شاہ۔ تم اسکی بہت بڑی قیمت دو گی میری جان۔ وہ آنکھ سے آنسو صاف کرتے بولا اور روم سے باہر آ گیا۔

شہری میں نے آپ سے بہت محبت کی آپ نے مجھے سہارا دیا میرے لئے سب کچھ کیا بٹ میں نے آپ سے ساتھ برا کیا۔ میں جذبات میں آ گئی۔ میں نے آپ کو ہر رات دن یاد کیا۔ میں کیا کر گئی مجھے سمجھ نا آئی۔ پتا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نہیں آپ کہاں ہو اور ہم دوبارہ مل پائیں گے یا نہیں۔اور اگر مل گئے تو پتا نہیں آپ میرے ساتھ کیا کریں گے۔مجھے معاف کر دیں گے یا نہیں۔میرا دل کہتا ہے آپ مجھ سے آج بھی محبت کرتے ہیں۔میں ترس گئی ہوں۔

وہ سوچ رہی تھی اور رو رہی تھی۔اور وہ رجسٹر اسکے ہاتھ میں تھا۔اور اسکا کبھی پہلا صفحہ اور آخری کو الٹ پلٹ کر رہی تھی۔ماما۔عبدالقادر کی آواز آئی۔

آپ پاپا کو یاد کر رہی ہیں نا۔عبدالقادر آگے بڑھا اور اسکے آنسو صاف کر دئے آج اسنے اپنے آنسو نہیں چھپائے تھے۔ماما یہ کیا ہے۔عبدالقادر نے رجسٹر دیکھ کر کہا۔بیٹا یہ آپ کے پاپا نے میرے لئے لکھا تھا ۔حجاب فخر سے بولی۔موم آپ نے اسکو کتنی بار پڑھا ہے بیٹا اندازہ نہیں ہے چودہ سال سے پڑھ رہی ہوں وہ نم لہجے میں بولی۔

موم مجھے بھی دیں نا پڑھنے کیلیئے۔بیٹا یہ بہت مشکل ہے موم دیں تو میں نے دیکھنا ہے۔بیٹا اسے سنبھال کر رکھنا اب سو جاو۔جی موم اوکے اور دونوں نیند کی وادی میں اتر گئے۔اور یہ رات بھی گزر گئی۔

تین بجے عبدالقادر نکل گیا۔بیٹا یہ کیا ہے زینب بولی۔

یہ وہی رجسٹر ہے جو پاپا نے ماما کیلیئے لکھا تھا۔

چودہ سال پرانا ہے ہوا یہ تو۔ہبہ حیرانی سے بولی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

موم کو میں نے بس یہی پڑھتے دیکھا ہے۔رات وہ رہی تھی اور پڑھ رہی تھی۔عبدالقادر نم لہجے میں بولا۔

کیا ماما رو رہی تھی ہاں یار بہت زیادہ وہ پاپا کر یاد کرتی ہیں بہت۔اسنے احمد کو جواب دیا۔

یہ ہے کس موضوع پر۔ہبہ نے پوچھا۔علم کلام کا رسالہ ہے صفات باری تعالی کے واجب ہونے پر بحث کی ہوئی ہے۔یہ تو بہت مشکل مسئلہ ہے اور شہری نے پورا رجسٹر بھرا ہوا ہے اور مزید ابحاث ابھی باقی ہیں۔

زینب حیران ہوتی بولی۔کیا ہے یہ سب۔شہری آگیا۔

پاپا یہ آپکا رسالہ آپ نے ماما کیلیئے لکھا تھا۔شہری حیران ہوتے آگے آیا اور دیکھنے لگا۔چودہ سال بعد یہ رسالہ محفوظ تھا شہری سب سمجھ گیا۔حجاب اب بھی اسے پڑھتی ہو گی پاپا وہ آپکو یاد کرتی ہیں روتی ہیں بس اسی کو پڑھتی ہیں۔احمد اور عبدالقادر بولے۔

چپ خاموش ہو جاو تم دونوں۔اگر تم سب یہ سمجھتے ہو کہ میں اسے معاف کر دونگا تو یہ تمہاری بھول ہے۔

شہری چیخ کر بولا اب جاو سب میری نظروں سے دور ہو جاو۔سب رفو چکر ہو گئے۔جبکہ شہری خود کو مضبوط کرنے لگا۔حجاب تمہیں تو میں تڑپاونگا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حجاب لائبریری ڈھونڈ کر تھک گئی مگر وہ رسالہ نہیں ملا۔ کہاں گیا۔ کہیں عبدالقادر تو نہیں لے گیا۔ حجاب سوچتے بولی۔ عبدالقادر کچھ لیکر گیا تھا گھر سے حجاب نے ایک فائیٹر لڑکی سے پوچھا۔ جی میم ایک رجسٹر تھا ۔اوہ شٹ حجاب نے عبایہ پہنا گاڑی نکالی۔

اور فوراً گلی پار کی اسے پتا تھا عبدالقادر کہاں ہے۔

حجاب نے دروازہ بجایا تو اسمعیل نے دروازہ کھولا۔

آپ آپ اندر آئیں اسمعیل گھبرا گیا۔ عبدالقادر اندر ہے جی۔ اسمعیل نے جواب دیا حجاب اندر انٹر ہوئی۔ تو ابراھیم نے آتے دیکھ لیا کیونکہ وہ اسے برقعے میں دیکھ چکے تھے وہ فوراً بھاگا۔ ماما پاپا حجاب ماما آگئی ہیں۔

کیا زینب ہبہ کا منہ کھل گیا۔ عبدالقادر آگیا ماما آپ تمہارا منہ کیوں بنا ہے وہ رجسٹر کدھر ہے۔ حجاب چیخ پڑی اسے پتا تھا اس وقت مرد نہیں ہوتے گھر میں۔ ماما

وہ۔ وہ کیا کہاں ہے کہاں گم کر دیا تمنے حجاب پھر چیخی۔ جب اسکو خاموش پایا تو ایک تھپڑ رکھ کر مارا۔ کہاں ہے رجسٹر موم وہ پاپا کے پاس ہے۔ وہ روتے ہوئے بولا۔ کیا بکواس ہے یہ عبدالقادر۔ وہ آس پاس سے بے خبر تھی جبکہ اسکے ارد گرد مجمع لگ گیا تھا مگر وہ دنیا جہان سے بے خبر تھی۔ چیخ سن کر شہری آیا تو دنگ رہ گیا ۔آج اسنے بلیک پینٹ وائیٹ شرٹ بلیک گلاسز اور بلیک کیپ پہنی تھی۔ کہاں ہے رجسٹر۔ ماما یہ رہا۔ کسی تیسری آواز پر جب اسنے نظر اٹھائی تو اب جھٹکا لگا سامنے اسکی فوٹو کاپی احمد کھڑا تھا اور اسکے ساتھ والی لڑکی کو

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دیکھ اسے دوسرا جھٹکا لگا۔اور اسکے ساتھ کھڑا ابراھیم اور اسکے ساتھ زینب اور اسمعیل اچانک کسی کی آہٹ اسے محسوس ہوئی اور بے اختیار پیچھے مڑی تو وہ دشمن جان موجود تھا۔

ویلکم ٹو مائے لائف حجاب شاہ اور ایک تھپڑ پڑا تھا۔

اور حجاب زمین بوس ہو گئی تھی۔

تھپڑ کی آواز پر سب دنگ رہ گئے۔جبکہ حجاب نے نظریں جھکائی ہوئی تھی اور وہ زمین کو گھور رہی تھی۔ہبہ زینب بچوں کو لیکر جاؤ یہاں سے۔شہری حجاب کی طرف دیکھتے بولا۔شہری ہم بیٹھ کر بات کر لیتے ہیں۔

ہبہ لرزتے لہجے میں بولی۔ہاں بیٹا عبدالقادر ادھر آؤ اور پوچھو اس سے کیوں چھوڑ کر گئی تھی یہ۔شہری عبدالقادر کو بن دیکھے بولا۔چلو اٹھو اور بتاؤ تمنے کیا گل کھلایا تھا شہری نے اسے کھڑا کر دیا مگر وہ سر جھکائے خاموش کھڑی تھی۔شہری نے غصے سے اسکا نقاب کھینچ دیا تو حجاب کا حسین چہرہ اسکے سامنے تھا۔اس کا چہرہ اور خوبصورت ہو گیا تھا۔کتنے سال بعد وہ اسکے سامنے کھڑی تھی۔اور شہری کی پسندیدہ جگہ پر وہ تل اب بھی موجود تھی۔بس ایک چیز کا فرق تھا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آج اس حسینہ کی مسکراہٹ غائب تھی اور وہ افسردہ تھی۔ بکو جلدی بتاو کیسے تمنے مجھ پر ہاتھ اٹھایا تھا حجاب کیسے مجھ پر گن نکالی تھی۔ نکالی تھی شہری نے اسکا منہ بھیچ لیا۔ مگر جواب ندارد۔ چلو حجاب اپنی فائیٹ کا کمال دکھاو بہت بڑی فائیٹر ہو نا تم۔ مارو مجھے چلو کک چلاو جلدی۔ شہری نے اسے دھکا دیا۔

یہ لو گن مجھ پہ گولی چلاو شہری گن نکالتا بولا۔

چلاو گن مجھ پر۔ شہری چلایا۔ شہری نے بیلٹ نکال لی۔

ماما معاف کردیں ماما احمد چیخ کر رونے لگا۔

پاپا چھوڑدیں عبدالقادر بھی چیخ کر بولا۔ شہری ہم بعد میں بات کرینگے۔ پلیز زینب کا لہجہ بھی نم تھا جبکہ ابراھیم اسمعیل بن آواز کے رو رہے تھے۔ ہبہ آگے آئی اور حجاب کو اٹھانے لگی۔ جبکہ حجاب نے اسے اشارے سے روکا۔ مسٹر شہریار آپ جو مناسب سمجھتے ہیں کریں چلیں روم میں چلتے ہیں بٹ مجھے میرے بچوں کے سامنے تو ذلیل نا کریں۔ حجاب نے چپ توڑدی تھی مگر اسکی آواز لرزی ہوئی تھی۔ مگر شہری بے رحم بنا ہوا تھا اسکا گلا دبا دیا۔ حجاب شاہ واہ کیا بات ہے تمہیں پتا ہے عزت کیا ہوتی ہے تمنے جو میرے بیٹے کے دل میں میرے لئے نفرت ڈالی اس وقت یہ عزت ذلت کا سبق کہاں تھا

تمہاری اتنی جرات ایک تو غلطیاں کیں اوپر سے مجھے ادائیں دکھا رہی ہو۔ شہری مزید پکڑ سخت کرتے بولا تو حجاب کے آنسو آ گئے۔ کسی نے شہری کی پینٹ پکڑ لی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پاپا چھوڑ دیں ماما کو۔ابراھیم بے آواز رو رہا تھا۔

شہری نے اپنی گرفت سے اسے نکال دیا۔حجاب تمہارے لئے کیا کچھ نہیں کیا میں نے۔تمہاری ایک آواز پر میں نے اپنی زندگی تمہیں دی۔ تمہیں ہر دھوپ چھاوں سے بچایا تمہیں معیز سے بچایا میرا بچہ ضائع کر دیا تمہارے بھائی نے ہبہ صدمے میں تھی اور میں نے تمہیں پیار محبت دی۔ان دونوں سے تمہیں بچایا۔کس طرح تمہاری حفاظت کی۔ہر وقت مجھے ڈر لگتا تھا کہیں تمہیں کچھ کر نا دیں۔ تمہیں بچے پہلے ملے۔تمہاری خاطر میں ان دونوں سے لڑا حجاب دیکھو ہبہ زینب کو کیا گزری ان دونوں پر جب انھیں پتا چلا ہو گا انکا شوہر انکی دشمن سے شادی کر چکا ہے۔اور کیا گزری ہو گی ہبہ پر جب اسے تمہارے بچوں کا پتا چلا ہو گا کبھی یہ سب سوچا تمنے۔میں نے تمسے کہا تھا کسی بھی بچے کے ساتھ زیادتی نا ہو تمنے وعدہ کیا تھا بچوں کو تکلیف نہیں ہو گی ۔تم پھر وعدے سے پھر گئی۔ تمنے عبدالقادر کے ساتھ زیادتی کی وہ بغیر باپ کے رہا اور احمد بغیر ماں کے پھر بھی زینب ہبہ نے اسے سنبھالا ہر رات ہر دن اس گھر میں عبدالقادر کا ذکر ہوتا تھا تو مجھے آگ لگ جاتی تھی آٹھ سال حجاب آٹھ سال آسان نہیں ہوتا۔

اور تم عزت کی بات کر رہی ہو پورے زور سے ایک بیلٹ حجاب کی کمر پر دے ماری۔۔اور حجاب کی چیخ نکلی ۔پاپا پلیز احمد بھاگ کر آیا اور حجاب کے اوپر جھک گیا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیا معاف کروں میں تمہارا دھو کا تمہارا مجھ پر ہاتھ اٹھانا تمہارا ہمارے گھر کو توڑ دینا یا پھر عبدالقادر کے دل میں نفرت پیدا کر دینا۔ شہری نے بیلٹ پھینک دیا اور چلا گیا اوپر۔ حجاب شاہ تم تڑپو گی۔ دھمکی دیکر گیا۔

ماما میرا بچہ احمد وہ حجاب کے گلے لگ پڑا اور دونوں کے رونے کی آواز آنے لگی میرا بچہ کتنا بڑا ہو گیا حجاب جو شہری کی مار پر نہیں روئی تھی اب رو رہی تھی اور احمد بھی اپنے دل کا غبار نکال رہا تھا۔ زینب آگے بڑھی چلو اٹھو حجاب کا ہاتھ پکڑ کر وہ اٹھانے لگی تو ہبہ بھی آگے بڑھی دونوں نے ایک ہاتھ ایک ہاتھ پکڑ کر اٹھایا۔

آئی حجاب کے منہ سے نکلا۔ کمر پر ہبہ کا ہاتھ لگنے سے اسے تکلیف ہوئی تھی۔ مطلب صاف تھا بیلٹ بہت زور سے لگا تھا۔ اسے بیڈ پر لٹایا دونوں نے۔ عبدالقادر پانی لیکر آیا۔ پانی پیو ہبہ نے کہا۔ حجاب نے پانی پیا۔

ماما پاپا آپکو معاف کر دیں گے وہ آپ سے بہت پیار کرتے ہیں نا ابراھیم اسکے گال مسل کر بولا۔ اوئے ہٹ جا یہ میری ماما ہیں اسمعیل اسکا ہاتھ ہٹاتے بولا۔ وہ کیوں ابراھیم غصے سے بولا۔ اوئے پہلے میں نے دیکھا تھا انھیں۔

ہے نا ماما اسمعیل اسکے گال پر کس کرتے بولا۔ ہمم حجاب نے بھی مسکرا کر سر ہلا دیا۔ یہ تمہارا بچہ ہے ۔اسمعیل حجاب زینب کو مخاطب کرتے بولی۔ ہاں۔ زینب نے جواب دیا۔ اور یہ تمہارا بچہ ہے۔ ابراھیم کی طرف اشارہ کرتے بولی۔ ہبہ نے بھی سر ہلایا۔ بہت پیارے بچے ہیں یہ۔ حجاب دونوں کو دیکھ کر بولی۔ بٹ ماما پیارا تو میں ہوں نا۔ اسمعیل اپنا کالر مروڑ کر بولا۔ میں پیارا ہوں بیٹا۔ ابراھیم نے اسکا منہ چڑایا۔ او جا تو میں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تجھ سے پیارا ہوں اور بھائی عبدالقادر بھائی احمد سے زیادہ کیوٹ ہیں۔اور میری ماما سب سے زیادہ کیوٹ ہیں

۔

چپ ہو جاؤ تم دونوں ہر وقت لڑتے رہتے ہو احمد غصے سے بولا۔تو دونوں کو چپ لگ گئی۔تم دونوں جب پہلی بار آئے تھے تو تم بھی ایسے ہی لڑتے تھے۔ہبہ نے مسکرا کر احمد کو دیکھا جبکہ عبدالقادر خاموش کھڑا تھا۔

تم لوگ کب سے آئے ہو ادھر حجاب نے سوال کیا۔تمہارے جانے کے ایک سال بعد۔ہبہ بولی۔تم لوگوں کو کیسے پتا چلا ہمارا۔حجاب نے سوال کیا۔چاروں فرینڈ تھے پرسوں اسمعیل نے عبدالقادر کا نام لیا تو شہری نے اسے تمہاری ویڈیو دکھائی اسمعیل نے تمہارا ذکر کیا تم بہت کیوٹ ہو تو شہری نے والد کا نام پوچھا تو انہوں نے منیب بتایا۔پر شہری تمہاری چالاکی سمجھ گیا ویڈیو میں اسمعیل نے تمہیں پہچان لیا۔پھر کل عبدالقادر کو یہ لوگ ہمارے کہنے پر گھر لے آئے اور ہمنے بھی اسے پہچان لیا آج عبدالقادر رجسٹر لیکر آیا تو تم پیچھے آ گئی اور آگے تم جانتی ہی ہو۔زینب نے پرسکون ہو کر ساری کہانی سنائی۔ویڈیو کونسی۔حجاب نے پوچھا۔جب تم اور مریم جا رہے تھے۔سی سی ٹیوی کیمرے سے نکل آئی تھی۔تو مریم کہاں ہے حجاب پریشانی سے بولی۔اسے کل شہری نے اٹھوالیا تھا۔اور وہ قید ہے۔ہبہ مٹھی بھینچتے بولی۔یار اسے چھوڑ دو اسکا کیا قصور ہے۔حجاب نے منت کی۔وہ غدار ہے ہماری اور نمبر دو وہ شہری کا معاملہ ہے اور تمہاری بڑی مہربانی تم اسکے چکر میں مت پڑو ورنہ شہری اور بھڑک جائیگا۔زینب اسے سمجھاتے بولی۔میم مریم روتی ہوئی آ گئی۔مریم تم۔اسکے چہرے پر نشان پڑے تھے انگلیوں کے اور بازو پر بیلٹ کے نشانات تھے شہری نے اسے بہت مارا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ایم سوری مریم تمہیں ہماری وجہ سے اتنا کچھ بھگتنا پڑا۔ تم جاو اور جا کر میرے گھر پر آرام کرو۔ جی میم مگر آپ۔ مریم بولی میں اپنے گھر میں ہوں یہ تمہارا مسئلہ نہیں۔ ٹھیک ہے مریم چلی گئی۔ شکر ہے اسے چھوڑ دیا شہری نے۔ ہبہ بولی۔ شہری اب بھی ویسا ہی ہے حجاب بولی۔ نہیں ٹھیک ہو گیا تھا پر تمہارے جانے کے بعد وہ بہت سخت ہو گیا۔ زینب نے اسکو جواب دیا۔

تم آرام کرو بس زینب نے اسکو مسکراتے کہا۔ شہری آرام کرنے دیگا مجھے حجاب طنز کرتے بولی۔ چلو بچو ماما کو آرام کرنے دو۔ اور سب نکل گئے۔ اور حجاب آرام کرنے لگی مگر شاید ابھی آرام اسکے نصیب میں نہیں تھا۔

آنکھیں موند کے وہ لیٹی تھی تو اسے کسی کی آہٹ محسوس ہوئی۔ آنکھیں کھولی تو وہ دشمن جان روم کو لوک کر چکا تھا اور سرخ آنکھوں سے اسے گھور رہا تھا۔

وہ بس اسے تکے جا رہی تھی دل کسی انہونی کی خبر دے رہا تھا۔ وہ آہستہ آہستہ اسکے پاس آکر بیٹھ گیا۔ تمہیں کیا لگا اتنی آسانی سے گھر میں رہو گی۔ ایک جھٹکے سے اسے بیٹھا دیا۔ جوڑا بنے اسکے بالوں کو کھول دیا۔ بالوں میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنے مزید قریب کیا۔ وہ اسکی سانسیں اپنے چہرے پر محسوس کر سکتی تھی۔ ایک دم شہری نے اسکے بالوں پر اپنی گرفت بڑھا دی۔ اور مہر شہری نے اسکے تل پر لگا دی۔

حجاب کا منہ کھل گیا مگر وہ کچھ نہیں کر سکتی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آخر کار اسنے اپنی آنکھیں بند کر لی شہری نے دوسرا ہاتھ استعمال کیا اور اسکے چہرے پر پھیرنے لگا۔ پھر اسکے پاکیزہ چہرے پر اپنی مہریں ثبت کرنے لگا۔ جبکہ حجاب کی آنکھوں سے پانی نکل رہا تھا۔ شہری نے اسکے آنسو صاف کر دئے۔ جب شہری نے دیکھا وہ چین پا رہی ہے تو الگ ہوا اور رکھ کر ایک تھپڑ اسے دے مارا۔ حجاب حیرانی سے دیکھ رہی تھی۔ تمہیں کیا لگا میں تمسے پیار کر رہا ہوں نو حجاب میں تمہیں تکلیف دے رہا ہوں۔ یہی تمہاری اوقات ہے

تم ایک کھلونا ہو جب چاہونگا تمسے کھیلونگا اور جب چاہونگا تمہیں اٹھا کر پھینک دونگا۔ خباثت سے ہنستے ہوئے شہری بولا۔ جبکہ اس بے عزتی پر حجاب کی آنکھیں نم ہو گئی۔ نہیں میری جان تم رویا مت کرو تمہیں روتا دیکھ مجھے تم پر رحم آنے لگتا ہے۔ شہری نے اسکے آنسو صاف کئے۔ پہلے سے زیادہ خوبصورت ہو گئی ہو۔ شہری شرارت سے بولا۔ جبکہ وہ بس اسکا چہرہ دیکھ رہی تھی۔ نظر لگا و گی کیا۔ شہری اسکے ہونٹوں پر انگلی پھیرتے بولا۔ اتنے سال بعد ملی ہو بندہ حال چال پوچھ لیتا ہے۔ مگر تم نے کچھ پوچھا ہی نہیں ڈارلنگ۔ شہری اسکے ہاتھ پر بوسہ دیتے بولا۔

شہری نے دھکا دیکر اسے دوبارہ گرا دیا۔ مگر اسکا سر بیڈ کی لکڑی پر بولا۔ اوہ سوری۔ شہری سنجیدہ ہو گیا۔

آگے ہو کر اسنے ایک ہاتھ سے حجاب کا سر اٹھایا اور دوسرے سے اسکا سر سہلانے لگا۔ اور پھر اسکے برابر میں ہی لیٹ گیا۔ اور اسے بھی اپنے ساتھ ہی لٹا لیا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہاتھ اسکے سر کے نیچے سے گزار کر اسے ہاتھ پر لٹا کر اسکا سر سہلانے لگا اور پھر دوسرے ہاتھ استعمال کرتے اسے خود میں سمو لیا۔ جبکہ حجاب خاموش تماشا ہی بنتی بس اسے دیکھ رہی تھی۔ اور شہری بھی اسکی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔ پھر شہری نے ایک اور اسٹیپ لیا اور اپنے سر کو اسکے سر سے ٹکا دیا۔ اور شہری نے آنکھیں بند کر لی جبکہ حجاب کی آنکھیں پھر آنسو بھانے لگی اور اسنے بھی شہری کو جکڑ لیا۔

وہ بھی اسکی یاد میں پل پل تڑپی تھی۔ شہری۔۔۔

آخر حجاب نے چپ توڑ دی تھی۔ آپ کی طبیعت کیسی ہے۔ بڑی مشکل سے اسکے الفاظ خاموشی کا سفر طے کرتے نکلے تھے۔ تمہیں کیسا لگ رہا ہوں میں بند آنکھوں سے ہی جواب آیا۔ اب حجاب خاموش تھی۔

مگر آنکھیں آنسو بہا رہی تھی۔ اس میں اس سوال جا جواب دینے کی ہمت نہیں تھی وہ تو سمجھی تھی شہری ان دونوں کے ساتھ بہت خوش ہو گا مگر شہری آنکھیں گواہی دے رہی تھی کہ وہ کتنا خوش ہے۔

اسنے اپنی آنکھیں بند کر لی۔ اور شہری پر اپنی گرفت مضبوط کر دی جبکہ آنسو مسلسل جاری تھے۔

چلو بچو کھانا کھاو۔ سب ٹیبل پر جمع تھے۔ پاپا ماما کدھر ہیں عبد القادر نے پوچھا۔ میں بلا کر لاتی ہوں۔

ہبہ زینب نکل گئی۔ شہری کمرے میں موجود نہیں تھا۔

یار شہری تو کمرے میں نہیں زینب بولی۔ اوہ شٹ کہیں وہ حجاب کے روم میں نا ہو اور اسے مار نا رہا ہو۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

چلو جلدی دونوں حجاب والے کمرے میں آئی تو روم لوک تھا۔شٹ شہری اندر ہی ہے آرام سے روم کھولو چابی سے۔زینب بڑی آرام سے روم کھولا اور دونوں انٹر ہوئی۔تو دونوں کا منہ کھل گیا۔وہ دونوں ایک دوسرے سے لپٹے ہوئے سر ایک دوسرے کیساتھ ٹکا ہوا تھا حجاب آنسو جاری تھے اور شہری کے چہرے پر بھی اپنا سفر طے کر رہے تھے اور آس پاس سے بے خبر تھے اور شہری کے ہاتھوں پر خون کے کچھ نشانات تھے۔

کھانا کھالو آکر زینب نے رخ پھیر کر کہا تو دونوں کی آنکھیں کھل گئی شہری فوراالگ ہوا اور دونوں کو گھورتے نکل گیا۔شہری تمہارے ہاتھ پر خون لگا ہے۔

ہبہ نے روم سے نکلتے شہری کو کہا تو شہری نے نا سمجھی سے اپنا ہاتھ دیکھا اور پھر نکل گیا۔

دونوں روم میں آئی مگر حجاب خود کو سنبھال چکی تھی۔ہبہ زینب کو پتا تھا کچھ تو ہوا ہے کیونکہ حجاب کے منہ پر انگلیوں کے نشان تھے۔اوہ نو یہ خون کیسے نکلا۔زینب بولی۔کچھ قطرے بیڈ پر تھے اور حجاب کے بال جڑے ہوئے تھے جو کہ شہری کی سفاکی بیان کر رہے تھے۔شہری نے سر بیڈ کی لکڑی میں مارا تھا۔

حجاب سپاٹ لہجے میں بولی۔چلو کھنا کھاو جلدی چلو پھر بال دھو لینا۔ہبہ زینب نے اسے کھڑا کیا شاید کمر میں اب بھی تکلیف تھی وہ بیلٹ بہت خطرناک تھا۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Roshan Mustaqbil| By Sheriyar Qureshi (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حجاب کو سہارا دیکر وہ لا رہی تھی جبکہ شہری منہ ہاتھ دھو کر آ رہا تھا۔ان تینوں کی طرف دیکھے بغیر گزر گیا ۔مگر پیچھے مڑ کر حجاب کے بال ضرور دیکھے تھے

جو خون کی داستان بتا رہے تھے۔منہ ہاتھ دھو کر حجاب ٹیبل پر آ گئی مگر ہبہ زینب کے سہارے۔اپنا دوپٹہ ہبہ نے اسے پہنا دیا تھا کہیں اسکے بال نا کوئی دیکھ لے۔

ماما آئیں ادھر بیٹھیں میرے پاس اسمعیل نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا۔ہم اور حجاب بیٹھ گئی۔اور اسمعیل صاحب خود اٹھ کر اسے کھانا سرف کرنے لگے۔ماما آپ کو میں کھلاتا ہوں حجاب کے بڑھتے ہاتھوں کو وہ روکتے بولا۔

او بھائی ماما کو تنگ مت کر۔ابراھیم غصے سے بولا۔

تجھے کتنی بار کہا ہے میرے کاموں میں مت بولا کر ورنہ ایک کک لگاونگا تجھے ویسے بھی تو مجھ سے فائیٹ میں ہار جاتا ہے۔اسمعیل حجاب کے بریانی کھلاتے بولا۔بس بس بیٹھ جا لوفر شرارتی۔ابراھیم نے منہ بنایا۔

اوہ چل جا کھڑوس اور اپنے اس کھڑوس بھائی کو بھی لے جا احمد کی طرف اشارہ کرتے بولا۔او جا لوفر اور اپنے اس ڈون بھائی کو بھی لیجا۔ابراھیم عبدالقادر کی طرف اشارہ کرتے بولا۔ماما یہ کسی دن مجھ سے مار کھائے گا احمد غصے سے اسمعیل کو دیکھتے بولا جو حجاب کو پانی پلانے میں مصروف تھا۔

یہ پٹی کس چیز کی باندھی ہے عبدالقادر زینب اسکا ہاتھ تھامتے بولی کچھ نہیں ماما بس چوٹ لگی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیسے لگی چوٹ شہری نے خاموشی توڑی۔ پاپا وہ اس دن لڑائی ہوئی تھی انکی لڑکوں سے تو میں نے انھیں مارا تھا اسی دن لگی تھی۔ عبدالقادر بولا۔

انہوں نے پھر تو تنگ نہیں کیا۔ ہبہ غصے سے بولی۔

نہیں وہ گھر آئے تھے پھر ماما کو میں نے بتایا انہوں نے پاپا کو گالی دی ہے بس پھر ماما انکے گھر گئی پچاس ساٹھ فائیٹروں کے ساتھ اور ماما نے کہا اگر آئندہ میرے بچے کو چھیڑا یا میرے شوہر کو کچھ کہا تو قتل کر دونگی وہ سب۔ ڈر گئے عبدالقادر بول کر خاموش ہوا۔ ماما اس دن پہلی بار گھر سے نکلی تھی اگر ماما کو گالی کا پتا نا چلتا تو کبھی نا نکلتی اور مجھے بھی مار پڑتی۔ عبدالقادر تتمہ کلام پورا کرتے بولا۔

شہری کی آنکھیں لال ہو چکی تھی وہ کھڑا ہو گیا اور حجاب کو گھورنے لگا۔ پھر کرسی کو لات مار کر چلا گیا۔

سبنے اس کا جانا نوٹ کیا اور حجاب بس اسے دیکھ رہی تھی۔ شہری کھانا کھالیں کھانے کا کوئی قصور نہیں۔

حجاب سے برداشت نہیں ہوا تھا اور وہ بول پڑی تھی۔

شہری نے پلٹ کر اسے گھورا تو سب کانپ گئے۔

مگر وہ پھر چلا گیا وہ سب کے سامنے تماشا نہیں کرنا چاہتا تھا کیونکہ سب حجاب کے حق میں تھے۔

پاپا پہلے بھی ایسا کرتے تھے احمد افسردہ ہو کر بولا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یار اسکے معاملات میں مت دخل دو وہ بھڑک جائیگا۔

اور عبدالقادر اور احمد آپ دونوں پچھلی باتیں نہیں دھراوگے آئی سمجھ۔ ہبہ نے دونوں کو وارننگ دی۔

صبح سے ناشتہ کیا ہوا ہے اور اب رات ہونے لگی ہے۔

زینب تھکے لہجے میں بولی۔ ماما آپ تو کھائیں حجاب کو اسمعیل نے لقمہ دیتے کہا نہیں بس۔ اور حجاب اٹھنے لگی

کچھ آرام آگیا تھا بیٹھا یہ کھانا ٹرے میں رکھو۔

احمد کو وہ بولی جی ماما۔ اور ٹرے حجاب نے اٹھالی۔

کونسے روم میں ہے شہری۔ حجاب نے پوچھا۔ وہ روم نمبر تین میں ہیں۔ ابراھیم بولا۔ تم کہاں جارہی ہو یہ لیکر۔ ہبہ نے پوچھا۔ شہری کے پاس۔ حجاب نے جواب دیا اور چلدی۔ تم شہری کو اور بھڑکا رہی ہو۔ زینب پریشانی سے بولی۔ مگر اسنے نہیں سنا۔ اور نکل گئی۔

احمد عبدالقادر دونوں چھپ کر جاوا گر پاپا کچھ کریں تو بتانا۔ جلدی ہبہ بولی۔ جی ماما اور دونوں چلے گئے۔

شہری روم میں بیڈ پر لیٹا تھا تو محبوبہ انٹر ہوئی۔

اور ٹرے اسکے ہاتھ میں تھی۔ اسکو دیکھ کر شہری کی انقامی آگ جو اسکو دیکھ کر سرد ہورہی تھی پھر بھڑک اٹھی۔ تم کیوں کیوں آئی ہوں یہاں۔ شہری غصے سے بولا۔ اسنے جواب دئے بغیر ٹرے اسکے پاس رکھ دی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور اسکے پاس ہی بیٹھ گئی۔ جبکہ اسکا یہ انداز دیکھ شہری کو آگ لگ گئی۔ میں کیا کتا ہوں بھونک رہا ہوں تم کیا سمجھتی ہوا تنی آسانی سے تم بچ جاوگی تمہارے برے وقت کا آغاز ہو چکا ہے۔ شہری اسکا منہ بھینچتے بولا۔

جبکہ حجاب نے نوالہ اسکی طرف بڑھا دیا۔

اور شہری تو حیران رہ گیا۔ شہری آپ کھانا کھائیں اسکے بعد جو دل چاہے کر لیجئے گا۔ اور جہاں تک برے وقت کی بات ہے تو وہ ہمیشہ میرے ساتھ رہا ہے بس ایسے ہی چلی جاونگی دنیا سے۔ اسکے آنسو جاری ہو گئے۔ اور شہری تو تڑپ کر رہ گیا۔ حجاب شاہ تم میرے ساتھ مروگی یہ مرنے کی باتیں بند کرو سمجھی تم۔

اسکا منہ چھوڑ دیا اور اسکے آنسو صاف کر دئے۔ تمہیں میں نے منع کیا تھا رونا مت۔ شہری گھور کر بولا۔

پھر نوالہ ہاتھ میں لیا اور حجاب کی طرف بڑھا دیا اور حجاب نے اسکی طرف۔ حجاب کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی۔ جبکہ شہری غصے سے اسے دیکھ رہا تھا۔

چلو بھائی کام ہو گیا۔ اب نہیں لڑیں گے امید ہے۔ احمد نے عبدالقادر کو کہا۔ اوئے تم دونوں یہاں روم کے باہر کیا کر رہے ہو اب تک۔ ابراھیم نے زور سے بولا۔ اوبے وقوف چپ عبدالقادر نے کہا۔ بھائی کیا دیکھ رہے ہو روم میں۔

اسمعیل زور سے بولا۔ اور یہ آواز شہری تک پہنچ گئی تھی۔ کون ہے باہر اندر مرو۔ عبدالقادر اور احمد ڈرتے ہوئے آئے جبکہ ابراھیم اسمعیل رفو چکر ہو گئے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیا کر رہے تھے تم دونوں۔۔ شہری چیخ کر بولا۔ پاپا وہ

ماما نے کہا تھا جا کر دیکھو لڑائی ہوئی تو ہمیں بلا لینا۔

عبدالقادر نے ڈرتے ڈرتے کہا اور حالت یہ تھی کہ دونوں کے ہاتھ میں نوالہ تھا اور ایک دوسرے کے منہ کی طرف تھا۔ جاو دفع ہو جاو تم دونوں ابھی شہری نے انگلی اٹھا کر کہا۔ اور وہ دونوں چلے گئے۔ حجاب شاہ تمنے میرا جینا حرام کر دیا ہے آخری نوالہ کھلا کر وہ بولا۔

اسمعیل ابراھیم دونوں چیختے ہوئے آئے جبکہ دونوں ہبہ سے چپک کر بیٹھے تھے۔ کیا ہوا بیٹا۔ زینب پریشانی سے بولی۔ ان دونوں نے ہمیں پھنسوا دیا آپ نے ہمیں بھیجا تھا۔ ماما کے پیچھے ان دونوں کو پتا تھا پھر بھی انہوں نے جان کر چیخنا شروع کر دیا اور پاپا کو پتا چل گیا کہ ہم باہر کھڑے ہیں۔ پھر کیا ہوا۔ زینب ان دونوں کو گھورتے بولی۔ پھر کیا پاپا نے ہمیں بلایا اور غصہ کیا۔ عبدالقادر مٹھی بھینچتے بولا۔ یہ کیا حرکت کی تم دونوں نے۔ ہبہ نے دونوں کو ہٹاتے بولا۔ ماما مذاق کیا تھا۔ دونوں سر جھکا کر بولے۔ یہ کونسا مذاق تھا چلو۔

چلو معافی مانگو بھائی جان سے۔ زینب نے آرڈر دیا۔

سوری بھائی دونوں سر جھکا کر بولے۔ چلو کوئی بات نہیں عبدالقادر بولا۔ بٹ بھائی غلطی آپ دونوں کی بھی آپ کو کسنے کہا تھا اندر جاو ہماری طرح بھاگ جاتے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اسمعیل عبدالقادر۔کے گلے میں ہاتھ ڈال کر مشورہ دیتے بولا۔توبہ اسمعیل اتنے شرارتی ہو گئے ہو زینب غصے سے اسے دیکھتی بولی۔بتاو کیا ہوا وہاں یہ دونوں نے سب بھلا دیا۔ہبہ اسمعیل ابراھیم کو دیکھتی بولی۔

ماما شروع میں تو پاپا غصے ہوئے اور پھر ماما نے لقمہ پاپا کی طرف بڑھایا پھر پاپا نے اور جب ہم اندر گئے تو آخری نوالہ دونوں ایک دوسرے کو کھلا رہے تھے ماما مسکرا رہی تھی اور پاپا کو بہت غصہ آرہا تھا۔احمد عبدالقادر نے سارا دیکھا گوش گزار کیا۔شکر ہے لڑے نہیں۔ہبہ نے بولا اور اٹھ کر چلی گئی اور زینب اسکے پیچھے قدم اٹھا کر چل پڑی۔جبکہ بچے کھیلنے لگے۔

میم آپ کیا سوچ رہی ہیں۔زینب ہبہ کو مخاطب کرتے بولی۔یہی کہ حجاب کا کیا ہو گا وہ دونوں اب بھی ایک دوسرے سے پیار کرتے ہیں۔ہبہ پر سوچ لہجے میں بولی۔

ہمم میم مجھے نہیں لگتا کہ حجاب کی صرف خوبصورتی شہری کو متاثر کرتی ہے حجاب کچھ اور ہے جس نے شہری کو اسکے قریب کر دیا ہے۔اور وہ ہے حجاب کا مظلوم ہونا اسکا اکیلا ہونا اسکا عبادت گزار ہونا اسکا با ادب ہونا اسکا شہری کا خیال رکھنا بے شک ہمنے شہری کا خیال رکھا ہے مگر حجاب جیسا نہیں۔شہری کئی بار کھانا چھوڑ کر گیا مگر ہمنے اسے اسکے حال پر چھوڑا مگر آپنے دیکھا حجاب کیسے اسکے پیچھے گئی ہے اور پھر وہ خوبصورتی اسکی یہ سب اللہ کی نعمت ہے جسے چاہے دے حجاب ہمسے آگے ہے۔جب اتنا کچھ ایک لڑکی میں جمع ہو جائے تو وہ ہر کسی کو زیر کر سکتی ہے۔زینب اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے بولی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

صحیح کہا تمنے زینب کچھ ہمسے بھی کوتاہی ہوئی ہے ہم شہری کی خوشیوں کے ساتھی ہیں۔ جو ہوا سو ہوا۔

مگر ہم بھی کم نہیں ہے جب ہمنے شہری کو چھوڑنے کی بات کی تھی تو وہ رو پڑا تھا وہ ہمسے کچھ کم پیار نہیں کرتا تمنے دیکھا نہیں شہری نے ہمارے لئے حجاب سے ٹکر لی تھی ہماری خلاف وہ ایک بات بھی نہیں سنتا۔

ہمارے ساتھ اسنے کبھی زیادتی نہیں کی ہمارے بعد کسی لڑکی کی طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھا وہ خود کو ہماری امانت جانتا تھا مگر یہ قسمت کا کھیل ہے حجاب اسکی زندگی میں آگئی۔ حجاب نے خود بتایا تھا کہ شہری اس سے بیزار تھا مگر حجاب کو سکھ دینے کیلیئے اسکے قریب ہو گیا اور ویسے بھی میں احمد عبدالقادر کو بلکل اپنے ابراھیم اسمعیل کی طرح سمجھتی ہوں۔

بلکہ مجھے اسمعیل سب سے پیارا لگتا ہے اور پھر احمد

اور انھیں اپنا بچہ جانتی ہوں اس لئے نہیں چاہتی کہ کوئی بدمزگی ہو۔ ہبہ کھوئے لہجے میں بولی۔

مجھے بھی عبدالقادر اور احمد بلکل ابراھیم اسمعیل جیسے ہیں اور مجھے عبدالقادر اب بھی یاد ہے کیسے وہ پہلے دن ہی مجھ سے چمٹ گیا تھا۔ زینب بولی۔

بس اب جلد سب ٹھیک ہو۔ ہبہ بولی۔ آمین۔ زینب بولی۔

شہری مجھے آپ سے کچھ کہنا ہے حجاب اسکا ہاتھ تھام کر بولی۔ مگر شہری نے اس سے اپنا ہاتھ چھڑا لیا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

شہری ایک بار بات سنیں میں آپ سے شروع دن سے محبت کرتی ہوں آپ کو دھوکا نہیں دیا میں نے اس دن میں سب جھوٹ بول کر گئی تھی میں اپنی تقدیر سے بھاگ رہی تھی مگر تقدیر مجھے پھر آپکے پاس لے آئی ۔

حجاب نے روتے ہوئے کہا مگر شہری خاموش تھا۔

جانتا ہوں سب شہری نے خاموشی توڑتے کہا۔

حجاب آگے بڑھی اور پھر شہری کا ہاتھ تھامنا چاہا۔

شہری نے اسکا ہاتھ پکڑ کر موڑ دیا اور رکھ کر تھپڑ اسکے منہ پر مارا اور پھر اسکے ہاتھ جھٹکا دیکر نیچے پھینک دیا۔اور زور سے ایک کک اسکے پیٹ میں ماری۔

تو حجاب کے آنسو مزید بہنے لگے۔آنسو دیکھ کر شہری کا خون کھول اٹھا بال پکڑ کر اسے کھڑا کیا۔حجاب تم رو نہیں سکتی آٹھ سال میں نے بغیر روئے گزارے تم رو کر اپنا غم ہلکا نہیں کر سکتی فورا اسکے آنسو صاف کر دئے اور پھر اپنا سر اسکے سر میں دے مارا۔حجاب زمین پر گری اور ناک سے خون بہنے لگا۔شہری نے اپنی پینٹ سے بیلٹ کھولی اور حجاب کی ٹانگوں پر بیلٹ برسانے لگا۔

حجاب بس آنسو بہا رہی تھی مگر چیخ نہیں رہی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اچانک ایک بیلٹ شہری نے کمر میں مارا تو حجاب کی چیخ بلند ہو گئی جو صحن میں موجود ہبہ زینب کو سنائی دی

۔دونوں فوراً بھاگی اور روم کا منظر دیکھ حیران رہ گئی بال الجھے ہوئے تھے ناک سے جاری تھا۔

ٹانگیں لرز رہی تھی اور شہری اور شہری نے بیلٹ ہوا

میں لہرائی ہوئی تھی۔ شہری ہبہ چیخ پڑی فوراً آگے بڑھ کر بیلٹ اسکے ہاتھ سے لیا اور زینب نے دوپٹے سے

اسکا خون روکا۔ تم اتنے جنگلی بن چکے ہو جانتے ہو کیا کر رہے ہو۔ کم سے کم بچوں کا خیال کر لو۔ زینب چیخ پڑی

۔معاف۔ کردو اسکو۔ ہبہ شہری کو جھنجوڑتے بولی۔

تم دونوں میرے معاملے میں مت بولو ورنہ اچھا نہیں ہو گا۔ اور یہ بیلٹ ادھر دو اور یہاں سے جاو۔

شہری دونوں کو وارن کرتے بولا۔ نہیں جائینگے دیکھتے ہیں تم اسے کیسے ہاتھ لگاتے ہو زینب سامنے کھڑی

ہو گئی۔ اوہ تو تم بھی اسکی طرح میرا سامنا کرو گی۔

انگلی حجاب کی طرف کرتے بولا۔ شہری بھول جاو سب پلیز ہبہ اسکا ہاتھ تھامتے بولی مگر وہ اسکا ہاتھ جھٹک کر

چلا گیا۔ اور حجاب کو گھورنا نہیں بولا۔

زینب نے فوراً اسکو اٹھا کر بیڈ پر لٹایا۔ سب سے پہلے خون روکا پھر ہبہ نے اسکی قمیض اٹھائی زینب نے روم

لوک کر دیا۔ ہبہ کمر پر جبکہ زینب اسکی ٹانگوں پر مرہم لگا رہی تھی۔ آہ کمر پر ہاتھ لگتے ہی حجاب چیخی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جنگلی انسان ہے یہ ایک نمبر ہبہ بہت غصے سے بولی۔

پتا نہیں کس مٹی کا بنا ہے اب تک نہیں سدھرا۔

زینب بھی بھڑکی ہوئی تھی۔ یار حجاب میری بات سنو تمہارے سامنے جوڑتی ہوں میں پلیز اس سے دور رہو جب تک اسکا غصہ ٹھنڈا نہیں ہوتا۔ ہبہ اسکے منہ پر پانی مارتے بولی۔ تم اسے جانتی نہیں ہو اسکا غصہ یہی وہ غصہ ہے جسنے گل اور معیز کو جلا دیا۔

زینب نے اسے تنبیہ کی۔ کیا شہری شروع سے ایسا ہے۔

حجاب بولی۔ یار جب وہ پہلی بار آیا تھا تو تب بھی اسکا یہی اسٹائل تھا لڑکیوں کے ساتھ اسکے ناجائز تعلقات تھے مگر میں نے اسے ٹرین کیا۔ ہبہ بولی۔ کیا تمنے شہری کو میرے خلاف تیار کیا تھا۔ حجاب نے سوال پوچھا۔

نہیں حجاب میں صرف اس کے ذریعے اپنے کلب کی رونق بڑھانا چاہتی تھی مگر میں نے نہیں جانتی کب اس سے پیار کر بیٹھی یہ محبت کسی بھی ہو جاتی ہے پارٹی کی رات وہ جب اپنی کے ساتھ جا رہا تھا تو مجھے جلن محسوس ہوئی اسی دن مجھے احساس ہوا پھر لاہور فائنل میں گل نے ہمارے ساتھ جھگڑا کیا ہمارے بارے میں گندی باتیں کی جس کی وجہ سے شہری نے اسے فائیٹ میں جان سے مار دیا۔ مجھے ڈر محسوس ہوا کہیں تم اسے نا مار دو میں اسے لڑائی سے الگ رکھنا چاہتی تھی۔ شہری کی مہارت سے تم دھوکا کھا گئی پھر مریم ہمارے پاس آئی پناہ لینے تو شہری نے اس سے کہا کہ وہ ہمارے لئے کام کریگی اور غداری کی صورت میں شہری اسکی عزت

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

۔۔۔آگے ہبہ بول کر خاموش ہوئی جبکہ حجاب کا منہ کھلا رہ گیا۔ پھر تم ہمارے پاس آئی میں شہری کو تمسے چھپانا چاہتی تھی مگر شہری سامنے آیا اور اسنے ہمسب کو صلح آمادہ کر لیا جس دن ہم تمہارے گھر سے نکلے تو معیز ہمارے سامنے آگیا اس نے زینب کے ساتھ زبردستی کی کوشش کی معیز تو مارا گیا مگر میں نے اپنا بچہ کھو دیا اسکی کک میرے پیٹ میں لگی تھی۔ میں نے بہت کوشش کی شہری کو واپس بھیج دوں مگر کر نا سکی کیونکہ مجھے صلح ہوتی نظر آرہی تھی۔ مگر میں نہیں جانتی تھی زینب شہری سے پیار کرنے لگی ہے کیونکہ شہری جیسا بھی تھا ہمارے لئے ایک خوش اخلاق تھا۔ میری زینب سے لڑائی ہوئی اور یہ پہلا موقع تھا جب ہم دونوں نے ایک دوسرے کی مخالفت کی مگر پھر ہم دونوں نے شہری کو ایکسیپٹ کر لیا کیونکہ زینب اور مجھے کوئی مسئلہ نہیں تھا اور پھر شہری بھی سدھر گیا۔ اس نے سب برے کام چھوڑ دیئے۔ ہمیں شہری پر فخر تھا اس کے بعد شہری تمہیں ہمارے سامنے لایا۔ ہبہ بول کر خاموش ہوئی۔ اور پھر ہم دونوں نے طلاق کا فیصلہ کیا مگر شہری کی وضاحت اور مجبوری نے ہمیں مجبور کر دیا مگر پھر ہمنے سوچا تمہیں شہری سے الگ کتنے کیلئے طلاق کی دھمکی دیتے ہیں مگر شہری نے انکار کر دیا اور اسنے سب سچ کھول کر رکھ دیا۔ پھر ہمیں تمہیں بھی ایکسیپٹ کر لیا کیونکہ تمہاری غلطی نہیں تھی مگر پھر تمنے سب خراب کر دیا۔

زینب بول کر خاموش ہوئی۔ حجاب سر جھکا چکی تھی مجھے ہبہ میری وجہ سے تمہارا بچہ چلا گیا۔ اسنے ہبہ کے آگے ہاتھ جوڑ دیئے۔ جو ہونا تھا ہو گیا اگر ایک بچہ گیا تو مجھے اللہ نے چار بچے دیئے۔ ہبہ اسکے ہاتھ کو نیچے کرتے بولی۔ کہیں شہری نے مریم کے ساتھ۔۔۔۔ حجاب نے جملہ ادھورا چھوڑا۔ نہیں حجاب مریم اپنی عزت

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

واپس لیکر گئی شہری ایسی گھٹیا حرکت نہیں کر سکتا وہ سدھر گیا ہے اسنے مجھ سے کہا تھا مریم کو ڈرانے کیلئے یہ سب اسنے کیا تھا مگر مریم نے ہمارے ساتھ برا کیا۔

زینب بولی۔ جو ہو گیا اسے دھرانے کا فائدہ نہیں اب یہ سب ہونا تھا شہری نے ایک خواب دیکھا تھا وہ ایک باغ میں ہے اور ایک آگ اسکے باغ میں لگی مگر وہ ٹھنڈی آگ تھی شہری اس میں کھیلنے لگا پھر وہ آگ اس سے دور ہوئی اور شہری اسکے پیچھے بھاگا مگر وہ آگ غائب ہو گئی اور شہری واپس آیا تو آگ موجود تھی۔

شہری نے اسکی تعبیر بتاتے کہا اسکا کوئی پیار اس سے الگ ہو گا مگر وہ اسکے آس پاس ہو گا اور ایک طول عرصے بعد اسکی ملاقات ہو گی۔ اس دن مجھے پتا چلا شہری خواب کی تعبیر بھی جانتا ہے اور پھر تم الگ ہوئے اور اب ملے ہو شہری کہتا تھا تمنے سب جھوٹ بولا ہے وہ تم اس سے پیار کرتی ہو۔ زینب خاموش ہو گئی۔

حجاب حیران تھی اب بس تم شہری سے دور رہو اور اکیلے مت ہونا ورنہ پھر وہ بھڑکے گا۔ ہبہ نے اسے سمجھایا ۔اور حجاب کو تابعداری سے سر ہلانا پڑا۔

وہ مرہم لگا رہی تھی اچانک روم کا دروازہ کھلا اور شہری روم میں آگیا تم پھر آگئے جاو یہاں سے ہبہ غصے سے بولی۔ جبکہ شہری نے روم لوک کر دیا حجاب کی کمر سے قمیض ہٹی ہوئی تھی اور ٹانگوں سے بھی اور اس پر نیل پڑے تھے۔ جاو زینب چیخی۔ مگر شہری کی نظر اسکے زخم پر جمی ہوئی تھی اور اسکا دل بند ہو رہا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تمہیں شرم نہیں آرہی۔ ہبہ نے اسکی قمیض اور ٹانگوں کو ڈھکا۔ تم دونوں جاو یہاں سے۔ شہری نے الٹا ان پر روپ جھاڑا۔ تاکہ تم پھر اپنا جنگلی پن دکھا سکو۔

زینب طنز کرتے بولی۔ مجھ سے فضول بحث کرو۔ شہری نے وارن کیا۔ ہبہ نے حجاب کو گود میں اٹھالیا چلو زینب اسے لے چلتے ہیں جبکہ شہری سگریٹ سلگا چکا تھا۔

تم اب بھی سگریٹ پیتے ہو۔ زینب حیرانی سے بولی۔

مجھے شوق نہیں پیتا ہوں غم بھلانے کو۔ شہری مسکراتے ہوئے بولا۔ زینب آگے بڑھی اور اس سے سگریٹ لیکر پھینک دی۔ ظالم لڑکی ایک تو تم میری معشوقہ کو اٹھا کر لے جارہے ہو اوپر سے سگریٹ بھی نہیں پینے دے رہی۔ شہری سپاٹ لہجے میں بولا۔ تم آج بھی لوفر ہی ہو تمہیں شرم نہیں آرہی اسطرح کی گھٹیا گفتگو کرتے۔

ہبہ غصے سے بولی۔۔ اب بیوی سے پیار بھری باتیں کرنا بھی جرم ہو گیا۔ شہری کھوئے لہجے میں بولا۔

شہری پلیز نا تنگ کرو یہ زخمی ہے جبکہ حجاب کا سر جھکا ہوا تھا۔ تو مجھے رکھنے دو مرہم۔ شہری شرارت سے بولا ۔ وعدہ۔ کرتا ہوں کوئی تکلیف نہیں دونگا اب جاو تم دونوں۔ شہری بیزاری سے بولا۔ پکا وعدہ۔ زینب بولی۔

ہاں پکا اب جاو۔ دونوں پھر حجاب کو اسکے رحم و کرم پر چھوڑ گئی۔ روم لوک کر کے شہری اسکے پاس آگیا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جبکہ آج حجاب کی آنکھوں میں ڈر تھا۔ شہری نے کمر سے اسکی قمیض اوپر کی اور اس پر مرہم لگانے لگا۔

حجاب کی آنکھوں میں ڈر تھا۔ ڈرو مت حجاب میں تمہاری طرح وعدہ خلافی نہیں کرتا ریلیکس ہو جاو۔

آج لہجہ پیار بھرا تھا پھر اسنے قمیض نیچے کی پھر اسکی ٹانگوں پر مرہم رکھنے لگا حجاب کی آنکھیں بند ہی تھی ۔رات کا ایک بج چکا تھا۔ جلدی ٹھیک ہو جاو بے بی پھر تمہیں نئے زخم دونگا میں۔ شہری اپنے ظالم موڈ میں آچکا تھا جبکہ حجاب کی آنکھیں نم تھی۔

پھر اسے خود میں سمیٹ لیا۔ آٹھ سال تمہارے بغیر اور پھر اسکے رہا ہوں چلو آج یہ رات حسین بناتے ہیں ۔شرارت سے بولکر اسکی آنکھوں پر بوسہ دیا۔ تو حجاب نے آنکھیں کھول دی حجاب نے نکلنے کی کوشش کی تو شہری کو آگ لگ گئی۔ شوہر ہوں تمہارا کوئی عاشق نہیں ہوں۔ زیادہ اداکاری مت کرو۔ پھر اسکے تل پر اپنی مہر لگادی اور پھر اسکے چہرے پر اور پھر اس پر اپنے پیا کی برسات کردی اور ایک حسین رات اختتام کو پہنچ گئی ۔صبح جب شہری کی آنکھ کھلی تو حجاب اسکی باہوں میں تھی پھر اسنے ماتھے پر مہر ثبت کی۔

حجاب نے آنکھ کھولی تو خود کو شہری کی باہوں میں پایا۔ اس نے اپنی نظر کا زاویہ اونچا کیا تو شہری مسکرا رہا تھا ۔جبکہ حجاب کو اسکی مسکراہٹ زہر لگی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور اسنے نکلنے کی کوشش کی مگر شہری نے اپنی گرفت مضبوط کی۔ واہ حجاب بس اتنا ہی مادہ تھا برداشت کا تمنے ہی تو کہا تھا کہ روم میں چل کر جو چاہو کرلو اب کیوں بھاگ رہی ہو۔ اسکی بات کو کسی اور رنگ میں دیتے اسے یاد دلایا مگر حجاب مچلنے لگی۔ تو شہری مسکرا کر انجوائے کرنے لگا۔ حجاب نے اسکو پیچھے دھکیلنے کی کوشش کی تو شہری بولا۔

حجاب تم مجھ سے جیت نہیں سکتی تم جانتی ہو نا اس رات میں نے تمہارا کیا حشر کیا تھا اگر تم ایک منٹ اور رکتی تو اس وقت دوزخ کی سیر کر رہی ہوتی۔

آور پھر اسکے ماتھے پر اپنی مہر ثبت کی۔ اور پھر جھک کر تل پر لگانے لگا مگر حجاب نے اپنے ہاتھ لانے کی کوشش کی تو شہری نے اسکے ہاتھ روک لئے مگر حجاب نے ہونٹ دبا لئے۔ اور یہ دیکھ کر شہری کا قہقہ بلند ہوا ۔ حجاب شوہر کو اسکا حق دینے سے نہیں روکتے میں زبردستی کرتا اچھا نہیں لگوں گا شہری دھمکی دیتے بولا۔ تو حجاب نے خود کو سپرد کرتے آنکھ بند کرلی اور آنسو اسکی آنکھ سے نکلنے لگے مگر شہری بے رحم بنا ہوا تھا اسنے محبت کی مہر تل پر لگا دی۔ شہری مجھے نماز پڑھنی ہے وقت جا رہا ہے۔ حجاب نے لرزتے لہجے میں کہا۔ شہری نے اسے آزاد کر دیا۔ مگر حجاب میں اٹھنے کی ہمت نہیں تھی شہری نے اسے اٹھنے میں مدد دی۔ اسکو واشروم تک لایا پھر اسکے لئے جانماز بچھائی اور حجاب کو بیٹھ کر نماز پڑھنے کی تلقین کی۔ نماز پڑھنے کے بعد حجاب نے دعا کیلیئے ہاتھ اٹھائے آنسو جاری تھے اسنے بس دو دعائیں مانگی ایک گناہ کی معافی دوسرا شوہر کا ساتھ۔ جب وہ

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دعا مانگ کر فارغ ہوئی تو شہری نے اسے گود میں لیکر بیڈ پر لٹایا مگر اسکی آنکھیں نم تھیں شہری نے اسکے آنسو صاف کئے۔ حجاب شہری نے پکارا۔ مگر جواب ندارد۔ حجاب۔ شہری نے پھر پکارا۔

اور کتنی تکلیف دینگے کل سے تکلیف سے دوچار کرر کھا ہے مانا کہ مجھ سے بڑی غلطی ہوئی مگر مجھے آپ سے معافی کی امید بھی تھی اور امید اپنوں سے ہوتی ہے۔

مجھے ٹھیک ہونے دیں پھر جو چاہے کر لیجئے گا طاقت سے زیادہ بوجھ تو اللہ بھی نہیں ڈالتا۔ حجاب روتے ہوئے یہ مضمون ادا کر رہی تھی جبکہ شہری شرم سے پانی پانی ہو چکا تھا آگے بڑھ کر پہلے آنسو صاف کئے اور پھر پیشانی کو چومنے لگا۔ محبت کرتی ہو مجھ سے۔ شہری نے حجاب سے سوال کیا۔ اپنے دل سے پوچھیں۔ حجاب نے آنکھیں کھول کر کہا۔ ناشتہ کر لو ہبہ کی آواز آئی تو شہری فریش ہونے چلا گیا۔ جبکہ حجاب نے ہبہ کو اندر بلا لیا۔ کچھ کہا تو نہیں شہری نے ہبہ نے سوال پوچھا۔

نہیں۔ چلو ناشتے پر۔ اور ہبہ اسکو سہارا دیکر لے گئی۔

آئیں ماما میرے پاس تشریف لائیں۔ اسمعیل نے ہاتھ پکڑ کر بیٹھایا اور پھر کھلانے لگا۔ ماما یہ چیٹنگ ہے ۔ ابراھیم نے دھائی دی۔ کیا مطلب ہبہ نے سوال کیا۔ موم یہ لوفر اسمعیل پہلے ہی سب کا لاڈلہ تھا اور اب اسنے ماما پر قبضہ کر لیا اور اس دن سارے ڈبے یہ سارے کھا گیا تھا۔

اوئے شرم کر میں نے پہلے ماما کو دیکھا تھا اور پھر محنت بھی تھی تم سبکو کھانا سرو کیا تھا اس دن۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اسمعیل نے اسے آئینہ دکھایا ہر قسم کی شرارت یہ لوفر کرتا ہے۔ابراھیم انگلی اسکی طرف کرتے بولا۔

خبردار جو اسمعیل کو کسی نے کچھ کہا۔حجاب نے وارننگ دی۔ تھینکس ماما اسمعیل اس سے چمٹ کر بولا۔

ماما اور عبدالقادر تم دونوں اسے بگاڑو گے۔احمد غصے سے اسمعیل کو دیکھتے بولا۔بھائی بچوں کو خوش رکھنا سیکھیں بیجا پابندی اچھی نہیں ہوتی انھیں کھیلنے کا موقع دیں عبدالقادر نے احمد کو ٹوکا۔

تمہیں پتا نہیں ہے اس لئے چپ رہو۔احمد نے تحمل سے جواب دیا۔بھائی آپ بچپن میں خود تو کھڑوس تھے ہی دوسروں کو بھی بنانا چاہتے ہیں۔عبدالقادر بولا آپ بچپن میں بھی میرے ساتھ نہیں کھیلتے تھے۔پھر مجھ سے مار کھاتے تھے تو پاپا کے پاس چلے جاتے تھے اور جب میں کوئی چیز لیتا تو آپ کہتے بڑا بھائی ہوں۔

عبدالقادر مسکرا کر بولا۔تو کیا میں بڑا نہیں ہوں۔

احمد اسے گھور کر بولا۔بھائی آپ بڑے ہیں مگر کچھ زیادہ بڑا بننا چاہتے ہیں۔آپ یہ فری فنڈ۔کی روک ٹوک اور جذباتی پن سے باہر نکلیں اور حقیقت کو مان لیں ورنہ آپ سے بھی وہی غلطی ہو گی جو اوروں سے ہوئی تھی۔عبدالقادر حجاب کی طرف نظر کرتے بولا تو سب دنگ رہ گئے۔اپنے بیٹے کے ہاتھوں بے عزتی۔

۔حجاب کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوئے۔موم موم احمد کھڑا ہو گیا کیا مطلب تمہارا عبدالقادر کے پاس آکر وہ بولا۔میرا وہی مطلب ہے جو آپ سمجھ رہے ہیں عبدالقادر بولا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

احمد نے رکھ کر تھپڑ اسکے گال پر دے مارا۔ تمہاری ہمت کیسے ہوئی موم کیساتھ بکواس کرنے کی تمہاری اوقات کیا ہے۔ احمد چیخ پڑا۔ بھائی آپ حقیقت ماننا سیکھیں موم کی غلطی بھی حقیقت ہے۔ عبدالقادر بولا۔

تم اپنی زبان قابو رکھو ورنہ میں تمہارا منہ توڑ دونگا تم ڈون باہر ہو گے یہاں نہیں تمہاری وجہ سے موم کی آنکھوں میں آنسو آئے ہیں۔ احمد نے ایک اور تھپڑ مارا۔ زینب فوراً آگے بڑھی احمد بس۔ اور عبدالقادر آپ اپنی ماما کو غلط نہیں کہہ سکتے۔ زینب نے اسے سمجھایا۔

جانتا ہوں موم مگر بن باپ کے پلنا گیارہ سال تک گھر میں قید رہنا یہ وہ لوگ نہیں جانتے جو بیس منٹ بڑے ہونے کا روب جماتے ہیں اور تمہیں بھی کوئی حق نہیں تھا احمد پاپا سے دو سال تک میری حقیقت چھپانے کا۔

عبدالقادر آگے بڑھا اور دو تھپڑ احمد کو رسید کئے اور

روتا ہوا چلا گیا۔ پاپا شہری کے گلے لگ گیا۔ پاپا میں نے

زندگی آپ کے بغیر بہت بری گزاری ہے میں نے آپکو بہت یاد کیا۔ میرے بچے میں نے بھی بس اب رونا بند کرو۔

اوہ یہ نشان گال پر کسنے مارا آپکو۔۔ شہری چیخ پڑا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پاپااحمد بھائی نے میں نے اس سے کہا کہ جذباتی نا بنو اور حقیقت مانا کرو ورنہ تم بھی دوسروں کی غلطی کروگے تو انہوں نے مارا۔ چلو میرے ساتھ شہری غصے سے بولا۔احمد تمہاری ہمت کیسے ہوئی عبدالقادر پہ ہاتھ اٹھانے چھری چیختا ہوا احمد کی طرف آرہا تھا مگر اس سے پہلے ہبہ راستے میں حائل ہوئی۔احمد تم اپنے آپ کو سدھار لو پہلے بھی تمنے عبدالقادر کے حوالے دے جھوٹ بولا تھا میں برداشت کر گیا مگر اب تمنے عبدالقادر کو ہاتھ بھی لگایا تو میں تمہارے ہاتھ توڑ دونگا۔

شہری نے غصے سے مضمون ادا کیا۔تو پاپا یہ بھی مجھے دو تھپڑ مار کر گیا ہے اور دوسری بات اسے سمجھائیں کے ماما سے بدتمیزی نا کرے ورنہ میں اسکا منہ توڑ دونگا اسکو کیا حق پہنچتا ہے ماما کے ساتھ بکواس کرنے کا احمد نے بھی روتے ہوئے مضمون ادا کیا۔

اور تمہیں بھی کوئی حق نہیں تھا مجھ سے جھوٹ بولنے کا اور تمہیں پتا ہے کس قدر مشکلات سے گزرا عبدالقادر اندازہ ہے تمہیں۔ شہری چیخ کر بولا۔ میں بس مجھے پتا ہے مگر میں بس اتنا جانتا ہوں ماما سے آئندہ بدتمیزی نا کرے۔احمد نے عبدالقادر کی طرف اشارہ کیا۔

اوہ تو حجاب لڑائی جھگڑا تمہاری وجہ سے ہوا ہے تم نکلو میرے گھر سے تمہیں آئے ایک دن نہیں ہوا اور تمنے میرے گھر میں لڑائی کروادی اب کس پلین سے میرا گھر برباد کرنے آئی نکل جاو۔شہری انگلی کو دروازے کی طرف موڑتے بولا تو حجاب کے آنسو اور بہنے لگے لڑکھڑاتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی میں جارہی ہوں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

عبدالقادر کو تمہارے حوالے کرتی ہوں اور دروازے کی طرف جانے لگی۔۔ماما رکیں کہاں جارہی ہیں۔رکو حجاب کیا بے وقوفی ہے یہ زینب آگے آئی۔۔جانے دو مجھے میں منحوس ہوں شاید۔حجاب نے روتے ہوئے کہا۔ہبہ آگے آئی اور اسکے کندھے پر نس دبا کر اسے بیہوش کیا اور اسے اٹھا کر لے گئی۔شہری بھی غصے میں گھر سے باہر چلا گیا۔یہ سب اسکی وجہ سے ہوا ہے یہ خبیث چاہتا ہے ماما کو سزا ہو تاکہ ماما پھر سے تکلیف میں آئیں۔احمد روتے ہوئے بولا۔میری وجہ سے نہیں آپ کے جذباتی پن کی وجہ سے آپکو پتا نہیں جھگڑا کیسے رکواتے ہیں اور خود پر قابو رکھتے ہیں۔عبدالقادر بول کر حجاب کی طرف چل دیا۔احمد آپکی غلطی ہے۔

زینب نے اسے آئینہ دکھایا اور چلدی۔

آئیں بھائی اندر چلیں ماما کے پاس۔ہم اتنے سمجھدار تو نہیں مگر اتنا پتا ہے آپکو بھائی عبدالقادر پر ہاتھ نہیں اٹھانا تھا۔اور دونوں کے ساتھ احمد بھی چل پڑا۔

پانی مار کر حجاب ہوش میں آئی تو عبدالقادر کو آنسو بہاتے دیکھا ایم سوری ماما میرا آپکو ہرٹ کرنے کا مقصد نہیں تھا اور نا میں آپ کے ساتھ بدتمیزی کر سکتا ہوں میں تو بس سمجھا رہا تھا ایم سوری مجھے معاف کردیں ۔عبدالقادر اسکے گلے لگ گیا۔میرا بچہ چپ ہو جاو بس میں جانتی ہوں میرا بچہ کتنا باادب ہے۔مگر آپکو بھائی پر ہاتھ نہیں اٹھانا تھا آپ بھی مجھے معاف کردیں آپ کے ساتھ کافی زیادتی ہوئی ہے۔حجاب نے روتے ہوئے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Roshan Mustaqbil| By Sheriyar Qureshi (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کہا۔کوئی بات نہیں ماما۔ مگر بیٹا تمہیں بھائی پر ہاتھ نہیں اٹھانا تھا آپکو پتا ہے نا وہ آپ سے بڑے ہیں اور احمد تم تمسے مجھے یہ امید نہیں تھی

چلو اٹھو اور ایک دوسرے سے معافی مانگو۔ ہبہ نے صلح کا حکم دیا تو عبدالقادر آگے بڑھا سوری بھائی۔ تم بھی مجھے معاف کر دو تم ٹھیک کہتے ہو جذبات مجھ میں سخت ہیں مگر یہ سختی آپ دونوں کی وجہ سے ہے میں نے آپ دونوں کو ہر وقت یاد کیا ہے احمد روتے ہوئے عبدالقادر کے گلے لگا۔ عبدالقادر جاؤ اور ماما کے کپڑے لے آو گھر سے۔ حجاب نے آرڈر جاری کر دیا۔

چاروں بچے سارا سامان لے آئے۔ چلو اب اسے روم تین میں سیٹ کر دو۔ ہبہ نے آرڈر دیا۔

دوپہر کا ٹائم ہو گیا کھانے کا ٹیبل لگ گیا۔ مگر شہری نہیں آیا اور پھر رات کے کھانے پر وہ موجود تھا۔

اور سامنے ہی وہ دشمن جان بھی جلوہ افروز تھی اور آج بھرپور ہتھیار سے لیس تھی۔ گرین کلر کے فراک پر دوپٹہ لئے وہ بے حد حسین لگ رہی تھی۔ واو ماما آج تو آپ بہت پیاری لگ رہی ہے کسی کی نظر نا لگے عبدالقادر بولا جبکہ اسمعیل صاحب نے اسکا زمین پر پڑا دوپٹہ اٹھایا اور ابراھیم اسکو کھانا کھلا رہا تھا۔ اوئے ہٹ چیٹنگ باز اسمعیل ابراھیم کو دیکھتے بولا۔ او بھائی تو دوپٹہ سیٹ کرنے میں مگن ہے ماما کیا بھوکی رہینگی ۔ابراھیم نے دلیل پیش کی۔ اوہ دوپٹہ سیٹ کر رہا ہوں جہاز نہیں جو تو میری جگہ لے لے ہٹ جاو ورنہ یہ سارا جوس تجھ پر الٹ دونگا۔ الٹ دو اسمعیل تین دن سے یہ نہایا نہیں ہے۔ او کے بھائی اور اسمعیل نے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ساتھ سامنے ابراھیم پر الٹ دیا اور ابراھیم نے بھی جوابی کاروائی کی۔ حیرانی تو تب ہوئی جب احمد نے اپنا جوس کا گلاس عبدالقادر پر الٹا۔ میرے بھائی کو گیلا کروایا اب تم بھی گیلے ہو عبدالقادر نے بھی جوابی کاروائی کی جبکہ اس دوران زینب ہبہ بھی بھیگ چکی تھی ایسی شرارت اس گھر میں عام تھی شہری کچھ نہیں کہا کرتا تھا ۔وہ بھی انجوائے کرتا تھا۔ مگر آج وہ خاموش تھا اور سامنے حجاب بھی اپنے کام میں مصروف تھی۔ چلیں ماما آپ بھی گیلی ہو جائیں۔ عبدالقادر حجاب کو مخاطب کرتے بولا۔ نہیں بھائی ماما پر نہیں پھینکنا اسمعیل نے روک دیا۔ چلو سب کپڑے بدلو فریش ہو جاو۔ ہبہ بولی۔ چلو اس بہانے ابراھیم نہالے گا۔ اسمعیل نے اسکو انگلی دکھائی۔ اور میز پر صرف حجاب اور شہری رہ گئے۔

آمنے سامنے حجاب پھر ایک بار شہری کے رحم و کرم پر تھی۔ نظر اٹھائی تو وہ حجاب کو ہی دیکھ رہا تھا۔

شہری کو اپنی طرف گھورتا دیکھ وہ نظریں جھکا گئی۔

وہ جانتی تھی شہری کن نظروں سے اسے دیکھ رہا ھا۔

رات کا پہر تھا بچے سو چکے تھے اور یہ دونوں ٹیبل پر موجود تھے حجاب بھی فارغ ہو ہی چکی تھی۔ اسنے پھر نظر شہری کی طرف اٹھا دی مگر اس بار حجاب کا پارہ بھی ہائی ہو گیا کیونکہ شہری سگریٹ کے کش لگا کر

اسے دیکھے جا رہے تھا حجاب نے اسے گھورنا شروع کر دیا۔ جبکہ شہری کی مسکراہٹ اور دراز ہو گئی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ایک سگریٹ ختم کر کے اسنے دوسری سلگالی۔ تو حجاب کا صبر جواب دے گیا۔ آپ اب بھی سگریٹ پیتے ہیں شرم نہیں آرہی۔ حجاب مٹھی بھینچتے بولی۔

یہ کبھی نہیں سدھر سکتا۔ ہبہ زینب نے بھی انٹری ماری بچوں کو سلا کر وہ بھی آگئی تھیں۔ اگر کسی بچے نے دیکھ لیا تو کیا اثر پڑیگا۔ زینب افسوس سے بولی۔

بچے سو رہے ہیں۔ شہری نے کش لگا کر کہا۔ مجھ سے تو تمنے چھڑوادی تھی اور خود پیتے ہو۔ ہبہ طنز کرتے بولی میں تمہارا سر براہ ہوں آئی سمجھ۔ شہری نے اسے جواب دیا۔ اور تمہارا سر براہ بھی ہے کوئی۔ زینب طنز کرتے بولی۔ ہمم۔ پر تم میری سر براہ نہیں ہوں۔ شہری زینب کو آنکھ مارتے بولا۔ انسے بحث کرنا ہی فضول ہے ۔ حجاب اپنے انداز میں آگئی تھی۔ ارے واہ ڈارلنگ تمہاری زبان بھی چلنے لگ گئی ہے بد تمیز لوگوں کے ساتھ رہو گی تو بد تمیز ہی بنو گی اور اگر میرے ساتھ رہو گی تو تمیز دار بنو گی۔ خربوزے کو دیکھ کر خربوزہ رنگ بدلتا ہے بے بی۔ شہری اسکی بات کو کسی خاطر میں نالا کر

مسکراتے بولا۔ بد تمیز کس کو کہا ہے اور یہ کتنی گھٹیا لینگوچ یوز کر رہے ہو تم۔ پہلے تو نہیں کرتے تھے۔ ہبہ اسے گھور کر بولی۔ بس آج دل چاہ رہا ہے حجاب کو گھور کر دیکھتے ہوئے بولا۔ حجاب نے غصے سے مٹھی بھینچ لی۔

حجاب سگریٹ پیو گی۔ شہری سگریٹ نکال کر بولا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مجھے تو یہ زہر لگتی ہے۔حجاب حقارت سے سگریٹ کو دیکھ کر بولی۔اچھا اس دن تو بڑے مزے سے پی رہی تھی کیا انداز تھا تمہارا کش لگانے کا۔شہری اسی دن کو یاد دلاتے بولا تو حجاب شرمندہ ہو گئی۔شہری بھول جاو وہ دن۔ہبہ نے اسے سمجھایا۔تم مدد کرو میری شاید میں بھول جاوں۔ہبہ کو آنکھ مار کر بولا تو تینوں کا منہ کھل گیا۔بے شرمی کی انتہا ہے۔زینب افسوس سے اسے دیکھ کر بولی۔یہ بے شرمی کیا ہوتی ہے۔شہری زینب کی طرف معصوم چہرہ بنا کر بولا۔آپ اس وقت جو کچھ کر رہے ہیں وہی بے شرمی ہے۔حجاب نے جواب دیا۔

میری بلی مجھے میاوں۔شہری حجاب کی طرف دیکھ کر بولا۔سمجھا رہی ہوں آپکو۔۔حجاب نے سر جھکا کر کہا ۔تم پر میرا سب سے زیادہ احسان ہے شکر کرو اس دن میں نے تم پر گن نہیں چلائی ورنہ شوہر کو مارنے کے جرم میں تم جہنم کی آگ میں جل رہی ہوتی۔

حجاب کی طرف مسکرا کر دیکھتے بولا۔آپکا بہت شکریہ حجاب نے بھی مسکرا کر کہا۔ہم اسی طرح میری فرمابرداری کرو گی تو سیدھا جنت میں جاوگی۔

شہری مسکرا کر بولا۔ویسے کیا تعلیم دی ہے تمنے عبدالقادر کو۔شہری سنجیدہ ہو کر بولا۔حفظ کیا ہے میرے پاس۔حجاب نے جواب دیا۔گڈ شہری نے کہا۔

اور احمد ابراھیم اسمعیل حجاب نے پوچھا۔احمد بھی حفظ کر چکا ہے اور ابراھیم اسمعیل نے ناظرہ ختم کیا ہے ۔زینب بولی۔ہمم صحیح۔گڈ حجاب نے مسکراتے کہا۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Roshan Mustaqbil| By Sheriyar Qureshi (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ٹھیک ہے پھر ابراھیم اسمعیل کو حفظ شروع کرواؤ اور عبدالقادر اور احمد کو علوم و فنون کی کتابیں شروع کروادو۔ وقت ضائع کرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ شہری نے آرڈر جاری کر دیا۔ تم دونوں انھیں علوم و فنون سکھادو۔

زینب حجاب کو مخاطب کرتے بولا اور ہبہ تم حفظ شروع کروادو۔ ٹھیک ہے کل سے۔ ابتدا کرتے ہیں ہبہ پرجوش ہو کر بولی۔ اور ہاں جدید علوم بھی اور خاص طور پر انگلش بھی اچھی ہو جائے۔ ہبہ کو آرڈر دیا۔

آپ کچھ نہیں سکھائیں گے۔ حجاب نے پوچھا۔ میں ساتھ رہونگا جہاں ضرورت ہوئی میں بھی سکھاونگا۔

اور فائیٹ احمد اور عبدالقادر سکھادینگے۔ شہری بولا۔

اور اگلے اسٹیپ ہم ملکران چاروں کو سکھادیں گے۔

شہری پرعزم لہجے میں بولا۔ جبکہ حجاب خوش تھی کیونکہ شہری اسے ایکسیپٹ کر چکا تھا۔ معاف پتا نہیں کب کریں گے۔ حجاب دل میں سوچتے بولی۔

ایم سوری حجاب۔ شہری کی آواز آئی جبکہ ہبہ زینب نے حیرانی سے شہری کو دیکھا۔ مجھے تمہیں گھر سے نہیں نکالنا چاہئے تھا اور بچوں کے سامنے ذلیل نہیں کرنا چاہئے تھا۔ جتنا ہبہ زینب کا حق ہے اتنا تمہارا بھی ہے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

شہری بول کر خاموش ہوا۔ کیا آپ مجھے معاف کر چکے ہیں۔ حجاب مسکراتے بولی۔ نو حجاب میں نے تمہیں معاف نہیں کیا بس زیادتی کی معافی مانگی ہے۔ شہری کہتے ہی اٹھ کر چلا گیا۔ جبکہ حجاب کے آنسو رواہو گئے ۔ تم فکر مت کرو معاف کر دیگا اب امید ہے تمہیں کوئی تکلیف نہیں دیگا۔ ہبہ زینب نے اسکی ڈھارس بندھائی۔

اگلے دن گھر امن کا سمندر تھا ابراھیم اسمعیل حفظ کی ابتدا کر رہے تھے اور عبد القادر اور احمد نئے علوم کی۔ا۔ کو باہر جانے کی ضرورت نہیں تھی کیونکہ سب انکے گھر موجود تھا اور شہری اپنے بچوں کو گھر پر ہی ٹرین کرنا چاہتا تھا وہ جانتا تھا یہ زمانہ کتنا برا ہے اس زمانے کی رنگینی میں وہ گم ہو چکا تھا مگر اپنے بچوں کو اس سے دور رکھنا چاہتا تھا۔ وہ اوپر کھڑا نیچے کا منظر دیکھ رہا تھا گھر میں قرآن و حدیث ہی کی آواز آرہی تھی۔ ہبہ زینب اور حجاب تینوں ہی ڈریسنگ کر کے آئی تھی آخران کے بچوں کا نیا آغاز تھا۔ شہری کے ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی اس گھر میں سب ہی نمازی تھے سوائے شہری کے وہ دنیا کی رنگینی میں گم تھا۔ اچانک حجاب نے اوپر نگاہ اٹھائی تو شہری کو مسکراتے پایا۔ تو اسنے بھی جوابا مسکراہٹ پاس کر دی مگر شہری کی مسکراہٹ اسکو دیکھ کر غائب ہو گئی اور وہ وہاں سے اپنے روم میں آگیا۔ حجاب میں تمہیں معاف کرنا چاہتا ہوں مگر میری انا میرے سامنے آجاتی ہے تمنے عبد القادر کی جیسی تربیت کی ہے میں تمہیں مزید کوئی تکلیف نہیں دے سکتا۔ میں بھی تو اتنے سالوں سے اللہ کی نافرمانی کر رہا ہوں مگر اسنے مجھے سزا نہیں دی تو مجھے بھی تمسے انتقامی رویہ نہیں رکھنا چاہئے میں تمہیں معاف کر دونگا۔ وہ اپنے آپ سے باتیں کر رہا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دوپہر کے بعد اسمعیل ابراھیم فائیٹ سیکھ رہے تھے اور احمد اور عبدالقادر انھیں گائیڈ کر رہے تھے۔

شاباش اسمعیل جب یہ پنچ مارے سر جھکا کر کک مارنا۔عبدالقادر اسے شہری دے رہا تھا۔اور اسمعیل پورے جوش سے لگا ہوا تھا۔چاروں بہت خوش تھے۔

بھائی میں فائیٹر بن جاونگانا۔اسمعیل بولا۔محنت کروگے تو بہت اچھے فائیٹر بنوگے بلکہ سب سے بڑے بلکل پاپا کی طرح۔عبدالقادر نے اسکے سر پر ہاتھ پھیرا۔

فائیٹ صرف حفاظت کیلیئے سیکھو ہم کوئی کپ نہیں جیتیں گے۔احمد نے خبردار کیا۔ہاں بھائی صحیح کہا۔

عبدالقادر نے سر ہلایا مگر بیسٹ فائیٹر ہیں پاپا ہی ہیں۔عبدالقادر بولا۔ماماہیں احمد بولا۔چلو ماما حجاب سے ہی پوچھ لو۔ماما آپ چاروں میں بیسٹ فائیٹر کون ہے۔

اسمعیل نے پوچھا۔بیٹا ہبہ مجھ سے بڑی فائیٹر ہیں اور حجاب ماما ہبہ سے۔زینب نے جواب دیا۔ماما حجاب ماما بڑی فائیٹر ہیں یا پاپا۔ابراھیم نے پوچھا۔

بیٹا آپکے پاپا بڑے فائیٹر ہیں پہلے میں تھی۔حجاب نے حقیقت کا اقرار کرتے کہا۔بیٹا یہ جو عورتیں ہوتی ہے نا ان سے بڑا فائیٹر کوئی نہیں ہوتا۔شہری نے انگلی کا اشارہ کرتے کہا۔پاپا آپ۔اسمعیل جاکر شہری کی گود میں چڑھ گیا اور شہری نے بھی اسے اٹھالیا۔اوہ بھائی شرم کر اتنا بڑا ہو گیا ہے اور اب بھی گود میں جاتا ہے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تیرا بس چلے تو فیڈر لگا کر دودھ پیلے۔ ابراھیم غصے سے بولا۔ جل مت۔ اسمعیل نے انگوٹھا دکھایا۔

یہ عورت کسکو کہا ہے تمنے۔ ہبہ گھور کر شہری کو بولی۔ تمھیں ہی کہا ہے روزانہ ڈائیٹ ایکسرسائز کر کے تم موٹی آنٹی بھلے نا بنو مگر اپنی عمر نہیں بدل سکتی۔

بڈھا آدمی کالے بال کر کے جوان نہیں ہو سکتا۔

شہری نے ہبہ کو دیکھا جسکو زمانہ چھو کر نیں گزرا تھا وہ اب بھی ویسی ہی تھی۔ اور تم بھی آدمی ہو کوئی لڑکے نہیں۔ زینب نے وارن کیا۔ لگتا تو لڑکا ہی ہوں نا۔

شہری اپنے بال سیٹ کرتے بولا۔ ہم بھی لڑکیاں ہی لگتی ہیں۔ حجاب نے جواب دیا۔ ہمم صحیح مگر اب میں ان نمونیوں سے تنگ آگیا ہوں کوئی بیس سال کی لڑکی ڈھونڈتا ہوں۔ شہری کھوئے لہجے میں بولا تو ہبہ آگے بڑھی اور ایک کک شہری کے پیٹ میں دے ماری۔ اوئی ظالم کھڑوس حسینہ۔ مار کھاؤ گی۔ شہری منہ کھولتے بولا ۔ یہ مرد ایسے ہی ہوتے ہیں۔ زینب غصے سے بولی۔

کیسے ہینڈسم حسین دل کے مالک۔ شہری نے اپنی طرف اشارہ کیا۔ زینب آگے بڑھی اور اسکے سارے بال بگاڑ دیے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اچھا بچو آپ میں سے کون چاہتا ہے نئی ماما آئے۔اسمعیل ابراھیم اور عبد القادر نے ہاتھ کھڑا کر دیا جبکہ احمد تینوں کو گھور کر دیکھنے لگا۔۔چلو جی میں جیت گیا تین ووٹ میری طرف ہیں اور احمد کا ایک ووٹ تمہاری طرف ہے۔حجاب نے اپنا پانی کا گلاس شہری طرف پھینک دیا۔تم تینوں کو تو میں بتاونگی۔

ہبہ گھورتے ہوئے بولی۔ماما پاپا نے ہمیں تین ہزار روپے دینے ہیں فری میں ہاں نہیں کی میں نے اسمعیل شہری کے گال پر کس کرتے بولا۔بد تمیز تم تینوں ہو ہی لالچی احمد غصے سے بولا۔یہ عدالت اس فیصلے پر پہنچی ہے لہ مسٹر شہریار کو آگے شادی کی اجازت ہے اور مس ہبہ زینب حجاب کو اپنی ہار تسلیم کر لینی چاہیے ۔شہری جج کے انداز میں گویا ہوا جبکہ ہبہ زینب کاٹ کھانے والی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی اور حجاب اپنا منہ پھیر چکی تھی۔آو بچو ہم شادی کی پلیننگ کرتے ہیں جو آپ بولو گے وہی ڈش ہو گی اور سب مخالفوں کو بھی دعوت ہے شہری آنکھ مار کر تینوں کو لیکر نکل گیا۔

احمد بھائی ہماری ٹیم میں آجاو انجوائے کرو گے۔

ابراھیم نے اسے بلانے کی کوشش کی چلو یار میں بھی آتا ہوں تمہاری طرف احمد نے بھی پارٹی بدل لی۔

ہاہاہا شاباش احمد آپ نے پارٹی بدل کر عقلمندی کا ثبوت دیا ہے ورنہ اس سے قبل آپ بے وقوفوں کی دنیا میں تھے۔شہری نے مڑ کر کہا۔احمد تم بھی۔حجاب غصے سے بولی موم میں بھی لڑکا ہوں ہو سکتا ہے مجھے دو کرنی پڑیں اس لئے مجھے پاپا کے ساتھ ہونا چاہیئے۔اس کے علاوہ آپکا بیٹا آپ کی خدمت میں حاضر ہے۔احمد بھی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

شہری کی طرف چل دیا۔ مجھے تمہاری ضرورت نہیں دفع ہو جاو حجاب چیخ اٹھی۔ جلنے والے کا منہ کالا شہری حجاب کو آنکھ مارتے بولا اور چلا گیا۔

حجاب کو آئے پندرہ دن ہو چکے تھے مگر شہری نے اسکی طرف دیکھنا چھوڑ دیا تھا وہ بس ہبہ زینب کے ساتھ وقت گزار رہا تھا جبکہ حجاب کو یہ بات دکھ دے رہی تھی اس سے اچھا تو یہ ہی تھا شہری مجھے تکلیف دیتے کم سے کم میرے پاس ہوتے میں شہری سے بات کرونگی بہت ہو گیا میرا ابھی پورا حق ہے۔ وہ آنسو صاف کرتے بولی۔ آج رات کے کھانے میں سب بیٹھے تھے مگر آج حجاب شہری کے ساتھ آکر بیٹھ گئی تھی۔ ہبہ زینب نے یہ بات نوٹ کی تھی۔ شہری نے کھانے کیلئے ہاتھ بڑھایا تو حجاب نے روک لیا وہ جانتی تھی شہری اب اسے تکلیف نہیں دیگا بس اسے تڑپائیگا اس سے دور ہو گا اور یہی بات حجاب کو آگ لگا رہی تھی۔ جب حجاب اس سے دور ہوتی تھی تو وہ اسکو جلانے کیلئے قریب آتا تھا اور اب دور ہو کر اسے جلا رہا تھا۔ شہری نے اپنے ہاتھ کو حجاب کے ہاتھ میں دیکھا تو حیران ہوا۔ حجاب نے لقمہ شہری کے منہ کی طرف بڑھا دیا تو مروت میں شہری کو کھانا پڑا سب کے سامنے اسکی انسلٹ نہیں کر سکتا تھا۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Roshan Mustaqbil| By Sheriyar Qureshi (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پھر مگر شہری نے نوالہ نہیں کھلایا جس سے حجاب کو دکھ ہوا۔ پاپا آپ بھی کھلائیں۔اس دن بھی تو کھلا رہے تھے۔عبدالقادر بولا۔وہ روم تھا یہ روم نہیں ہے۔شہری نے جواب دیا۔اور یہ سب ہبہ زینب کی وجہ سے تھا

۔

حجاب نے ہی شہری کو کھلایا اور پانی بھی اپنے ہاتھ سے ہی پلا دیا۔سب اپنے اپنے کام میں مصروف تھے۔

کھانے کے بعد شہری اٹھ کر چلا گیا۔اور حجاب روم میں آگئی اور تیاری کرنے لگی ریڈ فراک ریڈ پاجامہ اور زیورات لیپسٹک لگائی۔زیورات پہنے۔آج دیکھتی ہوں کہیں اور کیسے جاتے ہیں گیارہ بجے کا ٹائم تھا۔شہری ہبہ کے روم کی طرف بڑھ رہا تھا۔مگر گزرا اسکا روم نمبر تین سے تھا وہ روم نمبر تین سے گزر رہا تھا اچانک کچھ چھنکنے کی آواز آئی اور آئی روم نمبر تین سے تھی اور حجاب کا روم تھا۔یہ کیسی آواز ہے دل تو نہیں کر رہا تھا۔

مگر جانا پڑا روم کا دروازہ پہلے ہی کھلا تھا۔شہری جیسے ہی انٹر ہوا تو حیران ہوا روم میں کوئی نہیں تھا اور حجاب دروازے کے پیچھے تھی۔اچانک کسی نے شہری کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور شہری ہوش سے بیگانہ ہو گیا ۔حجاب نے اسے اٹھا کر بیڈ پر لٹا دیا اور روم لوک کر دیا۔حجاب سب برداشت کر سکتی ہے مگر کوئی اور اسکا حق لے کبھی نہیں۔شہری کے ماتھے پر بوسہ دیا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

قریباد و گھنٹے بعد شہری کی آنکھ کھلی۔ تو خود کو روم نمبر تین میں تھا اور مگر روم خالی تھا۔ سیکنڈ سے بھی کم وقفہ میں چوڑی کھنکنے کی آواز آئی اور وہ دشمن جان ڈریسنگ روم سے آئی تھی۔ اور شہری اسکے حسن میں گم ہو چکا تھا۔ وہ کوئی پری لگ رہی تھی۔

بیڈ پر اسکے پاس آکر بیٹھ گئی اور شہری کا ہاتھ تھام لیا۔ یہ کیا گھٹیا حرکت تھی حجاب۔ شہری اس سے ہاتھ چھڑا کر بولا اور روم سے باہر جانے لگا۔ تو حجاب راستے میں آگئی۔ آج آپ یہی رات گزاریں گے۔ حجاب نے پیار بھرے لہجے میں کہا۔ حجاب راستے سے ہٹو۔ ورنہ اچھا نہیں ہو گا۔ شہری دھمکی دیتے بولا۔ کیا کریں گے آپ ماریں گے ماریں بلکہ آپکو بیلٹ لا کر دیتی ہوں اس سے ماریں جتنا دل چاہے ماریں نئے زخم دیں مجھے مگر مجھے میرا حق چاہیئے۔ حجاب شاہ آپکی ہر سزا برداشت کریگی مگر اپنا حق کسی کو نہیں دیگی سمجھ گئے آپ

پہلی بار وہ اپنے اکھڑ انداز میں شہری کے سامنے تھی۔

واہ حجاب شاہ کس چیز کا حق آٹھ سال میرا حق مارا ہے تمنے وہ کون دیگا تمسے پندرہ دن بھی صبر نہیں ہوا میں تمہیں تڑپاؤنگا تمسے کہا تھا نا تم تڑپو گی۔

شہری اسکے بال جکڑتے بولا اور پھر اسکو اپنے حصار میں قید کر لیا پھر اسے چھوڑ کر جانے لگا تو حجاب اسکے پیر میں پڑ گئی۔ معاف کر دیں نہیں برداشت ہوتا مجھ سے ہاں میں پندرہ میں ہی تھک گئی ہوں نہیں برداشت کر سکتی آپ سے دوری۔ وہ روے جا رہی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ایک جھٹکے سے شہری نے اسے کھڑا کیا یہ کیا حرکت تھی تم پاگل ہو۔ کر دیا تمہیں معاف۔ تمہارے آنسو مجھ سے برداشت نہیں ہوتے حجاب۔ میں چاہ کر بھی تمسے نفرت نہیں کر سکتا۔ تم میری جان ہو آئندہ ایسی حرکت مت کرنا۔ حجاب کے آنسو صاف کئے اور پھر اسکا منہ دھلوایا۔ اور دونوں بیڈ پر آکر لیٹ گئے۔ تمتو آج بھی بدمعاش ہی ہو جانی۔ اسے بال الجھاتے بولا۔

صرف آپ کیلیئے اور اپنے بچوں کیلیئے نرم ہوں بس اور کسی کیلیئے نہیں دوسروں کیلیئے میں پرانی حجاب ہوں۔

جنونی انداز میں بولی تھی۔ اچھا اس دن تم علاقے میں

گھر سے باہر نکل گئی تھی۔ جی آپ کو گالی دی تھی مجھ سے برداشت نہیں ہوا تھا۔ حجاب مسکرا کر بولی۔

یہ اتنی تیاری کس لئے کی ہے۔ شہری شرارت سے بولا۔

مگر حجاب نے اسکے سینے میں سر چھپا لیا۔ اور شہری نے بھی اسے خود میں سمیٹ لیا تھا اور ایک حسین رات اپنے اختتام کو پہنچ گئی تھی۔

شہری کل تمہاری طرف تھا۔ ہبہ نے زینب سے پوچھا۔ نہیں تو۔ تو پھر کہاں تھا۔ ہبہ سوچتے ہوئے بولی ۔ حجاب کی طرف ہی گیا ہوگا۔ زینب نے جواب دیا۔ یار حجاب سے تو وہ پندرہ دن سے دور ہے۔ ہبہ بولی۔ کل آپنے حجاب کا انداز دیکھا نہیں تھا کیسے کھانا کھلا رہی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

زینب بولی۔ہاں جانتی ہوں مگر شہری نے اسے نہیں کھلایا یہ بھی تو تمنے دیکھا ہی تھا۔ہبہ نے اسکو آس دلائی

۔ہمم اگر ہم موجود نا ہوتے تو ضرور کھلاتا۔

زینب فخریہ انداز میں بول تھی۔

ناشتہ لگ چکا تھا مگر آج حجاب اور شہری ایک ساتھ آئے تھے جس سے سب حیران تھے مطلب وہ صلح

کر چکے تھے۔مگر آج حجاب شہری کے ساتھ نہیں بلکہ

اسمعیل کے ساتھ ہی بیٹھی تھی۔کیونکہ شہری نے اسے روم میں سمجھادیا تھا۔آئیں ماما کل آپ وہاں بیٹھ گئی

تھی میں آپ سے ناراض ہوں۔اسمعیل منہ بنا کر بولا

سوری بیٹا اب میں آپکے ساتھ ہی بیٹھا کرو نگی۔

حجاب نے اسمعیل کے سر پر ہاتھ پھیر کر کہا۔

سب ناشتے میں مصروف تھے اچانک دروازہ بجا تو اسمعیل کھولنے گیا تو سامنے مریم کھڑی تھی۔اندر آکر

سب کو مریم نے سلام کیا۔مگر سوائے حجاب کے کسی نے بھی جواب نہیں دیا۔میم میں اسلام اباد جارہی

ہوں

کچھ دنوں کیلیئے۔ہمم ٹھیک ہے جاو پر جلدی آجانا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اوکے میم۔آپ ٹھیک ہیں۔مریم نے پوچھا۔ہمم بہت خوش ہوں بس اب تم بھی شادی کرلو عمر جارہی ہے ۔حجاب نے اسے خبردار کیا۔کوئی پسند ہے تمھیں یا تھا۔

اس سوال پر مریم کی نگاہ شہری کی طرف اٹھی اور پھر فورا پھیر لی۔میم ایک تھا جو کچھ اچھا لگا تھا مگر وہ پہلے ہی شادی شدہ نکلا اور پھر میرے دل میں بھی ایسا کچھ نہیں ہے اگر کوئی مناسب لگا تو بتادونگی۔

مریم نے کہا۔ہمم اسلام آباد جاو تو پھپھو کے گھر کی خبر گیری کرلینا۔حجاب نے آرڈر جاری کردیا۔

میں سب سے معافی مانگنا چاہتی ہوں مریم بولی۔

میں نے آپ سے غداری کی مگر آپ نے پھر بھی میری عزت محفوظ رکھی اللہ آپکو اسکا اجر دے گا کیا آپ مجھے معاف کریں گے۔مریم نے ایک آس سے کہا۔

شہری معاف کردیں اسے اسنے صرف میری بات مانی تھی اور میں نے اسکی ضمانت لی تھی۔شہری نے حجاب کو دیکھا۔میں نے معاف کردیا۔شہری بولا۔اور ہمنے بھی۔

ہبہ زینب بولیں۔اب ہماری ٹیم ایک ہی ہے جی۔مریم بولی۔ہمم۔تم اسلام آباد سے آجاو پھر تمہارے لئے کوئی رشتہ ڈھونڈلونگا اچھا سا۔اور اگر تمہیں پسند ہو تو بتادینا۔تم میری بہنوں کی طرح ہو۔شہری نے سر جھکاتے کہا۔جی بھائی۔مریم نے سر ہلایا اور چلی گئی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔اسکا دل گھبرا رہا تھا اچانک آسمان سے چاند نمودار ہوا اور اسے اجالے میں لے آیا اور پھر چاند اسکی گود میں اتر گیا۔

ایک دم شہری کی آنکھ کھلی تو وہاں پر کچھ بھی نہیں تھا۔اس نے اپنے بغل میں دیکھا تو ہبہ سو رہی تھی۔

اوہ شٹ یہ کیسا خواب ہے۔شہری پریشان ہو گیا۔

سارے دن اسکی سوچوں کا تسلسل وہی خواب رہا۔

کیا ہوا شہری کچھ پریشان ہو۔زینب نے پوچھا۔نہیں بس کچھ نہیں۔

دوسرے دن اسنے خواب دیکھا وہ آگ کے کنارے پر ہے اور آگ کی کھائی میں گرنے لگا مگر ایک ہاتھ آیا اور اسکو اوپر کھینچ لیا۔وہ کوئی نقاب پوش تھا۔

شہری کی آنکھ کھلی تو کچھ بھی نہیں تھا۔

تیسرے دن اسنے خواب دیکھا اسکے تینوں بیوی بچے ایک باغ میں ہے مگر اسکے درمیان کوئی پردہ حائل ہے۔

پھر اچانک کسی ہاتھ نے اسے اوپر اٹھایا اور اسے باغ میں پہنچا دیا۔شہری کی آنکھ تو کچھ بھی نہیں تھا۔

لگاتار تین دن کے خواب نے اسے پریشان کر دیا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

چوتھا خواب اسنے دیکھا وہ کھائی کی گہرائی میں گرتا جارہا ہے مگر پھر ایک ہاتھ آتا ہے اور اسے سہارا دے دیتا ہے اب شہری معاملہ سمجھ چکا تھا۔اگلے دن خواب دیکھا وہ آگ میں گر رہا ہے اور اسکے بیوی بچے اسے بچھا رہے ہیں مگر کوئی بھی شہری کو کھینچ نہیں پا رہا پھر ایک نقاب پوش آیا اور اسکو اٹھا لیا۔اب شہری کو معاملہ پورا سمجھ آگیا تھا۔اور اسنے اپنا ارادہ کر لیا تھا۔

ناشتے کی ٹیبل پر سب جمع تھے۔میں عمرہ کرنے جارہا ہوں وہاں سے شام مصر عراق جاونگا دو مہینے کیلئے ۔شہری نے اپنا فیصلہ سنا دیا۔بات تو ٹھیک ہے مگر ہم سب چلتے ہیں۔حجاب بولی تھی۔نہیں صرف میں جاونگا اگلی بار سب ساتھ جائیں نگے۔مگر شہری دو مہینے زیادہ نہیں ہوتے۔یار کچھ نہیں ہوتا۔اور پلیز فضول کی بحث کرکے میرا دماغ آوٹ مت کردو۔میں نے کہ دیا سو کہ دیا۔شہری نے حجاب کو ڈانٹ دیا تھا اور اٹھ کر چلا گیا اور اپنی تیاری کرنے لگا۔اگر خواب کی تعبیر وہی ہے جو میں نے نکالی ہے تو تو میں اس پر عمل ضرور کرونگا یہ میری زندگی کا معاملہ ہے پھر چاہے کوئی مجھ سے راضی ہو یا ناراض۔میں اس لڑکی کو ضرور ڈھونڈونگا وہی میری نجات کا ذریعہ اور میری ترقی کا سبب ہے چاہے مجھے سال لگ جائے میں اسے لیکر ہی آونگا اور مجھے امید ہے وہ وہیں ملیگی۔

شہری پر عزم ہو کر بولا اور اسکی آنکھ سے آنسو رواں تھے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مریم اسلام آباد پہنچی اپنا کام نمٹا کر وہ حجاب کی پھپھو کے گھر آئی تو پتا چلا کہ پھپھو کا انتقال ہو چکا ہے۔جی آپ کون ایک آدمی نکلا۔جی میں مریم حجاب کی دوست تھی آپکی ماما کا پوچھنے آئی ہوں۔مریم بولی تھی۔جی انکا انتقال ہو چکا ہے۔آپکا نام۔مریم نے پوچھا۔جی طلحہ۔اوہ وہ جس سے حجاب کی منگنی معیز نے طے کی تھی حجاب سے پوچھے بغیر۔مریم نے طنز کیا۔دیکھیں آپ جو بھی ہیں میں صرف اتنا کہونگا کہ میری محبت سچی تھی میں اس سے واقعی پیار کیا کرتا تھا پر جب اسنے مجھے اپنی شادی کے متعلق بتایا تو میں نے اسکا خیال اپنے دل سے نکال دیا ہے اور میں اسے اپنی بہن مانتا ہوں اس لئے آپ منگنی کا ذکر نا کریں۔طلحہ افسردہ لہجے میں بولا۔آپ نے شادی نہیں کی۔مریم نے حیرانی سے پوچھا۔جی نہیں حجاب جیسی لڑکی نہیں ملی۔طلحہ نے سر جھکا کر جواب دیا

کیا آپ جانتی ہیں حجاب کہاں ہے۔طلحہ نے اس سے پوچھا۔جانتی ہوں مگر آپکا اس سے کیا لینا دینا۔مریم نے طنز کیا۔آپ غلط سمجھ رہی ہیں میں اس لئے پوچھ رہا ہوں کیونکہ مجھے اسکی فکر ہے۔آپ اسکی فکر نا کریں اسکا شوہر بہت اچھا ہے اور اسکے دو بچے بھی ہیں۔مریم نے وضاحت دی۔شکر ہے اللہ نے اسے چین دیا ورنہ تو بہت دکھ دیکھے ہیں اسنے۔طلحہ تھکے لہجے میں بولا۔آپکو میری کسی بھی کام میں ضرورت ہو تو بتانا۔طلحہ نے اسے اوفر کر دی۔شکریہ۔آپ نے شادی کر لی۔طلحہ نے پوچھا جی۔نہیں۔کوئی ملا نہیں۔مریم نے ہارے لہجے میں کہا۔کوئی ملا نہیں یا تم اسے حاصل نہیں کر سکی۔طلحہ نے اسکی چوری پکڑ لی۔

آپکو جو بھی کام ہیں مجھے بتا دیں میں کر دونگا حجاب اور اسکی ہر دوست میرے لئے قابل عزت ہے۔طلحہ بولا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مریم نے اسے کام بتائے اور دوسرے دن ہی واپس آ گئی۔

اسکا دل نہیں لگ رہا تھا اور کام طلحہ نے کرنے تھے نمبر ایکسچینج ہو چکا تھا۔اور مریم بائیر ہی واپس آ گئی۔

یہ خواب کی تعبیر غلط بھی ہو سکتی ہے سوائے نبی کے کسی کا خواب محفوظ نہیں۔مگر ایک ہی خواب مسلسل آرہا ہے مطلب یہی بنتا ہے پھر یہی تقدیر ہے ورنہ تو اتنی مسلسل نا آیا ہوتا۔پہلے عراق پھر شام پھر مصر پھر عمرہ کیلئے جاونگا۔اور ٹھیک ایک ماہ بعد وہ عراق کی بعد وہ عراق کے شہری بغداد میں تھا بغداد شہری کسی تعاف کا محتاج نہیں۔دینا سلام کے اہم مراکز میں سے ایک مرکز جہاں بڑے اولیا آرام کر رہے ہیں۔

شہری نے یہاں پر خوب مزاروں پر حاضری دی اور اپنے دل کی دعائیں مانگی تھی۔شہری نے عمرہ نہیں کیا تھا وہ پہلے اپنا معاملہ کلئیر کرنا چاہتا تھا پھر سکون سے خشوع کے ساتھ اللہ اور اس کے رسول کی بارگاہ میں حاضری دینا چاہتا تھا۔

بیٹا بات سنو۔ایک بابا جی نے شہری کو بلایا بیٹا تمہیں روز دیکھ رہا ہوں تم یا تو مزاروں ہوتے ہو یا آس پاس لوگوں کو گھورتے ہو سارا دن کسی کی تلاش ہے کیا۔

جی میں کسی کی تلاش میں آیا ہوں پاکستان سے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

شہری نے جواب دیا۔اپنی تلاش لیکر ہی واپس جانا اللہ سے ناامید نا ہونا ادھر ادھر لوگوں کی باتوں پر دھیان مت دینا اپنی منزل پر پہنچ جاؤ گے۔ بابا جی نی سمجھایا جی شیخ اگر اللہ نے چاہا تو۔ شہری نے سر ہلا کر کہا۔ آج ایک ہفتہ پورا ہو چکا تھا مگر شہری کو کچھ نہیں ملا تھا۔ بغداد سے رخصتی وقت آ گیا تھا اور شہری کی سرزمین کی طرف چل دیا تھا۔ شام میں مسلمانوں کا قبلہ بیت المقدس ہے۔ یہ مسجد اقصیٰ جنوں نے ایک نبی کے حکم پر بنائی تھی شام انبیا کرام

کی سرزمین ہے بڑے بڑے عزت والے انبیا یہاں آرام فرما ہیں۔ شہری نے انبیا کے مزارات پر حاضری دی یہ ملک بھی افسوس کے ساتھ کافروں کے مظالم کا شکار ہے۔ شہری نے اپنی توجہ زیادہ سیر طرف ہی رکھی اور پھر ایک ہفتے بعد وہ مصر روانہ ہو گیا۔ مصر کی تاریخ بھی بہت پرانی ہے یہی وہ شہر جس میں فرعون رہا کرتا تھا اسی شہر میں یوسف علیہ السلام نے اپنے والد یعقوب علیہ السلام سے ملے تھے۔ ہاں پر کئی اولیا کے مزارات ہیں مصر میں حسن پھیلا ہوا ہے شہری کا یہاں پر آنا اسکی خواہش ہی تھی پندرہ دن کی مسلسل جدوجہد کے بعد اسے کچھ ہاتھ نہیں لگا تھا۔ شہری کے اندر آگ بھڑک رہی تھی وہ الازھر یونی کا دورہ بھی کر آیا تھا اور اب ٹھیک تین گھنٹے بعد اسکا وقت رخصت تھا۔ یہ کیا چول ماری ہے میں نے ایک خواب کے پیچھے۔ شہری سگریٹ کا کش کھینچتے بولا۔ چلو کوئی بات نہیں غلطی انسان سے ہی ہوتی ہے لیکن مجھے یہاں کی حاضری تو موقعہ مل گیا۔ وہ امام شافعی کے مزار سے باہر نکل رہا تھا تو سامنے اسے ایک آدمی نظر آیا جو کسی خاتون سے بحث کر رہا تھا۔ اچانک اسنے نکل کر اس خاتون کو دھکا دے دیا۔ شہری تیر کی تیزی سے آ گیا۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Roshan Mustaqbil| By Sheriyar Qureshi (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اے شیخ تمہیں شرم نہیں آتی خاتون کے ساتھ بد تمیزی کرتے وہ بھی مزار کے سامنے۔ شہری بھڑک اٹھا ۔گفتگو عربی میں ہو رہی تھی۔ ہمنے کاروبار بھی کرنا ہے یہ لڑکی روز آتی ہے اور مجھ سے اجازت لیتی ہے دکان کے سامنے اپنا سامان لگانے کی فقیر کے پاس پیسے ہوتے نہیں اوپر سے میری دکان کی ساری شان و شوکت خراب ہو جاتی ہے۔ وہ غصے سے بولا۔ کذاب یہ جھوٹا ہے یہ جگہ خالی پڑی ہے میں یہاں اپنا سامان لگاتی ہوں کسی کی جگہ نہیں ہے مگر یہ مجھے تنگ کرتا ہے جان کر۔ مجھے گندھی نظر سے دیکھتا ہے۔ آخری جملہ اس کی زبان سے ادا ہوا ہی تھا کہ شہری کا ہاتھ سیدھا اس دکاندار کے گریبان تک پہنچ گیا دو تین تھپڑ لگانے کے بعد شہری نے اسے چھوڑا شرم نہیں آتی غریب کی مزدوری پر ہاتھ ڈالتے ہوئے اسکی عزت پر ہاتھ ڈالتے کتے۔ شہری نے اسے دھکا دیا۔ کوئی بھی بچانے آگے نہیں آیا۔اس سے نمٹ کر شہری نے اپنی نظریں مقابل کی طرف کی تو اسکی خوشی کی انتہا نہیں تھی یہ تو وہی نقاب پوش ہے وہی چمکتی گہری آنکھیں صرف آنکھیں ہی نظر آرہی تھی۔ اسکی آنکھوں میں ایک عجیب سی چمک تھی جو ہر کسی کو اپنی طرف متوجہ کرتی تھی چادر کئی جگی سے پھٹی تھی جس پر پیوند لگے ہوئے تھے۔ مگر مقابل اپنی نظریں پھیر چکا تھا سامان کہاں لگانا ہے۔ شہری نے پوچھ ہی لیا۔ اسنے انگلی سے اشارہ کر دیا۔ خالی جگہ پر لا کر شہری نے وہ گٹھڑی کھولی تو حیران ہوا اس میں صرف دو کلو سیب ہونگے۔ کیا یہ لڑکی یہ بیچے گی۔ اس سے آمدنی کتنی ہو گی۔ شہری نے سامان لگا کر چلا گیا اور اس دکاندار کو وارن کر دیا۔ پر چھپ کر اس لڑکی کی کاروائی دیکھنے لگا۔ وہ لڑکی بیٹھ گئی تھی اور چھوٹی سی دانوں والی تسبیح نکال لی۔ شہری نے پہلے سیکرٹری کو فون نکال کر اون لائن اپنا ایک مہینہ

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مزید قیام کیلئے بڑھوالیا۔وہ اسکی کاروائی دیکھ رہا تھا۔وہ بس تسبیح میں مگن تھی کوئی بھی اس سے سامان نہیں لے رہا تھا۔آخرا تنی بڑی دکانوں کے۔سامنے اس گٹھڑی کی کیااوقات تھی۔اچانک تین لڑکے آئے شکل سے ہی اوباش لگ رہے تھے اور اس لڑکی سے سیب خریدنے لگے اور کافی سارے سکے دئے مگر اس لڑکی نے دینے سے انکار کر دیا مگر وہ بھی کوئی ڈھیٹ ہی تھے۔کھڑے رہے۔پھر ایک بڑھیا آئی جسنے اس سے پیسوں کو سیب لے لئے۔اور اس لڑکی نے اپنا سامان گٹھری اٹھائی اور چلتی بنی۔کیا کروں اسکے پیچھے جاوں نا جاوں پتا نہیں کچھ ہونا جائے نہیں مجھے جانا جانا چاہے اس لڑکی کا ٹھکانہ پتا چلنا چاہیئے۔شہری چل پڑا مگر حیران رہ گیا وہ لڑکی نظر نہیں آئی تھی کہاں گئی۔وہ ابھی اسی پریشانی میں تھا اچانک آواز آئی۔ڈرو ڈرو اللہ سے ڈرو اس دن سے ڈرو جس دن نامال کام آئے گا نا اولاد۔

زنا سے ڈرو اللہ دیکھ رہا ہے مجھے جانے دو میری عزت خراب نا کرو تمہیں اللہ کا واسطہ میں روزہ دار ہوں۔

اچانک شہری کے ذہن میں وہ تین لڑکے آئے۔شٹ شہری اس آواز کی طرف دوڑا وہ ایک کھنڈر سی جگہ تھی سامنے جھاڑیاں تھی جھاڑی کے پیچھے کا منظر اسنے دیکھا تو وہ حیران ہو گیا وہ تین لڑکے اسے گھیرے ہوئے تھے جبکہ وہ لڑکی بڑے پر سکون لہجے میں انھیں خدا سے خبر دار کر رہی تھی اور شہری کے دل پر لگ رہی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دیکھ حسینہ خود کو ہمارے حوالے کردو ہم تم کو خوب پیسے دینگے یہ لو تمہارا خیال رکھیں گے تم انجوائے کروگی تمہارے جیسی لڑکی کو تو محل میں ہونا چاہے ایک لڑکا آگے بڑھا اسکی چادر کھینچنے کیلیئے۔ جو کسی کا پردہ کھولتا ہے اللہ اسکا پردہ کھولتا ہے۔ وہ لڑکی چیخ اٹھی تھی شہری فورا آگے آیا۔ اور اس لڑکے کے بڑھتے ہاتھ کو موڑ دیا اور اسکی ہڈی مڑ چکی تھی شہری نے اسے پرے دھکیلا ان کو سمجھانا بیکار تھا لہزا شہری لاتوں کو بھوتوں پر لاتیں برسانے لگا وہ پیٹ پٹ کر ادھ مرے ہو چکے تھے شہری نے اسے چھوڑ دیا۔

جب پلٹ کر دیکھا تو وہ لڑکی جا رہی تھی رکو لڑکی رکو شہری آرام سے بولا رہا تھا مگر وہ لڑکی چلی جا رہی تھی۔

شہری پیچھے پیچھے ہی تھا مگر شہری میں جرات نہیں تھی اس پر غصہ کرنے کی چلتے چلتے ایک گھنٹہ گزر گیا تھا مگر وہ لڑکی رکنے کا نام نہیں لے رہی تھی پھر ایک سنسان سڑک پر وہ ایک جھوپڑی میں چلی گئی شہری حیران تھا ایک تو اسکی عزت بچائی ایک تھینکس بھی نہیں بولا ایک گھنٹے خوار کروا دیا۔ مغرب کا وقت ہونے میں ایک گھنٹہ باقی تھا۔ اب کیا کروں میرے پاس گاڑی بھی نہیں ہے۔ چلو اسکی جھونپڑی دیکھتا ہوں جا کر شہری نے جھونپڑی کے باہر سے ہی آواز دی اے لڑکی میری بات سنو باہر آو یا مجھے اندر آنے دو تم سے بات کرنی ہے ۔ جلدی آو مگر لڑکی ندارد۔ کچھ دیر رکا مگر پھر بولنے لگا پندرہ منٹ ویٹ کرنے کے بعد شہری کا دماغ ابل چکا تھا آگے بڑھ کر جھونپڑی کا دروازہ توڑنے کا سوچا۔ کیا یہ سب ٹھیک ہے۔ شہری نے سوچا ارے جو ہو گا دیکھا جائیگا خوار ہو گیا ہوں۔ شہری غصے سے بولا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور پھر دو تین کک میں ہی دروازہ ٹوٹ گیا اور شہری اندر انٹر ہو گیا اندر کا ماحول کوئی خوشگوار نہیں تھا پرانے زمانے کا نقشہ پیش کر رہا تھا۔ایک مٹکا رکھا تھا دو تین مٹی کے برتن۔پتا۔نہیں کیسے رہتی ہے یہاں پر اور سامنے ایک پردہ لٹک رہا تھا پردہ ہٹایا تو سامنے ہی وہ نماز ادا کر رہی تھی اس کے سامنے سائیڈ پر ایک رحل تھی جس میں قرآن مجید تھا۔شہری باہر آیا اور دروازہ سیٹ کرنے لگا۔پھر اسی جگہ پر آ گیا تو وہ نماز پڑھ چکی تھی اور دعا مانگنے میں مصروف تھی آنسو آنکھ سے جاری تھے۔دعا مانگنے کے بعد وہ پلٹی تو شہری اپنے ہوش کھونے ہی لگا تھا۔وہ کوئی بھٹکی پری ہی تھی وہ لڑکے صحیح کہ رہے تھے تمہیں محلوں میں ہونا چاہیے ایسا لگ رہا تھا جیسے چمکتا چودھویں کا چاند ہے تیکھے نین نقش چہرے پر نور برس رہا تھا نظریں جمانا مشکل تھا نظریں ہٹانا ۔نمکین و میٹھے حسن کی تابشیں اس میں جلوہ گر تھی آنکھوں میں ایک چمک تھی جو دیکھنے والوں کی آنکھوں کو خیرہ کر دیتی تھی۔

مگر شہری کو ہوش تب آیا تھا اس لڑکی نے اسے نصیحت کی۔شہریار تمنے قران نہیں پڑھا

اے ایمان والو جب کسی کے گھر میں داخل ہونا چاہو تو اجازت لو اور تمنے حدیث نہیں سنی کوئی مرد کسی اجنبی عورت کے ساتھ خلوت نا کرے کیونکہ تیسرا شیطان۔موجود ہوتا ہے۔اور تمنے حدیث نہیں سنی پہلی نظر معاف ہے دوسری پر عذاب ہے۔وہ اپنی چادر اوڑھ چکی تھی۔جبکہ شہری دمبخود تھا۔

تمہیں میرا نام کیسے پتا ہے۔شہری حیران ہوتے بولا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیا تم علما لا رواح سے واقف نہیں ہو میری روح نے تمہاری روح کو پہچان لیا ہے روحیں ایک دوسرے کو پہچانتی ہیں مگر وہی جو عالم ارواح میں ایک دوسرے سے مل چکی تھی۔ تمہارا نام کیا ہے۔ شہری لرزتے لہجے میں بولا۔ آیت الرحمن بنت عبدالرحمن۔ کیا آواز تھی اسکی۔ واقعی رحمن کی نشانی ہے یہ لڑکی۔ شہری نے دل میں مضمون ادا کر دیا۔

تم یہاں اکیلی رہ رہی ہو کب سے رہ رہی ہو اور وہ لڑکے کون تھے تم وہ سامان کیوں لیکر آئی تھی میری بات کیوں نہیں سنی تھی۔ شہری نے سوالات کی بوچھاڑ کر دی۔ مجھ تین سال ہو چکے ہیں یہاں رہتے۔ میرے بھائی والد شام میں شہید ہو چکے ہیں اور وہ لڑکے لوفر کمینے تھے میری عزت لوٹنے آئے تھے مگر اللہ نے میری حفاظت کی اور یہ سب کئی بار ہو چکا ہے مگر اللہ ہر بار میری حفاظت فرماتا ہے۔ اور وہاں میں اپنا سامان بیچتی ہوں اسکے ذریعے کھاتی ہوں۔ اور ہاں میں اکیلی نہیں میرا اللہ میرے ساتھ ہے جو لوگ اللہ پر بھروسہ کرتے ہیں اللہ انکی حفاظت فرماتا ہے اور جو لوگ اللہ کے ذکر سے انس حاصل کر لیں انھیں تنہائی سے ڈر نہیں لگتا۔ اکیلے پن سے ق ءڈر نہیں لگتا۔ اللہ قرآن میں فرماتا ہے جب میرے بندے تم سے میرے بارے میں پوچھیں تو کہدو میں تمہارے قریب ہوں۔ اور فرماتا ہے اللہ ہی کی یاد میں دلوں کا چین ہے اور فرماتا ہے اللہ کی زمین بہت وسیع ہے۔ اور فرماتا ہے تمہیں جو بھی مصیبت پہنچتی ہے تو تمہارے ہاتھوں کی کمائی سے اور بہت ساری چیزیں تو وہ معاف کر دیتا ہے اور جہاں تک آپ کی بات سننے کی ہے تو میں اجنبی سے بات نہیں کرتی بلا ضرورت اور میں آپکا شکریہ ادا کر آئی ہوں جب آپ انکو پیٹ رہے تھے۔ اور اب مجھے آپ

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سے کوئی کام نہیں رہا۔ شہری کے سارے سوالوں کے جواب دلائل کے ساتھ دیکر وہ جا چکی تھی پردے کے پیچھے اور شہری ہلنے کے قابل بھی نہیں رہا تھا وہ ہر بات پر قرآن پیش کرتی تھی وہ شہری کو جھنجوڑ گئی تھی۔ اسکا اللہ پر یقین اسکا اللہ سے لو لگانا شہری کے منہ پر تھپڑ تھا وہ روتا ہوا باہر آیا مگر پھر اندر چلا گیا۔ کیسے بات کروں اس سے

وہ خود کو ناپاک سمجھ رہا تھا۔ ناکام سمجھ رہا تھا۔

دیکھو مقدس خاتون میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ تم میرے ساتھ پاکستان چلو میرے گھر میں رہو وہاں تمہیں ہر چیز کی آسانی ہو گی وہاں تم سکون سے رہو گی۔ مجھے تمہاری ضرورت ہے تم مجھے سنبھال سکتی ہو میں تم سے شادی کرونگا۔ میرے ساتھ چلو۔ شہری نے ہمت کر کے جملہ ادا کر دیا تھا۔ مگر اندر سے جو آواز آئی تھی ۔

اس پر شہری ہلنے کے قابل نہیں رہا تھا۔ شہریار تم اپنی حفاظت نہیں کر سکے سب سے بڑا دشمن شیطان ہے اس سے بڑا نفس مگر تم انکے چکر میں آگئے ہو تمنے کیا کیا اپنی زندگی میں زنا شراب گالیاں قطع تعلق لوگوں پر ظلم۔ تم خواہش نفسانی کے بندے ہو۔ خدا قران میں فرماتا ہے۔ کیا تمنے اس شخص کو دیکھا جس نے اپنی خواہش کو اپنا خدا بنا لیا۔ تمنے علم تو بہت حاصل کیا مگر عمل کچھ نہیں۔ تم انبیا کے وارث تو بن گئے مگر نا اہل وارث۔ اللہ قرآن میں فرماتا ہے۔ پھر ان نیک لوگوں کے بعد نا اہل انکے وارث بنے تو انہوں نے نماز کو

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ضائع کر دیا اور خواہشات کے پیچھے چلے۔ تم مجھ سے شادی کرو گے اپنے بیوی بچے یاد نہیں کیا۔ جن سے چھپ کر تم شراب پیتے ہو اب تک۔ مصیبتیں سب پر آتی ہیں مگر تم نے اسکا ذمہ دار دوسروں ٹھرادیا اور دین کو چھوڑ دیا دنیا کے پیچھے چل پڑے۔ تم اللہ سے سہارا مانگتے تمہیں کسی کے سہارے کی ضرورت نہیں میرا یہ گھر مجھے بہت سکون دیتا ہے جس طرح اللہ نے میری حفاظت حفاظت فرمائی آگے بھی فرمائیگا۔ سمجھے تم۔

اب یہاں سے جاو خدا کا واسطہ۔

شراب کی بات پر شہری دنگ رہ گیا وہ اب بھی چھپ کر شراب پیتا تھا۔ شہری وہاں سے چل پڑا۔

اور اپنے روم میں آگیا آہت کی باتیں اسکو جھنجوڑ رہی تھی اور سگریٹ اسکے ہاتھ میں تھا۔ مجھے واپس پاکستان جانا ہے مگر میں پھر بھی اس سے درخواست کرونگا شاید وہ مان جائے شہری کش لگاتے بولا۔ کل میں پھر جاونگا۔ شہری پر عزم لہجے میں بولا۔ رات کا اندھیرا چھا چکا تھا مگر شہری کی نیند اڑی ہوئی تھی۔

تھینکس طلحہ آپنے میرے کام بہت احسن انداز میں کر دئے ہیں اللہ آپکو جزائے خیر دے۔

مریم بولی۔ کوئی بات نہیں ہے۔ طلحہ نے جواب دیا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مریم تم ایک دن میں واپس آگئی اسلام آباد سے۔ حجاب نے حیرانی سے کہا۔جی میم سارے کام طلحہ نے کرا دیئے تھے مجھے تو ٹائم لگ جانا تھا۔ مریم نے وجہ بتائی۔ میم آپ کیلئے ایک بری خبر ہے۔ مریم نے کہا۔

کیا۔ حجاب نے پوچھا میم آپکی پھپھو کا انتقال ہو گیا ہے۔ مریم نے افسوس سے کہا تو حجاب کے آنسو جاری ہو گئے اللہ انھیں معاف کرے میں معاف کر چکی ہوں اور طلحہ۔ حجاب نے پوچھا۔ میم اسنے شادی نہیں کی اکیلا ہی رہتا ہے۔ مریم نے جواب دیا۔ حجاب حیران ہوئی۔

بٹ میم وہ آپکی بہت عزت کرتا ہے کہتا ہے حجاب بہن کو میرا اسلام کہنا۔ مریم نے اسے طلحہ کا حال سنا دیا۔

ہمم حجاب نے سلام کا جواب دیتے کہا۔

مریم ایک بات بولوں۔جی میم مریم نے پوچھا۔ تم طلحہ سے شادی کر لو۔ حجاب نے بم پھوڑا۔ میم۔۔ مریم خاموش ہوئی۔ کوئی زبردستی نہیں ہے اچھا لڑکا ہے اچھی طرح سوچ لو میں تمہیں گھر میں دیکھنا چاہتی ہوں ۔ حجاب نے سپاٹ لہجے میں کہا۔جی میم میں سوچوں گی تم مجھے جواب دو جب تک شہری آجائے پھر تمہارے نکاح کی ڈیٹ فکس کر دیتی ہوں۔ حجاب نے پر عزم ہو کر کہا۔

جی میم مریم نے سر ہلا دیا۔

مریم گھر آگئی اور طلحہ کے بارے میں سوچنے لگی میم اتنی غلط بات بھی نہیں کی عزت کرنے والا لڑکا ہے ٹیلینٹڈ بھی ہے۔ مریم سوچنے لگی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

طلحہ کتاب کا مطالعہ کر رہا تھا کہ اسکے موبائل پر کال آئی نمبر اجنبی تھا۔اسنے کال اٹھائی۔کون۔طلحہ نے پوچھا ۔میں حجاب بات کر رہی ہوں۔حجاب آپ کیسی ہیں کہاں ہیں۔طلحہ نے سوال کر دیا۔اللہ کا شکر ہے ٹھیک ہوں بھائی۔مریم سے سنا تھا کہ آپ کے شوہر اچھے ہیں۔جی بھائی اللہ کا شکر ہے پھپھو کا پتا چلا افسوس ہے ۔مگر میری آپ سے ایک ریکویسٹ ہے۔جی بہن بولو۔

مریم سے شادی کر لو آپ۔حجاب نے بول دیا۔

مگر۔۔۔طلحہ بولا۔کیا مگر بھائی آپ اپنا گھر بسا لو آپ اکیلے ہو بھائی معیز اور پھپھو کے جانے کے بعد۔آپ بچے ہو مریم اچھی لڑکی ہے میں اسے اچھی طرح جانتی ہوں بد کردار نہیں ہے۔آپ سوچ کر جواب دینا۔

فون رکھتی ہوں۔کال کٹ گئی تھی۔نور کے فون سے اسنے طلحہ کو فون کیا تھا۔اور طلحہ اپنی قسمت کا فیصلہ کر رہا تھا۔شاید مجھے ہاں کر دینی چاہیئے۔

کب تک رہو نگا طلحہ پر عزم ہو کر بولا تھا۔

اگلے دن شہری پھر وہیں موجود تھا اوہ وہ آج بھی آئی تھی آج اسنے مٹی کے دو مٹکے فروخت کرنے تھے۔

شہری نے پاس کھڑے بچے کو مخاطب کیا یہ پیسے لو اور وہ مٹکے خرید لو۔جی بچہ گیا اور مٹکے خرید لئے وہ لڑکی پھر نکل پڑی تو شہری بھی پیچھے ہو لیا۔رکو رکو مگر وہ ان سنی کرتے چلی گئی تھی شہری نے جھونپڑی تک پیچھا کیا اور پھر واپس آگیا اسکے اندر ہمت نہیں تھی جانے کی۔روز یہی ہونے لگا مگر شہری کی بات وہ نہیں سنتی تھی۔آج

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

چودہ دن ہو چکے تھے مگر شہری کو وہ گھاس نہیں ڈالتی تھی۔وہ آج پیچھے جارہا تھاتو ایک آدمی نے اسے روکا تم روز اس لڑکی کا پیچھا کرتے ہو تمہیں شرم نہیں آتی۔اس آدمی نے کہا۔بیوی ہے میری۔ سمجھ گئے تم شہری نے غصے سے کہا۔

تو بھاگتی کیوں میری بیوی تو میری ہر بات مانتی ہے وہ آدمی طنز کرتے بولا۔ناراض ہے مجھ سے۔شہری نے دوسرا جھوٹ بولا۔تو بیٹا جا کر مناو اسکیلئے بازار سے اچھے کپڑے جوتی لو اچھا سا کھانا کھلاو مان جائیگی۔

وہ آدمی مسکراتے بولا۔شکریہ یا شیخ۔شہری نے سر ہلادیا۔بازار گیا اچھی جوتی اچھی سی ریڈ فراک لی اور بلیک عبایہ لیا اور کھانا خریدا مغرب کے وقت وہ پہنچ گیا تھا آج پھر شہری دروازہ توڑ کر اندر گیا وہ پردے کے پیچھے ہی تھی اور تلاوت میں مصروف تھی۔یہ میں تمہارے لئے لایا ہوں کپڑے جوتی اور تمہاری افطاری کا سامان۔شہری ڈرتے بولا۔مجھے اسکی ضرورت نہیں اور تم گھٹیا انسان پھر میرے گھر میں آ گئے تمہیں شرم نہیں آئی۔دیکھو اسے اللہ کا عطیہ سمجھ کر قبول کرو یہ رشوت نہیں دے رہا تمہیں۔شہری نے وضاحت دی۔

تم جھوٹے مکار انسان ہو اندر سے چیخ کر آواز آئی۔

دیکھو لڑکی اگر تم مجھ سے شادی نہیں کرنا چاہتی تو جس سے بولو اسی سے کردونگا۔میں نے نہیں کرنا نکاح۔ٹھیک ہے پھر تم پاکستان چلو یہ جگہ تمہارے لئے ٹھیک نہیں ہے وہاں محفوظ مقام پر رہنا تم۔میں یہ جگہ نہیں چھوڑ نگی۔ٹھیک ہے پھر تمہیں ادھر ہی کوئی محفوظ مکان لے دیتا ہوں جہاں پر تم سکون سے رہو۔مجھے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اپنی خدمت موقع دو۔ میں یہاں پر سکون سے ہوں۔ وہی پرانا جواب آیا۔ اب شہری کو آگ لگ گئی تھی ضد آگئی تھی ڈیڑھ مہینہ خوار ہوا تھا وہ۔ تم بے شک مجھ سے بہت آگے ہو تمہیں بہت کچھ حاصل ہے علوم مخفیہ جانتی ہو مگر ابھی بچی ہو سمجھی۔ کل ہمارا نکاح ہے یہ کپڑے پہن کر تیار رہنا سمجھی تم۔ میں لینے آونگا شہری اپنا فیصلہ سنا کر جا چکا تھا۔ دیکھتے ہیں آیت نے الفاظ ادا کئے تھے۔ اور ہاں اگر کل تم وہاں سامان بیچنے آئی تو میں تمہیں پھر بتاونگا کہ میں کیا چیز ہوں دروازہ صحیح کر کے وہ جا چکا تھا۔

طلحہ کے فون پر مریم کی کال آئی تو طلحہ حیران ہوا اس سے امید نہیں تھی کام ہونے کے بعد آج فون کر رہی تھی۔ سلام جواب کے بعد میم حجاب نے مجھ سے کہا تھا

آپسے شادی کروں اسنے بمشکل الفاظ ادا کر دئے۔ کہا تو مجھے بھی تھا۔ طلحہ نے کہا پھر آپ نے کیا سوچا مریم نے پوچھا جی میں تیار ہوں آپ اچھی خوبصورت لڑکی ہیں اور پاکیزہ بھی حجاب نے سب بتایا ہے۔ میں بھی تیار ہوں مریم نے کہا۔ تو کب کر رہے ہیں شادی۔ طلحہ نے پوچھا۔ بس بھائی شہری آ جائیں پندرہ دن بعد پھر کوئی ڈیٹ فکس کر دیتے ہیں میں اپنے گھر والوں سے بات کرتی ہوں۔ پھر فون کٹ ہو گیا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اگلے دن شہری آیا مگر اسکا موڈ خراب ہو گیا تھا وہ آج بھی اپنا سامان بیچنے آئی تھی۔ شہری نے جلدی سے بچے کے ہاتھ سامان خریدا اور پھر اسکے پیچھے چل پڑا۔

گھر پہنچنے سے پہلے شہری پہنچ گیا تھا۔ اسنے وہی ڈریس پہنی تھی جو روز پہنتی تھی۔ ہم آج ہی پاکستان جائیں گے دیکھتا ہوں کیسے روکتی ہو۔ شہری واپس روم میں آگیا مگر پاکستان جانا ناممکن تھا کیونکہ اس لڑکی کا کچھ پاسپورٹ ویزہ بلکہ آئی ڈی کارڈ بھی نہیں تھا شہری جانتا تھا کیونکہ اسکا کوئی پرسان حال نہیں تھا اور ایک رات میں یہ سب ناممکن تھا۔ اچانک اسکے ذہن میں آئیڈیا آیا۔ نور کو فون ملادیا۔ کیسے ہو بھائی ٹھیک۔ یار تمہارے پاپا پاک آرمی میں کرنل کی پوسٹ پر ہیں نا۔ جی بھائی۔ نور نے جواب دیا یار مجھے ایک کام ہے میرا خاص جانکار ہے جو یہاں مصر میں پھنسا ہے اسکے پیچھے دشمن لگے ہیں تم اپنے پاپا سے کہ کر ایک ہیلیکوپٹر بھیج دو میں اسے پاکستان لانا چاہتا ہوں اسکا ویزہ وغیرہ کچھ نہیں ہے۔ بس اتنی سی بات ہو گیا کام۔ نور بولی تھی اور ہاں تم اور اپنی آجانا۔

ٹھیک ہے بھائی۔ شہری نے ایڈریس سینڈ کردیا اور آیت کے گھر کے پاس پہنچ گیا رات نو بجے ہیلیکوپٹر آگیا تھا۔ نوروینی جلدی کرو اندر ایک لڑکی ہے ادے بیہوش کر کے لے آو۔ جی بھائی دونوں اندر گئی تو انھیں ایک لڑکی نماز پڑھتی ملی۔ نور نے کندھے پر ہاتھ رکھا تو وہ لڑکی ہوش حواس سے بیگانہ ہو گئی اسکو عبایہ پہنادو جلدی ۔ شہری نے آرڈر دیا۔۔ دونوں نے ملکر عبایہ پہنایا اور اسے گود میں اٹھا کر ہیلیکوپٹر میں بٹھا دیا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور ہیلیکوپٹر پاکستان کی طرف چل پڑا۔ پائیلیٹ ہمیں چنوں اور کچا کھوہ والی چھاونی میں اتارنا۔ او کے سر۔

پائیلٹ نے سر ہلا دیا۔ اور نور اپنی تم گاڑی کی تیاری کا بولو۔ جی بھائی نور نے تابعداری سے سر ہلا دیا۔

بھائی یہ سب کیا ہے آپ نے کہا تھا کسی جانکار کے پیچھے دشمن پڑے تھے یہ تو ایک لڑکی ہے اور آپ نے اسے اغوا کر لیا نور نے سوال کر دیا وہ چھاونی سے نکل کر جیپ میں بیٹھ چکے تھے تو نور نے سوال شروع کر دیا۔ بھائی یہ سب ٹھیک نہیں آپ نے اسے مصر سے اٹھالیا ہے۔ کیا اسی کام کیلئے آپ نے ہیلیکوپٹر منگوایا تھا شکر ہے پائیلٹ نے نوٹ نہیں کیا اور نا ہی پاپا کی وجہ سے کسی نے چھان بین کی ورنہ آپ جانتے ہیں اسکا انجام کیا ہوتا آپ تو بلکل نہیں دیکھتے دو ملکوں کی عزت کا سوال تھا۔ نور غصے سے شہری کو دیکھتے بولی جو سیگریٹ پینے میں مگن تھا۔ بھائی یہ لڑکی کون ہے جس کیلئے آپ نے ہیلیکوپٹر منگوالیا پندرہ دن میں پاسپورٹ ویزا بن سکتا تھا اور آپ بھی پندرہ دن پہلے واپس آگئے بھائی کیا ماجرا ہے۔ اپنی نے سوالوں کی بارش کرتے کہا۔ یار بس اتنا سمجھ لو اس لڑکی کو لانا ضروری تھا یہ وہاں محفوظ نہیں تھی میں نے اسکو کئی آفریں کی ادھر مکان لے دیتا ہوں مگر اسنے نہیں مانا۔ اسکے پیچھے لڑکے پڑ گئے تھے میں نے بچایا اسکے باپ بھائی فلسطین میں شہید ہو چکے ہیں تین سال سے ادھر جھوپڑی میں ہے بیچاری۔ شہری روبورٹ کی طرح کہانی سنانے لگا۔ بہت ہو گیا بھائی کیا ہر خوبصورت لڑکی ہی بیچاری ہوتی ہے اور آپ کے ہی ہاتھ لگتی ہے بندہ کچھ شرم کر لیتا ہے میم حجاب بھی اسکے سامنے کچھ نہیں ہے ایسی خوبصورت لڑکی ہو تو آپ کی ہمدردی کا بھوت جاگ اٹھتا ہے ایسی لڑکی کیلئے ہیلیکوپٹر منگوانا تو پڑیگا ورنہ یہ حسینہ آپ کے ہاتھ سے نکل جاتی۔ نور نے اعتراض جڑ دئے۔ بھائی حجاب کے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ساتھ بھی آپکا یہی معاملہ تھا اور اب یہ لڑکی۔ کیا کر رہے ہیں بھائی کیوں خون بہانا چاہتے ہیں مجھے پتا ہے اب آپ اسکو زوجیت کا شرف بخشیں گے۔ کیونکہ ایسی حور پری کا سہارا صرف آپ بن سکتے ہیں کیونکہ دنیا کے آخری مرد آپ ہی رہ گئے ہیں۔ اب اپنی میڈم شروع ہو گئی تھی مگر شہری کو کوئی پرواہ نہیں تھی۔

وہ تو دوسرا سگریٹ بھی آدھا ختم کر چکا تھا۔ تین ماہ نہیں ہوئے سب ٹھیک ہوئے اور آپ۔

نور اسے گھورتے بولی۔ بھائی آپ اور کونسا تماشہ لگائیں گے۔ اپنی نے غصے سے کہا۔ تم لوگوں کو کیا لگتا ہے میں جھوٹ بول رہا ہوں۔ شہری نے تھکے لہجے میں گویا ہوا۔

بھائی ہمیں آپ پر یقین ہے آپ جھوٹ نہیں بول رہے مگر میم حجاب زینب ہبہ کا کیا کریں گے بچوں پر کیا اثر ہوگا۔ نور نے سوال کیا۔ تو کیا کروں۔ بھائی اسے چھپادیں کہیں اسے سامنے نا لائیں۔ اپنی فکر مند لہجے میں بولی۔

نو میں اسے سامنے لیکر آونگا میں اسے چھپا کر مزید کوئی اذیت نہیں لینا چاہتا حجاب کے معاملے میں دیکھا کیا ہوا تھا اب یہ میرا نصیب ہے کہ میرے ساتھ کیا ہوتا ہے یہ لڑکی آج ہی سامنے آئیگی۔ بھائی پلیز۔۔ نور بولی۔

اب میری بات سنو تم وہاں پر خاموش رہنا میں سب مینج کر لونگا۔ پر بھائی یہ لڑکی مان جائیگی۔ اپنی نے پوچھا ۔اسکا تو باپ بھی مانے گا شہری غصے سے بولا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

صبح کا اجالا کچھ پھیل چکا تھا لوگ نماز فجر پڑھ کر آرہے تھے اچانک دروازے پر دستک ہوئی۔ جاؤ بیٹا اسمعیل دروازہ کھولو ہبہ نے آرڈر دیا۔ کون ہے۔ اسمعیل نے پوچھا۔ بیٹا میں ہوں دروازہ کھولو۔ پاپا اسمعیل نے دروازہ کھولا۔ پاپا آپ آگئے آپ تو پندرہ دن بعد آنے والے تھے۔ اسمعیل گود میں چڑھ گیا۔ شہری اندر آیا توسب ہی قرآن پڑھنے میں مصروف تھے۔ پاپا آگئے۔ اسمعیل چیخا توسب حیران ہوئے شہری اسمعیل کو گود میں اٹھائے لا رہا تھا۔ مگر اسکے پیچھے ہی اینی اور نور کھڑے تھے اور انکے ساتھ کوئی نیا وجود تھا۔ اسے ہوش میں لاؤ اور اسکا نقاب ہٹادو۔ شہری کون ہے یہ۔ نور نے نقاب اٹھادیا اور اینی نے پانی کے قطرے مارے تو آیت ہوش میں آگئی۔ جبکہ وہاں پر کھڑا ہر وجود دم بخود تھا۔

اوہ مائے گوڈ احمد آگے آیا تھا جبکہ حجاب نے اپنے گال پر ہاتھ رکھ دیا تھا۔ کون ہے یہ شہری۔ حجاب غصے سے بولی۔ میم یہ لڑکی مصر رہتی تھی اکیلی ایک جھونپڑی میں اسکے بھائی باپ شہید ہو چکے تھے۔ بھائی شہری نے اسکی عزت بچائی تھی بیچاری خود اپنے ہاتھ سے کھاتی ہے۔ اسکے پیچھے کچھ لڑکے لگ گئے تھے جسے بھائی شہری نے مارا مگر وہ دشمن بن گئے جان خطرے میں تھی اس لئے پاپا سے ہیلیکوپٹر کا کہہ کر ہم بھائی اور اسے جھوپڑی سے اٹھالائے یہ عبایہ بھائی کا خریدا اس کی تو چادر پر بھی پیوند لگے ہوئے ہیں۔ نور نے وضاحت دی۔ اسی لئے میں پندرہ دن پہلے ہی آگیا۔ شہری نے دوسرا تیر چھوڑا۔ تو اسکا وہاں کہیں انتظام نہیں ہو سکتا تھا یہاں لانے کا کیا مقصد ہے۔ ہبہ غصے سے بولی۔ میم اس لڑکی کو بھائی نے آفر دی کہ نکاح کروا دیتا ہوں تمہارا یا تمہیں کسی مکان میں شفٹ کروا دیتا ہوں مگر یہ نہیں مانی بھائی کا احسان نہیں لینا چاہتی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور کوئی راستہ نہیں تھا اگر یہ شادی کرتی ہے تو اس کیلیئے رشتہ تلاش کر لیتے ہیں ورنہ اسے ادھر ہی رکھ لینگے ۔اینی نے بھی وضاحت دی۔ یہاں کیوں رکھیں گے۔

زینب غصے سے بولی۔ میم اسے اپنی ٹیم میں فائیٹر بنائیں گے۔ نور بولی تھی۔ جبکہ حجاب شہری کو گھور کر دیکھ رہی تھی۔ تم گھٹیا انسان ہو تم مجھے اغوا کر کے لے آئے۔ آیت بولی تھی۔ وہاں پر سوائے زینب اور حجاب کے کوئی بھی اسکی بات نہیں سمجھ رہا تھا۔

بکواس بند کرو یہی تمہارے حق میں بہتر ہے۔ شہری نے عربی میں میں ہی چیخ کر کہا۔ بچوں یہاں سے جاو ۔حجاب نے حکم دیا۔ کہا نادفع ہو جاو زینب نے کھڑے بچوں کو کہا۔ بچے چلے گئے۔ کیا کہ رہی ہے یہ لڑکی ہبہ نے پوچھا یہ لڑکی کہ رہی ہے شہری نے اسے اغوا کیا ہے۔

تو یار میں کب کہ رہا ہوں نہیں کیا ضدی لڑکی ہے یہ میں اگر اسے یہاں نا لاتا تو۔۔ شہری نے جواب دیا۔

اگر تمہیں میری بات پر یقین نہیں تو اس سے ہی پوچھو میرے شوہر نے تمہیں لڑکوں سے بچایا تھا یا نہیں۔

حجاب نے پوچھا کیا تمہارے پیچھے لڑکے پڑے تھے اور تمہارے باپ بھائی شہید ہو گئے تم جھونپڑی میں رہتی تھی۔ حجاب نے سوال جواب کئے تو اس لڑکی نے سب کے جواب ہاں میں دیئے۔ مگر تمہارے شوہر نے کہا تھا مجھ سے نکاح کرو اور پاکستان چلو میں نے انکار کیا تو یہ مجھے یہاں لے آیا۔ آیت رو پڑی تھی۔ شہری ۔۔ حجاب چیخ اٹھی۔ حجاب چلاو مت اس سے پوچھو کیا میں نے اسے نہیں کہا تھا کہ تم جس سے کہو تمہارا نکاح

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کرواد یتاہوں اور اگر نکاح نہیں کرنا تو پاکستان چلو تمہارے لئے گھر کا انتظام ہو گا اگر پاکستان نہیں جانا تو مصر میں ایک گھر خرید دیتاہوں وہاں رہ کر عبادت کرتی رہنا سکون سے رہنا اسے کام کرنے کی ضرورت نہیں ہو گی۔ پوچھو اس سے۔ شہری نے بھی مٹھی بھیچ لی تھی۔ کیا میرے شوہر نے تمہیں آفر کی تھی کسی سے نکاح کی تمہیں گھر دلانے کی۔ زینب نے سختی سے پوچھا۔ اسکے جواب بھی ہاں میں تھے۔ اب بتاو کیا غلطی ہے میری میں نے اسے بچانے کیلئے آفر کی مگر یہ نہیں مانی مجبوری تھی۔ شہری تھکے لہجے میں بولا۔

ہمم ٹھیک ہے ہبہ بولی۔ اسکو کچھ سوٹ دے دو اور اسکا کمرہ سیٹ کروادو۔ حجاب نے آرڈر جاری کر دیا۔ اور تینوں نکل گئی۔ تمہیں کہا تھا نا آیت تم بچی ہوا بھی۔

شہری نے مسکرا کر کہا اور نکل گیا۔ شہری کے سارے تیر فٹ بیٹھے تھے۔ آیت کو کمرے میں لایا گیا اور اسے حجاب نے اپنے کپڑے دئے۔ جاو یہ کپڑے پہن کر آجاو۔

حجاب نے کپڑے پکڑاتے کہا۔ تمہارے شوہر نے میرے آباواجداد کا وطن چھین لیا آیت روتے بولی۔ یہی تمہارے حق میں بہتر تھا یہ کہتے ہوئے حجاب نکل گئی۔

شہری بھی فریش ہونے چلا گیا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حجاب کیا کہتی ہو اس لڑکی کا۔ ہبہ نے پوچھا یار کہنا کیا ہے سب کچھ سامنے ہے وہ لڑکی خود کہہ رہی ہے شہری نے اسکی عزت بچائی ہے اور شہری نے آفرا پنے نکاح نہیں کی مجبور نہیں کیا بلکہ اسے سارے آپشن دے دیئے وہ لڑکی خود اقرار کر رہی ہے مگر وہ لڑکی نہیں مانی۔ حجاب نے ہبہ کو جواب دیا۔ وہ رو کیوں رہی ہے پھر ۔زینب اعتراض کیا۔ یار شہری اسے اسکے وطن سے اٹھا لایا ہے میں نے اس سے پوچھا ہے وہ کی رہی تھی تمہارا شوہر نے مجھے میرے باپ کے وطن سے جدا کر دیا حجاب نے زینب کو بھی جواب دیا۔ شہری بھی آ گیا۔

ایم سوری شہری ہمنے تمہیں غلط سمجھا۔ حجاب نے معافی مانگی۔ حجاب شاہ زندگی میں جب پہلا موقع آیا تھا تب بھی تمنے غلط ہی سمجھا تھا اور اب بھی تمہیں میں نے ساری وضاحت دی دو گواہ اپنی نور کو پیش کیا وہ میرے ساتھ تھی جب ہم سے لا رہے تھے بلکہ نور نے اسے بیہوش کیا تھا میں نے اسکو چھوا تک نہیں سب کچھ ان دونوں سے کروایا ہے۔ شہری غصے سے بولا۔

اب معاف کر دو ہمیں بھی۔ زینب تھکے لہجے میں بولی۔

تم بھی کم نہیں ہو تمنے بھی مجھ پر اعتبار نہیں کیا تھا زینب۔ پلیز شہری معاف کر دو آئندہ نہیں ہو گا۔ اوہ تم نے بھی مجھے بے اعتبار جانا۔ شہری جھوٹے آنسو آنکھوں میں لئے بولا۔ ایم سوری بس ہم ڈر گئے تھے۔ ایک بات بتاؤ اگر مجھے اسکے ساتھ زبردستی کرنی ہوتی تو اسے یہاں کیوں لاتا میں چھپا کر بھی رکھ سکتا تھا اور اگر چاہتا تو اس سے نکاح کر لیتا وہاں پر اتنی او فریں کیوں کرتا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بس یار معاف کردو۔اوکے کردیا معاف۔آئندہ بے اعتبار مت کرنا مجھے۔شہری تھکے لہجے میں بولا۔

یار وہ نہیں آئی ہبہ بولی۔اسے لیکرآو۔شہری بولا۔حجاب جاکراسے لے آئی چلو ناشتے پر جانا ہے۔حجاب اندر گئی تو وہ دعا مانگ رہی تھی اور اسکے آنسو بہ رہے تھے چلو ناشتہ کرلو۔حجاب اسے ساتھ ہی لائی بچے بھی آگئے تھے۔پاپا یہ نئی ماما ہیں کیا۔احمد نے پوچھا۔چپ کرکے ناشتہ کرو شہری بولا۔تمہارا نام کیا ہے۔حجاب نے پوچھا۔آیت الرحمن بنت عبدالرحمن۔بہت عبادت گزار لڑکی ہے یہ شہری نے کہا ہر بات پر قران پیش کرتی ہے روزہ دار تھی اس دن یہ۔شہری نے خبردار کیا۔

بہت قناعت پسند لڑکی ہے۔دو کلو سیب بیچ رہی تھی اور وہاں دکاندار اسے گندھی نظروں سے دیکھتا تھا ۔حجاب نے اس سے پوچھا۔تو وہ بولی ہاں وہ مجھے سامان نہیں لگانے دیتا تھا اور مجھے زنا کیلیئے اکساتا تھا۔آیت نے جواب دیا۔نور بہت سارے لڑکوں کی تصویریں لیکرآئی۔تم اس میں سے کوئی لڑکا پسند کرو تمہاری شادی کرنی ہے۔شہری نے آخری پتا پھینک دیا۔

اسے پتا تھا آیت انکار کریگی۔اور وہ ہی ہوا مجھے نکاح نہیں کرنا آیت ایک دو تصویر سرسری دیکھ کر بولی۔

ٹھیک ہے پھر میں کیسا ہوں۔شہری مسکرا کر بولا تمہیں

مجھ سے شادی کرنی ہے مجھے تم پر یقین نہیں تم بھاگ سکتی ہو میں تمہیں کہیں اور نہیں رکھ سکتا۔اور یہاں پر تم بغیر نکاح نہیں رہ سکتی۔میں ایک دن بھی تمہیں یہاں بغیر نکاح نہیں رکھ سکتا۔تم کو اتنی دور سے لایا ہوں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کسی کو تکلیف نہیں دے سکتا۔ تم تینوں کیا کہتی ہو شہری نے ہبہ زینب سے پوچھا۔اب یار اور کوئی راستہ نہیں ہے میں کوئی رسک نہیں لینا چاہتا۔ شہری بولا۔

ارے بولو تم تینوں خاموش ہو ایک نمبر کی ڈھیٹ ہے یہ پندرہ دن سے اسکے خوار ہوں اسے سمجھا رہا ہوں پر مان نہیں رہی یہ۔ شہری نے تینوں کو مخاطب کرتے کہا۔

مجھے مصر لے چلو۔آیت الرحمن روپڑی تھی۔ مصر جانا بچوں کا کھیل نہیں ہے تمہارا پاسپورٹ ویزا کچھ بھی نہیں ہے اتنی جلدی کچھ نہیں ہو سکتا پھر تم پاکستانی بھی نہیں ہو اب روز ہیلیکوپٹر نہیں آسکتا میرے باپ کی آرمی نہیں ہے۔ شہری آگبگولا ہو کر کھڑا ہوا۔اور تمہیں مصر سے بچا کر لا یا ہوں میں تمہیں کہیں اور نہیں رکھ سکتا اور یہاں تم نکاح کر کے رہو گی لڑکی

دماغ چاٹ لیا ہے میرا۔ شہری اپنی سیٹ سے کھڑا ہو گیا۔

میم طلحہ نے نکاح کیلئے ہاں کر دی ہے اور میں بھی راضی ہوں مریم نے آکر خوشخبری دی۔ ہمم چلو ٹھیک ہے ۔ میم یہ لڑکی کون ہے۔ ہبہ سے مریم نے روتی آیت کے بارے میں پوچھا۔بیوی ہے میری اب یہاں سے جاو سب شہری غصے سے بولا۔ تو سب چلے گئے سوائے ہبہ زینب حجاب کے۔ لڑکی میری بات سنو تم اپنی تقدیر سے نہیں بھاگ سکتی جو مرضی کر لو یہی تمہاری تقدیر ہے اسے قبول کر لو تمہیں خدا کا واسطہ۔ میں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بلاوجہ نہیں کہہ رہا کوئی وجہ ہے۔ شہری شیخ کی نصیحت پر عمل کر رہا تھا۔ادھر ادھر کی باتوں پر دھیان مت دینا اپنی تلاش حاصل کر کے ہی جانا۔ جب وہ مل چکی تھی تو کیسے وہ اسے کہیں اور جانے دیتا۔ بولو اب۔ شہری نے سوال کر دیا۔ ٹھیک ہے میں راضی ہوں نکاح کیلئے۔

اس نے الفاظ ادا کر ہی دیئے۔ ہمم شکر ہے تمہیں عقل آئی۔

اب تم تینوں کیا کہتی ہو دیکھو یار میری بات سنو مجھے اس لڑکی سے کوئی عشق چاہت نہیں ہے ورنہ میں کب کا سب کچھ کر چکا ہوتا مجھے کسی سے اجازت ہی نا لینی پڑتی۔ شہری بس آخری اسٹیپ پر تھا

اور اسے یقین تھا ہاں کا۔

ٹھیک ہے جو مناسب سمجھتے ہو کر لو۔ حجاب کی آواز آئی تھی مگر لرزی ہوئی۔ حجاب کیا کہہ رہی ہو۔ ہبہ نے دھائی دی۔ یار میرے خیال میں کوئی آپشن نہیں ہے یہ کیس بڑا خراب ہے اور کسی کے ہاتھوں میں نہیں دیا جا سکتا میں ابھی طلحہ سے رشتے کا سوچ رہی تھی اس لڑکی کا نکاح اس سے کر دوں مگر مریم نے آکر اپنی بات سنا دی۔ حجاب تھکے لہجے میں بولی۔

جب ہم تینوں ایک دوسرے کو برداشت کر لیتے ہیں تو ایک اور سہی۔ ویسے بھی شہری نے اگر کچھ کرنا ہوتا تو ہمارا انتظار نا کرتا اس لڑکی یہاں بغیر نکاح رہنا ٹھیک نہیں ہے۔ زینب نے بھی ہتھیار ڈال دیئے تھے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نور اپنی بھی تو بغیر نکاح رہتی تھی اور دوسری بات یہ ہے کیا یہ ہمارے ساتھ مل کر چل لے گی۔ ہبہ نے سوال کر دیا۔ یار تم نور وینی کو اس پر قیاس مت کرو اسکی شکل دیکھی ہے تمنے اور جہاں تک مل کر چلنے کی بات ہے تو اسے یہ سب کرنا ہو گا میں گھر میں کوئی بدمزگی پیدا نہیں کرنا چاہتی تین ہی ماہ ہوئے ہیں سب ٹھیک ہوئے اور اگر اس لڑکی نے ہمارے ساتھ برا کیا تو میں خود اسے جان سے مار دونگی۔ حجاب نے آخری جملہ جنون میں ادا کیا۔

سنو لڑکی تم ہمارے ساتھ کو پریٹ کروگی ہمارے بچوں کو اپنے بچے سمجھو گی انھیں تکلیف نہیں ہونی چائے ورنہ اچھا نہیں ہو گا۔ زینب نے الفاظ ادا کئے تھے۔

تم دونوں نے اجازت دی میں بھی دیتی ہوں مگر ہمارے ساتھ زیادتی نہیں ہونی چاہیئے ورنہ میں سب تباہ کر کے رکھ دونگی۔ شہری کو دیکھتے ہبہ نے جملہ ادا کیا۔

شکریہ تم تینوں کا۔ میں تمہاری اجازت کے بغیر کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ شہری نے تحمل سے بیٹھ کر جملہ ادا کر دیا۔ عمر کیا ہے تمہاری۔ حجاب نے پوچھا۔ بیس سال

آیت نے سر جھکا کر کہا اسکے آنسو اب بھی جاری تھے۔

مریم۔ اپنی۔ نور اندر آو جی بھائی۔ جاو اس لڑکی کیلئے اچھی سے کپڑے ڈریس جوتیاں۔ زیور سب کچھ خرید لو اور ہاں نکاح خواں کا بھی انتظام کرو دوپہر کو نکاح ہے۔ جی بھائی۔ تینوں سر ہلا کر چلی گئی۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Roshan Mustaqbil| By Sheriyar Qureshi (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہبہ زینب حجاب بھی چلی گئی۔اب صرف آیت اور شہری رہ گئے۔کہا تھا ناوہاں پر سامان مت لگاناب

دیکھ لو کہا تھا نا بچی ہو تم۔خیر میری صحبت میں آکر

اب تم بچی نہیں رہو گی۔شہری مسکراتے بولا۔

جاو سامنے بچے پڑھ رہے ہیں ان سے تعارف لو اور پھر آرام کر لینا ظہر ٹائم نکاح ہے۔فاتحانہ انداز میں بولکر

وہ نکل گیا۔یااللہ اگر یہی میری تقدیر ہے تو میں راضی ہوں میں تیری شکر گزار ہوں تو نے بغیر کسی سبب کے

مجھے فقیر سے رانی بنادیا۔میں تیری رضا میں راضی ہوں اور مجھے ہمت طاقت دے کہ میں تیری عبادت

کر سکوں جیسے پہلے کرتی تھی۔اور جس کام کیلئے تو نے مجھے چنا اس پر ثابت قدمی دے اور میرا خاتمہ ایمان پر

فرما۔دل ہی دل میں وہ دعا مانگ رہی تھی۔

پھر سامنے بچوں کی طرف دو بچے حفظ میں اور دو علوم و فنون میں۔اس نے جاکر سب سے سلام کیا۔

مجھے انکا تعارف کروادو۔حجاب سے مخاطب ہوئی تھی۔یہ دونوں بچے جڑواں ہیں مگر احمد بڑا ہے اور یہ

عبدالقادر ہے یہ دونوں میرے بچے ہیں۔اور یہ ابراھیم ہے

اور یہ ابراھیم ہبہ کا بچہ ہے اور یہ اسمعیل زینب کا۔

اور بچوں یہ تمہاری نئی ماما ہیں۔آیت الرحمن۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

موم اسکا مطلب کیا ہے عبدالقادر اور احمد نے پوچھا۔

بیٹا اسکا مطلب ہے رحمن کی نشانی۔

اس گھر میں سب اچھے ہیں سوائے شہریار کے

آیت نے جملہ ادا کر دیا تھا۔ تو حجاب کا قہقہ بلند ہوا۔ کیا کہہ رہی ہے یہ۔ ہبہ نے پوچھا۔ کہہ رہی ہے اس گھر میں سب اچھے ہیں سوائے شہری کے۔ ہم کہہ تو صحیح رہی ہے۔ ہبہ افسوس سے بولی۔

قاضی صاحب آچکے تھے بیچ میں پردہ لٹکا کر ایجاب و قبول ہوا آیت الرحمن بنت عبدالرحمن آپ کو شہریار قریشی سے نکاح ایک لاکھ حق مہر میں قبول ہے۔

حجاب نے اسکو ترجمہ بتا دیا۔ جی قبول ہے آیت نے اردو میں ادا کیا۔ شہری نے ہاف وائیٹ کاٹن بلیک واسکوٹ پہنا تھا جبکہ آیت ریڈ شرارہ پہنا تھا۔

نکاح کے بعد کھانا کھول دیا گیا۔ فائیٹر موجود تھے بچے بھی خوش تھے جبکہ زینب ہبہ حجاب سنجیدہ تھیں سب کو کھانا کھلا کر وہ سب ایک ہی ٹیبل پر جمع تھے۔

آیت بھی مقابل میں بیٹھی تھی۔ مگر شہری بس اپنے کھانے میں مگن تھا جبکہ اسمعیل صاحب حجاب کو کھانا سرو کر رہے تھے۔ عبدالقادر آیت کو کھانا نکال کر دینے لگا۔ جبکہ سب اسکی کاروائی دیکھ رہے تھے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تم بہت اچھے ہو بہت سمجھدار ہو۔آیت نے اسکے سر پر ہاتھ پھیرا تھا اور یہ بھی احمد کی طرف اشارہ کیا تھا۔

ماما یہ کیا کہہ رہی ہے۔حجاب سے پوچھا گیا۔بیٹا یہ کہ رہی ہے تم بہت اچھے ہو بہت سمجھدار ہو اور احمد بھی۔

حجاب نے جواب دیا۔اور ہم ابراھیم نے منہ بنایا۔

بھائی تیرا تو پتا نہیں پر میں بہت اچھا ہوں اسمعیل مسکراتے بولا۔تم بھی اچھے ہو آیت نے کہا۔

وہ کہ رہی ہے تم بھی اچھے ہو زینب نے مسکرا کر ابراھیم اسمعیل کو کہا۔ہمم اسمعیل نے کہا۔

سب کھانا کھا کر فارغ ہوئے۔تو آیت کمرے کی طرف چلدی۔کچھ دیر بعد شہری بھی اٹھ کر چلا گیا۔

اور سیدھا آیت کے روم میں پہنچ گیا۔روم لوک کر کے کے وہ بیڈ پر دراز ہو گیا۔آیت واشروم سے آئی تو شہری کو روم میں دیکھا۔شہری جو اسے دیکھ نہیں سکا تھا اب تفصیل سے دیکھ رہا تھا۔ریڈ شرارہ میکپ کئے وہ پوری طرح تیار تھی مگر شہری میں ہمت نہیں تھی۔

جیت گئے تم مجھے اغوا کر لیا میرا وطن چھین لیا اور سب کو بے وقوف بنا دیا۔یہ سب کب تک چلے گا۔شوہر نامدار۔آیت اسکے سر پر کھڑی تھی زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں آپکو سدھر جانا چاہیئے۔شہری کو نصیحت کرتے بولی تھی۔ہمم صحیح کہ رہی ہو مجھے سدھرنا چاہئے نماز پڑھنی چاہیے زندگی کب ختم ہو کیا پتا۔

مگر زندگی کے اس سفر میں اگر تم ساتھ ہو تو مجھے غم نہیں ہے۔شہری کھوئے لہجے میں بولا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور اسے پاس آنے کا اشارہ کر دیا۔ یہاں آ کر بیٹھو۔

شہری نے عرض پیش کر دی جو کہہ قبول ہو گئی۔

شہری بھی اٹھ کر بیٹھ گیا۔ شاید اب قابو رکھنا مشکل تھا کپکپاتے ہاتھوں سے اسکے چہرے کو چھونے لگا۔

ایک وہ خود کو بے بس سمجھ رہا تھا اور دوسرا ڈر بھی تھا کہیں وہ دھتکار نا دے مگر ایسا نہیں ہوا تھا۔

شہری کی ہمت بڑھی اسنے اسکا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لے لیا اور مہر ماتھے پر لگانے لگا آیت اپنی آنکھیں بند کر چکی تھی۔ ماتھا چھوڑ کر اسکی آنکھوں پر بوسہ دے دیا اور پھر اسکی نظر اسکے ریڈ ہونٹوں پر پڑی تو اس پر جھک گیا پھر کچھ منٹ بعد اسے آزاد کر دیا۔

رات کو ملتے ہیں آرام کرو۔ شہری اسے لٹا کر خود اٹھ گیا۔ اور پیشانی پر مہر لگا کر چلا گیا۔ جبکہ آیت اسکا لمس اب بھی محسوس کر رہی تھی۔ یہ نکاح بہت عجیب چیز ہے منٹ میں کیفیت بدل جاتی ہے بے شک اس نکاح میں اللہ کی حکمتیں اور راز پوشیدہ ہیں آیت سوچ رہی تھی کمال تو یہ ہی ہے میں اپنے شوہر کی بھی پوری خدمت کروں اور اللہ کی بندگی بھی۔

آیت پر عزم ہو کر بولی تھی۔

پاپا پیسے دو۔ اسعیل صاحب راستہ روک کر دیوار بن گئے۔ کس چیز کے شہری نے اسے گود میں اٹھاتے کہا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پاپا ہم آپکی پارٹی میں تھے نئی ماما لانے والے تھے۔ ابراھیم نے آکر کہا۔ ارے وہ مذاق تھا۔ شہری نے جھنڈی دکھائی۔ پاپا ہمیں نہیں پتا مذاق تھا نئی ماما آگئی ہیں چلیں جیب خالی کریں عبدالقادر بھی آگیا۔

یار یہ فضول کی بحث ہے یہ سب اچانک ہوا ہے میرا کوئی موڈ نہیں تھا لانے کا۔ شہری نے انھیں بھگایا۔

پاپا پیسے دیں پلیز میں نے آپ کیلئے اپنی پارٹی چھوڑ دی تھی۔ احمد بھی آگیا۔ لو بھی پیسے۔ دس ہزار روپے شہری نے نکال کر دے ئے یہ برابر کر لینا۔ شہری نے آرڈر دیا تھینکس پاپا۔ ابراھیم بھی گود میں چھڑنے لگا تو اسمعیل نے لات اڑا دی۔ چل نکل بیٹا پہلے میرا مذاق اڑا تھا نا نکل یہاں سے اسمعیل مکا مارتے بولا تو ابراھیم نے منہ بنا لیا صحیح کہا بیٹا۔ پاپا آپ بھی روتا ہوا چلا گیا۔

ماما روتا ہوا آیا کیا ہوا بیٹا زینب نے پوچھا ماما پاپا نے ہمیں دس ہزار روپے دئے نئی ماما لانے کی خوشی میں میں گود میں چڑھنے لگا تو اسمعیل نے مجھے چڑھنے نہیں دیا اوپر سے پاپا نے بھی اسکا ساتھ دیا۔

وہ روتے ہوئے بول رہا تھا۔ میم میں نے ابراھیم خراب نہیں کیا مگر آپ نے اسمعیل کو کر دیا ہے وہ کچھ زیادہ بگڑتا جارہا ہے۔ زینب غصے سے بولی۔ ہاں یہ تو ہے مگر تمہیں کسنے کہا ہے باپ کی گود میں جاوا تنے بڑے ہوچکے ہو اور اگر جانا ہی تھا تو اسمعیل کا مذاق نا اڑاتے۔ ہبہ نے بھی جواب دینا مناسب سمجھا۔ اور شہری کو دیکھو کچھ زیادہ خوشی چڑھی ہے دس ہزار بچوں کو دے دئے۔ حجاب نے غصے سے مٹھی بھینچ لی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں نے نہیں دیئے ان سب نے مجھے گھیر لیا تھا۔ کہہ رہے تھے آپ کی پارٹی میں تھے پیسے دو میں نے کہا مذاق تھا اچانک ہوا ہے میرا کوئی موڈ نہیں تھا مگر یہ نہیں مانے آخر کار یہ احمد صاحب بولے پیسے نہیں ملینگے تو مخالف پارٹی ناراض ہو گی اب تو مجھے دینے ہی پڑے۔ شہری مسکرا کر بولا۔

ویسے ناممکن ہے اتنی خوبصورت لڑکی ہو اور تمہارا موڈ نا ہو حجاب کاٹ کھانے والی نظر سے بولی۔

ارے جناب میں ان لڑکیوں سے تنگ آگیا ہوں تین نمونیاں کیا کم تھی جو چوتھی بھی آگئی شہری دکھ بھرے لہجے میں بولا۔ واہ شہری لڑکیوں سے تنگ بھی ہو اور اٹھا کر بھی لے آتے ہو۔ زینب نے طنز کیا۔ وہ کیا ہے نا اس کھلے دل میں جو کہ سمندر جیسا ہے سب کیلئے جگہ شہری موڈ میں آچکا تھا۔ اور اشارہ دل کی طرف کیا تھا۔

ایک نمبر کے لوفر ہو تم۔ ہبہ غصے سے بولی۔

مجھے تم تینوں سے ڈر لگ رہا ہے کہیں تم میری معصوم حسین کنواری بیس سالہ بیگم کو مار نا دو۔ شہری دکھ بھرے لہجے میں بولا۔ وہ کیوں۔۔ حجاب حیرانی سے بولی کیونکہ وہ تم سے زیادہ حسین ہے کم عمر ہے۔ شہری آنکھ مارتے بولا۔ تو جاو اسی کے پاس یہاں کیا کر رہے ہو زینب مکا بنالیا۔ چلا جاو نگارات تو آنے دو۔ شہری مسکرا کر بولا۔ گھٹیا لوفر لفنگا بلکل شرم نہیں ہے بچے پاس کھڑے ہیں۔ بچے ابھی بچے ہیں۔ شہری نے جواب دیا۔ پاپا میں بھی دو شادیاں کرونگا احمد بولا اور میں چار

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

عبدالقادر بولا۔شرم کرو تم دونوں بے وقوفوں تم سے ایک نہیں سنبھلے گی۔حجاب نے کاٹ کھانے والے انداز میں کہا۔باپ نقشے قدم پر چلو گے کیا۔زینب غصے سے دیکھتے بولی۔موم پاپا ہمیں مینج کرنا سکھائیں گے تو کیا مشکل ہو گی۔عبدالقادر صاحب بولے۔تو تم اپنے باپ کے نقشے قدم پر چلو گے۔ہبہ چیخ پڑی۔موم اس میں تو چلنا پڑیگا نا۔احمد معصوم لہجے میں بولا۔

تم میں سے جس نے بھی یہ حرکت کی اسے گھر سے نکال دونگی میں حجاب نے گھور کر کہا۔

کوئی بات نہیں بچو میں آپکو گھر بھی لیکر دونگا۔

شہری نے جلتی پہ تیل کا کام کیا۔واہ اسی لئے تو ہم کہتے ہیں پاپا سب سے اچھے ہیں تینوں بچے سوائے احمد کے شہری سے چپٹ گئے۔احمد بھائی کیا تمہیں شک ہے ابراھیم اپنے بال سیٹ کرتے بولا۔بھائی پہلے شک تھا اب تو یقین ہے احمد بھی چپٹ گیا۔جبکہ حجاب بس مٹھی بھینچ کر رہ گئی۔چلو بچو کہیں یہ ظالم عورتیں اپنے حقوق کی آڑ میں ہم پر تشدد نا کریں۔

شہری ڈرتے ہوئے سب کو لے جانے لگا۔اور پھر مڑا۔جلنے والے کا منہ۔۔۔شہری نے جملہ ادھورا چھوڑا پھر بولا

چٹا۔چٹے پر حجاب مسکرانے لگی۔ہمارے بچے اس مصیبت میں نا پڑیں۔زینب بولی۔فکر مت کرو مذاق تھا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

شہری بھی اس بات کو سمجھتا ہے جب بچے بڑے ہونگے پھر انھیں پتا چلے گا کہ شادی کیا چیز ہے بیوی رکھنا کتنا مشکل ہے ہر کوئی ہماری طرح نہیں رہ سکتا۔

ہبہ نے لیکچر دے دیا۔پر یہ عبدالقادر صاحب چار کا کیوں کہ گئے ہیں۔ حجاب حیران ہوتے بولی۔ارے بے وقوف شہری ہے وہ پورا۔احمد سے زیادہ سمجھدار ہمت حوصلے والا ہے تمنے دیکھا نہیں آیت کہ رہی تھی اس کو تم بہت اچھے اور بہت سمجھدار ہو۔زینب نے اسے خبر دار کیا۔یار یہ اپنی صلاحیت اور حوصلہ شادی کے میدان میں نادکھائیں بس۔۔۔ہبہ دعائیہ انداز میں بولی۔

ہمم صحیح کہہ رہی ہو حجاب نے بھی سر ہلادیا۔

رات کو شہری آیت کے روم میں گیا تو دیکھا وہ گھونگھٹ ڈال کر بیٹھی ہے۔شہری شاور لینے چلا گیا۔

واپس آکر اسنے دو رکعت نفل ادا کئے اور پھر چل کر آیت کے پاس آگیا۔جیب سے رنگ نکالی اور آیت کے ہاتھوں میں پہنادی۔اور پھر گھونگھٹ اٹھادیا۔

اٹھادیا۔کیسی ہو آیت۔شہری نے اسکا چہرہ اوپر کرتے کہا۔شکر ہے اللہ کا۔آیت نے جواب دیا۔مجھے معاف کردو تمہیں میں اٹھا کر لے آیا اور تمہارے گھر کا دروازہ بھی توڑ دیا مگر میں مجبور تھا ہر رات مجھے ڈر لگتا تھا کہیں تمہیں کوئی لے نا جائے۔شہری اس کے ماتھے پر مہر ثبت کرتے بولا۔جو ہو گیا سو ہو گیا میں سب جانتی ہوں۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پرانی باتیں ختم کریں آپ میرا نصیب تھے مجھے اتنا پتا ہے۔ ہمم صحیح کہا۔اب آپ سدھر جائیں آگے کی تیاری کریں۔ سدھر تو جاتا ہوں مگر آگے کی تیاری کا کیا مطلب ہے شہری شرارت سے بولا۔ تو آیت مسکرا اٹھی جبکہ شہری دمبخود تھا اسکی مسکراہٹ پہلی بار دیکھ رہا تھا۔مجھے تم سے بیٹا چاہیئے ایک۔اللہ ہمیں ایک بیٹا عطا کرے۔ شہری دعائیہ لہجے میں بولا تو آیت شرم سے لال ہو گئی۔ شہری نے اسکے ماتھے پر مہر ثبت کی اور پھر اس پر اپنا پیار برسانے لگا آیت نے بھی خود کو سپرد کر دیا تھا اور پھر یہ رات اپنے اختتام کو پہنچ گئی تھی۔

چار سال بعد

ارے واہ میرا بچہ تو بڑا کیوٹ لگ رہا ہے۔ حجاب عبدالقادر کو دیکھتے بولا۔ تھینکس موم۔اور یہ تمہارا بھائی احمد کدھر ہے۔بچوں نے قرآن پاک حفظ کیا ہے اور یہ پتا نہیں کہاں ہے۔ ہبہ غصے سے بولی۔ آج اسمعیل ابراھیم نے قرآن حفظ کیا تھا اسکی تقریب تھی۔

موم اپنے بیٹے کو سنبھال کر رکھیں آج کل لڑکیاں بہت لفٹ کروا رہی ہیں اور موصوف جینز پہننے لگے ہیں۔

عبدالقادر نے خبردار کرنا چاہا۔ تو تینوں کا منہ کھل گیا۔

کونسی لڑکی موم پارک پاس ہی ہے روز پوچھتی ہیں تمہارا کھڑوس ہینڈسم بھائی کدھر ہے۔

آنے دو پوچھتی ہوں اس سے۔ حجاب مٹھی بھیچتے بولی۔ابراھیم اسمعیل نے بھی انٹری ماری۔ بہت پیارے لگ رہے ہیں میرے بچے۔ حجاب نے دونوں کے سر پر ہاتھ رکھا۔ماما زیادہ تو میں ہی لگ رہا ہوں نا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

۔اسمعیل بولا۔ہاں کیوں نہیں تم ہی لگ رہے ہو۔ ہبہ نے کہا۔موم کبھی میری بھی تعریف کر دیا کریں

۔ابراھیم نے آس بھری۔

ارے تم اس لوفر سے زیادہ پیارے ہو۔زینب اسمعیل کو دیکھتے بولی۔السلام علیکم۔آیت نے بھی انٹری ماری وہ اکیلی نہیں تھی بلکہ اسکے ساتھ تین سال یعقوب اور دو سالہ یوسف بھی تھا۔ارے میری جان کتنا پیار الگ رہا ہے اسمعیل نے یعقوب کو گود میں اٹھالیا۔آپ بھی اسمعیل کے گال پر کس کرتے بولا۔اسمعیل نے یوسف سے بھی کس کرنے کو کہا اور اپنا گال آگے کر دیا مگر یوسف صاحب نے اپنے دانتوں کے نشانات اس کے گال پر چھوڑ دیئے۔اوئی ماما یہ تو مخالف پارٹی ہے۔

اسمعیل اپنے گال سہلانے لگا جبکہ ابراھیم کے گال پر بڑے پیار سے کس کی تھی۔ چلو کوئی تو ایسا ہے جو تمہاری مٹی پلید کرتا ہے۔زینب اس کو چڑاتے بولی۔

موم اوئی اتنی زور سے دانت گاڑھے ہیں۔۔

ارے بیٹا ادھر آو میں سہلاتی ہوں حجاب نے اسے بلالیا۔

تھوڑی دیر بعد احمد بھی آگیا۔ارے واہ بھائی آ گئے آپ میں اور یوسف اکیلے تھے۔ابراھیم شروع ہو گیا۔

تو یہ کیا کرلیگا۔عبدالقادر چیلینج کرتے بولا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تمہیں تو میں بتاتا ہوں موم سمبھال لو اپنے بیٹے کو آیت اور حجاب کو مخاطب کرتے بولا۔

کیا ہوا پہلے تم یہ بتاؤ وہ لڑکیاں تمہارے بارے میں پوچھتی ہیں کیا چکر ہے یہ۔ حجاب آگ بگولا ہو گئی۔

موم کونسی لڑکی۔۔احمد نے سمجھی سے پوچھا۔۔عبدالقادر بتا رہا تھا تمہارا ان لڑکیوں سے بات ہے وہ تمہارا پوچھتی ہیں۔ حجاب نے مٹھی بھینچی۔ موم لو فر آپکا یہ بیٹا ہے لڑکیاں اسکے بارے میں مجھ سے پوچھتی ہیں کہ رہی تھی وہ تمہارا ڈون بھائی کہاں ہے وہ اب مجھ سے بات نہیں کرتا۔اور یہ جھوٹا مجھے پھنسا رہا ہے۔احمد غصے سے اس کو دیکھتے بولا۔

عبدالقادر بیٹا ادھر آو آیت نے بلایا۔جی ماما بیٹا مجھے پتا ہے وہ لڑکیاں تنگ کرتی ہونگی مجھے آپ پر بھروسہ ہے ۔مگر اس طرح کا مذاق اچھا نہیں ہوتا۔عبدالقادر کا کان کھینچتے بولی۔ تم دونوں جو پلان بنا رہے تھے احمد کو تنگ کرنے کا میں نے سن لیا تھا۔آیت مسکرا کر بولی۔وہ اردو سیکھ گئی تھی۔ کیا موم مذاق بھی کرنے نہیں دیتی ۔وہ آیت کو مصنوعی غصے سے دیکھنے لگا۔

حجاب عبدالقادر کی خبر لینے آگے بڑھی مگر وہ آیت کے پیچھے چھپ گیا۔ چھوڑو اسے بچہ ہے مذاق کر رہا تھا۔ آیت نے حجاب کو سمجھایا۔یہ کیسا مذاق تھا میرے بچے کو پٹوانا تھا کیا۔ ہبہ غصے سے بولی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور یہ پلان کسکا تھازینب اسمعیل کو گھورتے بولی تواس نے دوڑ لگادی۔موم جو بھاگا ہے اسکا ہی ہے ابرا ھیم غصے سے بولا۔یار یہ اسمعیل کب سدھیرے گا۔ہبہ افسوس سے بولی۔آپ نے ہی بگاڑا ہے زینب ہبہ کو غصے سے دیکھتے بولی۔

موم یہ تو دونوں بھائیوں کی لڑائی تھی مگر میرا آپ کو مشورہ ہے اپنے دونوں بچوں کو قابو رکھیں ورنہ لڑکیاں انکو لے اڑیں گی۔آج کل محلے میں لڑکیاں آئی ہیں بڑی بولڈ اور کیوٹ ہیں اور انکے ساتھ ایک تیرہ سال کی لڑکی ہے گڑیا ہے گڑیا۔ابرا ھیم چہکتے بولا۔موم ہم تو خود کو سنبھال لینگے مگر آپ اسکی ٹانگیں کھینچے یہ اس تیرہ سال کی لڑکی کا جس دلکش انداز میں نقشہ کھینچ رہا ہے صاف پتا چل رہا ہے اسکے دل میں کیا ہے۔احمد عبدالقادر غصے سے بولے۔پورا لوفر ہے یہ۔اسمعیل بھی آگیا۔ابرا ھیم یہ کیا ہے۔ہبہ غصے سے بولی۔موم سوری۔

ابرا ھیم نگاہ جھکا کر بولا۔آئندہ اگر ایسا کوئی مسئلہ ہوا تو میں تم سکی ٹانگیں توڑ دو نگی سمجھے تم سب۔

حجاب نے سب کو وارن کیا۔اور پھر پاپا کو بتادو نگی وہ تمہاری کمر چھیل دیگا بیلٹ سے۔ہبہ نے شہری کا نام لیا تو سب کانپ اٹھے۔موم میں نے کچھ نہیں کیا وہ لڑکی مجھ سے نام پوچھ رہی تھی میرا۔ابرا ھیم نے وضاحت دی۔اچھا اوکے۔ہبہ نے سر ہلایا۔ابرا ھیم نے اچانک چیخ ماری کیا ہوا۔زینب پریشانی سے بولی۔پیچھے دیکھا تو یعقوب نے اسکی ٹانگ پر کاٹ لیا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

واہ یار کیا کام سرانجام دیا ہے۔اسمعیل نے یعقوب کو گود میں اٹھالیا۔یار بہت تنگ کرتا ہے احمد بولا۔او بھائی یوسف نے مجھے کاٹ لیا تھا حساب برابر۔اسمعیل نے جواب دیا۔کیا چل رہا ہے یہاں پر شہری نے انٹری ماردی۔

پاپاپاپا یعقوب یوسف بھاگتے شہری سے جالگی اور شہری نے بھی انھیں اٹھالیا۔میری جان پاپا کو پاری کرو شہری دونوں سے بولا۔دونوں نے شہری کو کس کردیا۔

پاپاایت تاتی بھی تلوں۔پاپاایک کاٹی بھی کروں یوسف نے اپنی زبان میں ادا کیا۔ہمم شہری نے سر ہلادیا۔

بس پھر یوسف صاحب نے۔دانت گاڑھ دئے۔کیا کر رہے ہیں آپ بچے کو بگاڑ رہے ہیں۔آیت نے آگے بڑھ کر یوسف کو ہٹالیا۔دندی ماما۔گندھی ماما۔یوسف مکے برسانے لگا جب آیت نے نا چھوڑا تو کندھے پر کاٹ لیا۔

پاپا اس نے مجھے بھی کاٹ لیا۔اسمعیل نے دھائی دی۔

اچھا جی تمہاری بوٹی نہیں نکالی اسنے۔شہری نے زخم پے نمک چھڑک دیا۔تو سب کا قہقہ بلند ہوا۔پاپا یہ اسنے میرے پیر پر کاٹ لیا۔ابراھیم نے یعقوب کی شکایت لگائی۔تمہاری تو ہڈی نکال لینی چاہیئے۔شہری نے اسے بھی نہیں چھوڑا پھر سب ہنس پڑے۔اور شہری اپنی فیملی کو دیکھ کر خوش ہو رہا تھا اور انکی سلامتی کی دعا مانگ رہا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

رات کا وقت تھا۔ حجاب اپنے روم میں جا رہی تھی اچانک کسی نے اسے اپنی طرف کھینچا۔ وہ جانتی تھی یہ گستاخی ایک ہستی کر سکتی ہے۔ آپ تو آیت کے پاس جانے والے تھے۔ اس سے پہلے وہ بولتی شہری اسے گود میں اٹھا کر روم میں لے آیا۔ خاموش مجھے بہت زہر لگتے ہیں وہ لوگ جو میرا معاملہ خراب کرتے ہیں۔

جان من جان جگر شہری نے اسکے ماتھے پر مہر لگا دی۔ شہری ایک بات پوچھوں ہاں پوچھو۔ سب سے زیادہ پیار کس سے کرتے ہو۔ حجاب نے پوچھا۔ نہیں بتا نہیں سکتا۔

زیادتی ہو جائیگی۔ پلیز شہری میں کسی کو نہیں بتاؤنگی۔ اچھا شہری نے اسے اپنے قریب کیا اور اسکے چہرے کو بغور دیکھنے لگا اور پھر اسکے چہرے پر پیار کی برسات کر دی اور آخر میں اپنی پسندیدہ جگہ پر

آ کر رک گیا اور تل پر مہر لگا دی اور حجاب آنکھیں بند کر چکی تھی۔ اس تل والی سے مجھے سب سے زیادہ محبت ہے اور عبدالقادر سے۔ کیونکہ تم دونوں نے بہت تکلیف اٹھائی ہے حجاب سب سے زیادہ میں تمسے محبت کرتا ہوں مگر یہ بات باہر نہیں جانی چاہیئے۔

تم چاروں کا ایک الگ مقام ہے جو دوسرا نہیں لے سکتا۔

میں آیت کی عزت سب سے زیادہ کرتا ہوں اور ہبہ زینب سے میرا سب سے اچھا ٹائم گزرتا ہے۔ پھر شہری نے اسے ہگ کر لیا تمہیں بہت تکلیف دی میں نے معاف کر دینا۔

جی وہ پرانی بات ہے۔ شہری نے چھوڑا اور جانے لگا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کہاں جا رہے ہیں حجاب حیرانی سے بولی۔ آیت کی طرف۔ شہری کہتے ہی نکل گیا۔

آیت کے روم کو نوک کیا مگر دروازہ نہیں کھلا۔ آیت دروازہ کھولو۔ شہری بولا مگر جواب ندارد۔ شہری پریشان ہوا فوراً جیب سے چابی نکالی اور روم کھولا۔

اندر آیا تو وہ تیکھی نگاہوں سے دیکھ رہی تھی۔ یار تم یہاں بیٹھی میں روم نوک کر کے تھک گیا۔ شہری بولا۔

کیوں آئے ہیں یہاں جس سے پیار کر رہے تھے اسی کے پاس جائیں۔ آیت نے انگلی سے اشارہ کیا۔ میں کچھ سمجھا نہیں ہوں اور تمہارے پاس ہی آیا ہوں۔ شہری نے حیرانی سے کہا۔ ابھی آپ حجاب کے پاس سے نہیں آرہے۔ آیت نے نظریں پھیر کر کہا۔ ایم سوری۔ شہری شرمندہ ہو کر بولا۔ پہلے تو تم بھاگتی تھی اتنا خوار کیا تھا مجھے اب اتنا غصہ شہری بیڈ پر آگیا۔ شہریار یک بات یاد رکھو اس وقت کی بات اور تھی مگر جب میں بیوی بن گئی تو پورا حق ہے میرا لڑکی کوئی بھی اپنے شوہر کا حق نہیں دیتی جب میرا ٹائم تھا تو سیدھا میرے پاس آنا تھا نا کہ بیچ میں کسی اور کے ساتھ۔ میں یہ برداشت نہیں کرونگی۔ آیت اکھڑ انداز میں بول رہی تھی اردو زبان عربی لہجے میں اس پر خوب جچ رہی تھی۔ سوری آئندہ نہیں ہوگا وعدہ ہے۔ ویسے بیوی ہوتی ظالم ہی ہے لڑکی مجھ سے سولہ سال چھوٹی ہے مگر روب تو ایسے جما رہی ہے سولہ سال بڑی ہو۔ شہری دکھ بھرے لہجے میں بولا اور پھر اسے خود میں سمو لیا اور آیت بھی اپنا آپ اسکے سپرد کر چکی تھی۔۔

ختم شد

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

امید ہے آپ کو یہ ناول پسند آیا ہو گا اپنی قیمتی رائے سے ہمیں ضرور آگاہ کیجئے

فی امان اللہ

اپنا خیال رکھیے اور ہمیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیے اللہ آپ کے لیے بھی خیر و

عافیت کا معاملہ فرمائے

آمین

کریزی فینز آف ناول پبلیشرز

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel